جزاء اللہ عدوّہ
بابائہٖ ختم النبوۃ

۱۳۱۶ھ

دشمنِ خدا کے ختمِ نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

رسالہ

جزاء اللہ عدوّہ بابائہ ختم النبوّۃ

۱۳۱۷

(دشمنِ خدا کے ختمِ نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزا)

مسئلہ ۱ از شیخ خدابخش اہل سنت والجماعت محلہ سوئی گری کی پول ۱۹ رجب ۱۳۱۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولید ساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید کہلواتا، اپنا عقیدہ بایں طور رکھتا ہے کہ حضرت علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت وجماعت اولیائے کاملین سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیائے شیاطین سے ہے؟ اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سید ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور اسے سید کہنا روا ہے یا نہیں؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

الجواب

الحمد للہ رب العٰلمین و سلام علی المرسلین، ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین وکان اللہ بکل شیئ علیما،

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ رب العالمین کو اور سلام تمام رسولوں پر، محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے پچھلے، اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا عالم ہے

یامن یصلی علیہ ھو وملٰئکتہ صل علیہ وعلٰی اٰلہ وصحبہ وبارك وسلم تسلیما اٰمین، رب انی اعوذبك من ھمزات الشیٰطن واعوذبك رب ان یحضرون وصلی اللہ تعالٰی علٰی خاتم المرسلین اول الانبیاء خلقًا واٰخرھم بعثًا واٰلہ وصحبہ والتابعین ولعن وقتل واخزی وخذل مردۃ الجن وشیٰطین الانس واعاذنا ابدا من شرھم اجمعین اٰمین۔

اے وُہ ذات جس پر اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتوں کے درود اور اس کے آل واصحاب پر اور سلام کامل، آمین، اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیاطین کے وسوسوں سے، اور اے میرے رب تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وُہ میرے پاس آئیں، اور صلٰوۃ اللہ خاتم المرسلین پر جو تمام انبیاء سے پیدائش میں اول اور بعثت میں ان سے آخر اور اس کی آل واصحاب اور تابعین پر، اور لعنت اور ہلاکت، رسوائی اور ذلت ہو اللہ تعالٰی کی طرف سے سرکش جنّوں اور انسانی شیطانوں پر اور ان سب کے شر سے ہمیشہ ہمیں پناہ دے، آمین (ت)

اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لا الٰہ الا اللہ ماننا اللہ سبحٰنہ وتعالٰی کو احد صمد لاشریك لہ جاننا فرضِ اوّل ومناطِ ایمان ہے یُونہی محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینًا محال وباطل جاننا فرض اجل وجزءِ ایقان ہے ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین[1] (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنٰی ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعًا کافر ملعون مخلد فی النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردّد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکفر جلی الکفران ہے، ولید پلید جس کا قول نجس تر از بول، سوال میں مذکور ضرور ولی ہے بیشک ضرور مگر حاشا نہ ولی الرحمٰن بلکہ عدو الرحمٰن ولی الشیطان ہے، یہ جو میں کہہ رہا ہُوں میرا فتوٰی نہیں اللہ واحد قہار کا فتوٰی ہے، خاتم الانبیاء الاخیار کا فتوٰی ہے، علی مرتضٰے وبتول زہرا وحسن مجتبٰے وشہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتوٰی ہے صلی اللہ تعالٰی علٰی سیدھم ومولاھم وعلیھم وسلم۔

شفاء شریف واعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

یکفر ایضا من کذب بشیئ مما صرح

نیز تکفیر کی جائیگی جس نے قرآن کے صریح حکم یا خبر

---

[1] القرآن ۳۳/ ۴۰

فی القرآن من حکم او خبر، او اثبت مانفاہ او نفی ما اثبتہ علٰی علم منہ بذٰلک او شک فی شیئ من ذٰلک[1]

کی تکذیب کی، یا جس نے علم کے باوجود اس کی نفی کردہ کا اثبات کیا یا اس کے ثابت کردہ کی نفی کی، یا جس نے اس میں شک کیا۔ (ت)

فتاوٰی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

التردد فی المعلوم من الدین بالضرورۃ کالانکار[2]

بدیہی ضروری دینی معلوم چیز میں تردد کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کا انکار کرنا ہے (ت)

شفاء میں ہے:

وقع الاجماع علٰی تکفیر کل من دافع نص الکتاب او خص حدیثا مجمعا علٰی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاھرہ و لھذا نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام او وقف فیھم او شک (فی کفرھم) اوصحح مذھبھم، وان اظھر الاسلام واعتقدہ واعتقد ابطال کل مذھب سواہ فھو کافر باظھار ما اظھر من خلاف ذٰلک[3] اھ مختصرا مزیدا من نسیم الریاض مابین الھلالین۔

ایسے شخص کے کفر پر امتِ مسلمہ کا اجماع ہے جو کتاب اللہ کی نص کا انکار کرے یا ایسی حدیث جس کے نقل پر یقین ہے اس کی تخصیص کرے حالانکہ اجماع کے مطابق اپنے ظاہری معنٰی پر محمول ہے۔ اسی لئے ہم ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو اسلام کے غیر کسی دین والے کی تکفیر نہ کرے یا توقف یا شک کرے (ان کے کفر میں) یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے، اگرچہ ایسا شخص اسلام کا اظہار کرے اور عقیدہ رکھے اور اسلام کے سوا ہر مذہب کے بطلان کا عقیدہ رکھے اس سبب سے کہ وہ اپنے ظاہر کئے کا خلاف ظاہر کرتا ہے لہذا وہ کافر ہے اھ مختصرا، ہلالین کے درمیان نسیم الریاض کی طرف سے زائد ہے (ت)

اسی میں ہے:

اجماع علٰی کفر من لم یکفر کل من

اسلام سے علیحدگی اختیار کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے

---

[1] اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ فصل آخر فی الخطاء مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ص ۳۸۱

[2] فتاوٰی حدیثیہ باب اصول الدین مطبعہ جمالیہ مصر ص ۱۴۶

[3] الشفاء للقاضی عیاض فصل فی بیان ما ھو من المقالات مطبعۃ شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/ ۲۷۱

نسیم الریاض شرح الشفاء " " " " " " دار الفکر بیروت ۴/ ۱۰-۵۰۹

فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرھم او شك [1] مختصرًا۔

یا ان کی تکفیر میں توقف یا شک کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے، مختصرًا (ت)

بزازیہ و درمختار وغیرہما میں ہے:

من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر [2]

جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ کافر ہے۔ (ت)

بلکہ شخص مذکور پر لازم وضرور ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر و الحاد و زندقہ و ارتداد کا فتوٰی لکھے، آخر یہ تو بداہۃً ضرورۃً موافقین و مخالفین حتی کہ کفار و مشرکین سب کو معلوم و مسلّم کہ حضرات حسنین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہم مسلمان تھے، قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلا شبہہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف کو حق مانتے، اور اسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو قطعاً وُہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعاً یقیناً اپنے آپ کو نبی و رسول نہ جانتے اور اس ادعائے ملعون کو باطل و ملعون ہی مانتے کہ قول بالمنافیین کسی عاقل سے معقول نہیں، اب یہ شخص کہ انھیں نبی و رسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب و مبطل جانتا ہے اور رسولوں کی تکذیب کفر ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی رُو سے کافر ہے، غرض انھیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت میں سچا جانا تو اس ایمانی عقیدے کا منکر ہو کر کافر ہوا اور جھوٹا مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کرکے کافر ہوا مفر کدھر، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العزیز الاکبر۔

ولید کے مقابل ذکر احادیث و نصوص علمائے قدیم و حدیث کا کیا موقع کہ جو نص قطعی قرآن کو نہ مانے حدیث و علماء کی کیا قدر جانے مگر بحمد اللہ تعالٰی مسلمانوں کے لئے متعدد منافع ظاہر و بیّن ہیں، قرآن و حدیث دونوں ایمانِ مومن ہیں، احادیث کا بار بار تکرار اظہار دلوں میں ایمان کی جڑ جمائے گا، آیہ کریمہ میں وساوسِ ملعونہ

ف: اہل بیت کرام خواہ کسی اُمتی کو نبی ماننے والا خود اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔

---

[1] الشفاء للقاضی فصل فی تحقیق القول فی اکفار المتاولین مطبعۃ شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/۲۶۷
[2] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۶

بعض شیاطین نجدیہ کا استیصال فرمائے گا، ختم نبوت و خاتم النبیین کے صحیح و نجیح معنے بتائے گا، بعض قاسمان کفر و مجون کے اختراع جنون کو مردود و ملعون بنائے گا۔

ولید پلید کے ادعائے خبیث ثبوت بالحدیث کا بطلان دکھائے گا، نصوص ائمہ سے اہلِ ایمان کو صحت فتوٰی پر زیادہ تر اعتبار و اعتماد آئے گا معہذا ذکرِ محبوب راحتِ قلوب ہے، اُن کی یاد سے مسلمانوں کا دل چین پائے گا۔

فاقول وبحول اللہ احول (ارشادات الٰہیہ)

بریتِ آدم اور ختمِ نبوت

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادۂ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیرالمؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی: یارب اسئلك بحق محمد ان غفرت لی الٰہی! میں تجھے محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم! تُو نے محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا؟ عرض کی: الٰہی! جب تُو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی رُوح پھونکی میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جانا تُو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا:

صدقت یا اٰدم انه لاحب الخلق الیّ و اذ سألتنی بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك[1]۔ زاد الطبرانی وھو اٰخر الانبیاء من ذریتك[2]۔

اے آدم! تُو نے سچ کہا بیشک وُہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تُو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی، اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔ طبرانی نے یہ اضافہ کیا: وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حضرت موسٰی اور ختمِ نبوت

ابونعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان موسٰی لما نزلت علیه التوراۃ وقرأھا

جب موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت اتری آپ

---

[1] المستدرک للحاکم کتاب التاریخ استغفار آدم علیہ السلام بحق محمد صلے اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۶۱۵/۲
دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی تحدث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۴۸۹/۵

[2] المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۶۴۹۸ مکتبۃ المعارف ریاض ۲۵۹/۷

وجد فیھا ذکر ھذہ الامۃ فقال یارب انی اجد فی الالواح امۃ ھم الآخرون السابقون فاجعلھا امتی قال تلک امۃ احمد[1]

پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا عرض کی: اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک اُمت پاتا ہوں کہ وُہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی، تو یہ میری امت کر، فرمایا: یہ امت احمد کی ہے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حضرت آدم اور سرکارِ دو عالم

ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما خلق اللہ اٰدم اخبرہ ببنیہ فجعل یرٰی فضائل بعضھم علی بعض فرأی نورا ساطعا فی اسفلھم فقال یارب من ھذا قال ھذا ابنک احمد ھو الاول و ھو الاٰخر وھو اول شافع و اول مشفع[2]

جب اللہ تعالٰی نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا اُنھیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا، وہ اُن میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے تو ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا، عرض کی، الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اوّل ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

خاتم النبیین

نیز بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، فرمایا:

بین کتفی اٰدم مکتوب محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم[3]

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلمِ قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

محمد اور دروازۂ جنت

ابن ابی شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن سعد حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم ذکر الفضیلۃ الرابعۃ عالم الکتب بیروت ۱/۱۴

[2] مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ما ورد فی اصطفاءہ علی العالمین الخ دار الفکر بیروت ۲/۱۱۱
کنز العمال حدیث ۳۲۰۵۲ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/۴۳۷

[3] مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر باب ذکر ما خص بہ و شرف بہ الخ عالم الکتب بیروت ۲/۱۳۷

انہ قال اول من یاخذ بحلقۃ باب الجنۃ فیفتح لہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ و سلم ثم قرأ اٰیۃ من التوراۃ اضوابا قدمایا نحن الاٰخرون الاولون[1]۔

یعنی انھوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازۂ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لئے دروازہ کھولا جائیگا وہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں، پھر توریت مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق، یعنی اُمّتِ محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء کی بشارت

ابن سعد عامر شعبی سے راوی، سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحیفوں میں ارشاد ہوا:

انہ کائن من ولدك شعوب وشعوب حتی یاتی النبی الامی الذی یکون خاتم الانبیاء[2]۔

بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

یعقوب علیہ السلام وخاتم الانبیاء

محمد بن کعب قرظی سے راوی:

اوحی اللہ تعالٰی الی یعقوب انی ابعث من ذریتك ملوکا وانبیاء حتی ابعث النبی الحرمی الذی تبنی امتہ ھیکل بیت المقدس، وھو خاتم الانبیاء، و اسمہ احمد[3]۔

اللہ عزوجل نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین وانبیاء بھیجتا رہا کروں گا یہاں تک کہ ارسال فرماؤں اس حرم محترم والے نبی کو جس کی اُمّت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی اور اس کا نام احمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم ہے۔

اشعیا اور احمد مجتبٰے

ابن ابی حاتم وہب بن منبہ سے راوی:

قال اوحی اللہ تعالٰی الی اشعیاء انی باعث

اللہ عزوجل نے اشعیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی

---

[1] مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفضائل ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۱/۴۳۴

[2] الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر من تسمی فی الجاہلیہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم دارصادر بیروت ۱/۱۶۳

[3] " " " " " " " " " " " " " "

نبیا امیا افتح به آذانا صما و قلوبا غلفا و اعینا عمیا مولده بمکة و مهاجرہ بطیبة و ملکه بالشام (وساق الحدیث فیه الکثیر الطیب من فضائله و شمائله صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم الی ان قال) ولاجعلن امته خیر امة اخرجت للناس (وذکر صفاتهم الی ان قال) اختم بکتابهم الکتب و بشریعتهم الشرائع و بدینهم الادیان[1] الحدیث الجلیل الجمیل۔

میں نبی اُمّی کو بھیجنے والا ہوں، اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا، اس کی پیدائش مکّے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں ضرور اس کی اُمّت کو سب اُمتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئیں بہتر و افضل کروں گا، میں اُن کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور اُن کی شریعت پر شریعتوں اور اُن کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔

کتبِ سماوی میں اسمِ محمد

ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم کان یسمّی فی الکتب القدیمة احمد و محمد و الماحی و المقفی و نبی الملاحم وحمطایا و فارقلیطا و ماذ ماذ[2]

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اگلی کتابوں میں میرے یہ نام تھے: احمد، محمد، ماحی (کفر و شرک کو مٹانے والے)، مقفی (سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے)، نبی الملاحم (جہادوں کے پیغمبر)، حمطایا (حرمِ الٰہی کے حمایتی)، فارقلیطا (حق کو باطل سے جُدا کرنے والے)، ماذ ماذ (ستھرے، پاکیزہ) صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء

سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

هبط جبریل فقال ان ربك یقول قد ختمت بك الانبیاء و ما خلقت خلقا اکرم علی منك و قرنت اسمك مع اسمی

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور

---

[1] الخصائص الکبرٰی، بحوالہ ابن ابی حاتم و ابو نعیم باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل الخ دار الکتب الحدیثیہ ۱/ ۳۳، ۳۴
الدر المنثور ، " " " " " " آیۃ الذی یجدونہ مکتوبا فی التوراۃ الخ منشورات مکتبۃ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران ۳/ ۱۳۴

[2] الخصائص الکبرٰی، بحوالہ ابی نعیم عن ابن عباس باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ دار الکتب الحدیثیہ شارع الجمہوریہ بعابدین ۱/ ۱۹۲

فلا اذکرنی موضع حتی تذکرمعی، ولقد خلقت الدنیا و اھلھا لاعرفھم کرامتك علی و منزلتك عندی، ولولاك ما خلقت السمٰوٰت والارض وما بینھما لولاك ماخلقت الدنیا ھذا مختصرا۔[1]

کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمھارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ، بیشک میں نے دنیا و اہلِ دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمھاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمھارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً نہ بناتا، صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم۔

آخر النبیین خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما اسری بی الی السماء قربنی ربی حتی کان بینی و بینہ کقاب قوسین او ادنی، وقال لی یا محمد ھل غمك ان جعلتك اٰخر النبیین، قلت لا، قال فھل غم امتك ان جعلتھم اٰخر الامم قلت لا، قال اخبر امتك انی جعلتھم اٰخر الامم لافضح الامم عندھم ولا افضحھم عند الامم۔[2]

شبِ اسرٰی مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دو کمان بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی: نہ۔ فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انھیں سب امتوں کے پیچھے رکھا، میں نے عرض کی: نہ۔ فرمایا: اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انھیں سب سے پیچھے اس لئے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انھیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں، والحمد للہ رب العالمین!

رحمۃ للعٰلمین ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بزار و ابویعلٰی و بیہقی بطریق ابوالعالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل اسرا میں راوی:

ثم لقی ارواح الانبیاء فاثنوا علی

یعنی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر ما خص بہ و شرف بہ من بین الانبیاء دار الفکر بیروت ۲/ ۱۳۷-۱۳۶

[2] تاریخ البغداد ترجمہ ۲۵۵۷ ابوعبداللہ احمد بن محمد النزلی دار الکتاب العربی بیروت ۵/ ۱۳۰

ربهم فقال ابراهيم ثم موسٰى ثم داوٗد ثم سليمٰن ثم عيسٰى ثم ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم اثنٰی علی ربه فقال کلکم اثنٰی علی ربه و انی مُثنٍ علی ربی الحمد لله الذی ارسلنی رحمة للعٰلمین وکافة للناس بشیرا ونذیرا وانزل علی الفرقان فیه تبیان لکل شیئ وجعل امتی خیرامة اخرجت للناس وجعل امة وسطا وجعل امتی هم الاولون وهم الاٰخرون ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا وخاتما فقال ابراهیم بهذا افضلکم محمد صلی الله تعالٰی علیه وسلم انتهٰی الی السدرة فکلمه تعالٰی عند ذٰلك فقال له قد اتخذتك خلیلا وهو مکتوب فی التورٰىة حبیب الرحمٰن و رفعت لك ذکرك فلا اذکر الا ذکرت معی وجعلت امتك هم الاولون والاٰخرون وجعلتك اول النبیین خلقا و اٰخرهم بعثا و جعلتك فاتحا وخاتما[1] هذا مختصرا ملتقط۔

ارواحِ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملے، پیغمبروں نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی، ابراہیم پھر موسٰی پھر داوٗد پھر سلیمان پھر عیسٰی علیہم الصلوٰۃ بر ترتیب حمدِ الٰہی بجا لائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضائل و خصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اپنے رب جل جلالہٗ کی ثنا کی اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سناتا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر شیئ کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انھیں عدل و عدالت و اعتدال والی اُمت کیا اور انھیں کو اوّل اور انھیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتحِ دیوانِ نبوت و خاتمِ دفترِ رسالت بنایا، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ان وجوہ سے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے پھر حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے، اس وقت رب عزجلالہ نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام توریت میں حبیب الرحمٰن لکھا ہے، میں نے تیرے لئے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح و خاتم کیا صلی اللہ علیک وسلم۔

---

[1] جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیۃ سبحان الذی اسرٰی الخ المطبعۃ المیمنۃ مصر ۱۵/ ۷تا۹

ارشاداتِ انبیاء و ملائکہ و اقوال علماءِ کتب سابقہ

حدیثِ شفاعت

امام احمد و ابو داؤد طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابو یعلیٰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث طویل شفاعت کبریٰ میں فرماتے ہیں:

فیاتون عیسٰی فیقولون اشفع لنا الی ربک فلیقض بیننا فیقول انی لست ھناکم انی اتُّخِذْتُ الٰھًا من دون اللہ، و انہ لایھمنی الیوم الانفسی ولکن ان کل متاع فی وعاء مختوم علیہ اکان یقدر علی ما فی جوفہ حتی یفض الخاتم فیقولون لافیقول ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیاتونی فاقول انا لھا فاذا اراد اللہ ان یقضی بین خلقہ نادی منادا این احمد و امتہ فنحن الاخرون الاولون نحن اٰخر الامم و اول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقنا[1] الحدیث ھذا مختصر۔

یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حضور سے مایوس ہو کر پھریں گے تو سیدنا عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے، مسیح فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے مگر یہ کہ جو چیز کسی سربمہر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہر اٹھائے اُسے پا سکتے ہیں، لوگ کہیں گے نہ، فرمائیں گے تو محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں، لوگ میرے حضور حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت کے لئے، پھر جب اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو ہمیں پچھلے ہیں اور ہمیں اگلی سب اُمتوں سے پیچھے آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا اور سب اُمتیں عرصاتِ محشر میں ہمارے لئے راستہ دیں گی۔

انبیاء کا التجائے شفاعت

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فیاتون محمدا فیقولون یا محمد

اولین و آخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین

---

[1] مسند ابو یعلیٰ حدیث عبداللہ ابن عباس ۲۳۲۴ مؤسستہ علوم القرآن بیروت ۳/۶

انت رسول اللہ و خاتم الانبیاء[1] صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے حضور آکر عرض کرینگے حضور اللہ تعالٰی کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

حضرت آدم اور اذان اول

ابونعیم حلیۃ الاولیا اور ابن عساکر دونوں بطریق عطا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نزل اٰدم بالھند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللہ، اشھد ان لا الٰہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ۔ اشھد ان محمدا رسول اللہ، قال اٰدم من محمد، قال اٰخر ولدك من الانبیاء[2]

جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت سے ہند میں اُترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُتر کر اذان دی۔ جب نام پاک آیا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پُوچھا: محمد کون ہیں۔ کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

انشراح صدر

ابونعیم دلائل میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے مرسلاً اور دارمی وابن عساکر بطریق یونس ھذا عن ابی ادریس الخولانی عبد الرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولاً راوی وھذا لفظ المرسل رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فرشتہ سونے کا طشت لے کر آیا اور میرا شکم مبارک چیر کر دل مقدس نکالا اور اُسے دھو کر کچھ اس پر چھڑک دیا، پھر کہا:

انت محمد رسول اللہ المقفی الحاشر[3] (الحدیث ھذا مختصر)

حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف لانے والے تمام عالم کو حشر دینے والے، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حدیث متصل میں یُوں ہے: جبریل نے اُتر کر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شکم چاک کیا، پھر کہا:

قلب وکیع فیہ اذنان سمیعتان و عینان بصیرتان محمد رسول اللہ

مضبوط و محکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنوا اور دو آنکھیں ہیں بینا، محمد اللہ کے رسول ہیں

---

[1] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۂ بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۶۸۵
[2] حلیۃ الاولیاء ترجمہ عمرو بن قیس الملائی دار الکتاب العربی بیروت ۵/ ۱۰۷
[3] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم عن یونس باب ما جاء فی قلبہ الشریف دار الکتب الحدیثہ ۱/ ۱۶۲

المقفی الحاشر[1]، الحدیث۔ — انبیاء کے خاتم اور خلائق کو حشر دینے والے، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

بشارت میلاد الرسول

ابونعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیّب بن رافع وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی، انھوں نے فرمایا: میرے باپ اعلم علمائے توراۃ تھے، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا اس کا علم اُن کے برابر کسی کو نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شَے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا: اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آپہنچا میں نے اس اندیشے سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو تو اس کی پیروی کرلے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگادی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا، نہ انھیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالٰی تیرا بھلا چاہے گا تو تُو آپ ہی اس کا پیرو ہوجائے گا۔ یہ کہہ کر وہ مرگئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے:

محمد رسول اللہ خاتم النبیین لانبی بعدہ مولدہ بمکۃ و مہاجرہ بطیبۃ[2]، الحدیث۔ — محمد اللہ کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو، صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

راہب کا استفسار

بیہقی و طبرانی و ابونعیم اور خرائطی کتاب الهواتف میں خلیفہ بن عبدہ سے راوی، میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمھارے باپ نے تمھارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا، جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور یزید بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اُترے جس کے کنارے پیڑ تھے، ایک راہب نے

---

[1] الخصائص الکبرٰی باب ماجاء فی قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم دارالحدیث شارع الجمہوریۃ بعابدین ۱/۱۶۲

[2] تہذیب تاریخ دمشق باب تطہیر قلبہ من الغل الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۳۴۹

الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل دارالحدیث شارع الجمہوریۃ بعابدین ۱/۳۶

اپنے ڈیرے سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا اولادِ مضر سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا:

اما انه سوف یبعث منکم وشیکا نبی فسارعوا الیه وخذوا بحظکم منه ترشدوا فانه خاتم النبیین۔

سُنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت و اطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے۔

ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا[1] انتہی، واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

قبل از ولادت شہادتِ ایمان

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم وعنہ موحدان و مومنان عہد جاہلیت سے تھے طلوعِ آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اُسی زمانے میں توحیدِ الٰہی و رسالت حضرت ختم پناہی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شہادت دیتے ابن سعد و ابو نعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، میں زید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملا مکہ معظمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے انھوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودانِ باطل سے جُدائی کی تھی اس پر آج ان سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی مجھے دیکھ کر بولے اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملتِ ابراہیم کا پیرو ہوا اُسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پُوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولادِ عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے میرے خیال میں مَیں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا اُن کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں تمھیں اگر اتنی عمر ملے کہ انھیں پاؤ تو میرا اسلام انھیں پہنچانا، اے عامر! میں تم سے ان کی نعت وصفت بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں سر کے بال کثرت و قلت میں معتدل اُن کی آنکھوں میں ہمیشہ سُرخ ڈورے رہیں گے، اُن کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے، ان کا نام احمد، اور یہ شہر اُن کا مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی، اُن کی قوم انھیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا، وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں سے اُن کا دین ظاہر و غالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر اُن کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

فانی بلغت البلاد کلها اطلب دین ابراهیم،

کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا

---

[1] الخصائص الکبرٰی بحوالہ البیہقی والطبرانی والخرائطی باب اخبار الاحبار الخ دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ بعابدین ۱/۵۶-۵۷

وکل من اسأل من الیھود والنصارٰی و المجوس یقول ھذا الدین وراءك، وینعتونه مثل ما نعتّه لك، ویقولون لم یبق نبی غیرہ۔

یہود ونصارٰی مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمھارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ اُن کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔

عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ظاہر ہُوئی میں نے زید رضی اللہ تعالٰی عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا قد رأیته فی الجنة یسحب ذیله[1] میں نے اُسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

انکارِ ختم نبوت کے وجوہات

اللہ اللہ اس زمانے کے یہود ونصارٰی ومجوس تو بالاتفاق حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوجانے کی شہادتیں دیں اور آج کل کے کذاب بدلگام مدعیانِ اسلام یہ شاخسانے نکالیں مگر ہے یہ کہ اُس وقت تک ان فرقوں کو نہ حضور پرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بغض وحسد تھا، نہ اپنے کسی پیشوا مردود کا سخن مطرود بنانا مراد ومقصد، نہ اپنے کسی سگے بھائی کی بات رکھنی نہ بعد ظہور نور خاتمیت اپنے باپ دادا کی نبوت گھڑنی وہ کیوں جُھوٹ بولتے جو کچھ علومِ انبیاء، واخبار احبار ورہبان وعلماء سے پہنچا تھا صاف کہتے تھے، بعد ظہورِ اسلام ان ملاعنہ کے دل میں حسد وعناد کا پھوڑا پُھوٹا اور ان مدعیانِ اسلام پر قہر ٹوٹا کہ کسی خبیث کا پیشوا خبیث معاذ اللہ آیہ کریمہ وخاتم النبیین میں خدا کا جھوٹ ممکن لکھ گیا، اب یہ جب تک اپنی سینہ زوری سے کچھ خاتم الانبیاء گھڑ کر نہ دکھائیں اگرچہ زمین کے اسفل السافلین طبقے میں تو گروجی پیشوا کی خدمت ہی کیا ہُوئی، ہونہار سپوتوں کی سعادت ہی کیا ہُوئی، کسی قاسم کفر وضلالت قسیم دمباین حق وہدایت کا کوئی بھائی لگتا ان نئے مرتدوں کے ہاتھ بک گیا، سات خاتم النبیین کا فتوٰی لکھ گیا، اب اگر تازی نبوتوں کا ٹھیکہ نہ لیں ختمِ نبوت کے معنی متواتر کو مہمل نہ کہیں تو اکلوتے بھیا کی حمایت ہی کیا ہُوئی، اختراعی طبیعت کی جودت ہی کیا ہُوئی، کسی مردک کو یہ دھن سمائی کہ سیّد بنے تو کیا بنے، کوئی گنے تو نبی کا نواسا ہی گنے، پاپے کا رشتہ کوئی بات نہیں، پیرجی پوتے نہ بن بیٹھے تو کچھ کرامات نہیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[2] (اور اب جان جائیں گے ظالم کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت) ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

---

[1] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن سعد وابی نعیم عن عامر بن ربیعہ، باب اخبار الاحبار الخ، دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ بعابدین ۱/ ۶۲-۶۱

[2] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

مقوقس شاہِ مصر کی تصدیقِ ولادت

امام واقدی و ابو نعیم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہِ مصر میں راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مدح و تصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سُن کر اُٹھے جس نے ہمیں محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے لئے ذلیل و خاضع کر دیا ہم نے کہا سلاطین عجم اُن کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ اُن سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار اُن کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بُلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جاکر محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اُس سے پوچھا، ھل بقی احد من الانبیاء، آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ وہ بولا:

نعم وھو اٰخر الانبیاء لیس بینہ وبین عیسٰی نبی قد امر عیسٰی باتباعہ وھو النبی الامی العربی اسمہ احمد۔

ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسٰے کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی اُمی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

پھر اس نے حلیہ شریفہ و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، مغیرہ نے فرمایا، اور بیان کر۔ اس نے اور بتائے، از انجملہ کہا:

یخص بما لم یخص بہ الانبیاء قبلہ کان النبی یبعث الی قومہ وبعث الی الناس کافۃ۔

انھیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خُوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔[1]

میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع

ابو نعیم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سُنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا:

ھذا کوکب احمد قد طلع ھذا الکوکب

یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا، یہ ستارہ کسی

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الخامس عالم الکتب بیروت ص ۲۱ و ۲۲

لایطلع الا بالنبوۃ ولم یبق من الانبیاء الا احمد[1]

نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

یہودی علمائے کے ہاں ذکرِ ولادت

امام واقدی وابونعیم حضرت حویصر بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

قال کنا ویھود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکۃ اسمہ احمد ولم یبق من الانبیاء غیرہ وھو فی کتبنا[2] الحدیث۔

یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کرتے جو مکے میں مبعوث ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہُوئے ہیں۔

احبار کی زبان پر نعتِ نبی

ابونعیم سعد بن ثابت سے راوی:

قال کان احبار یھود بنی قریظۃ والنضیر یذکرون صفۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، فلما طلع الکوکب الاحمر اخبروا انہ نبی وانہ لا نبی بعدہ اسمہ احمد ومھاجرہ الی یثرب فلما قدم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المدینۃ و نزلھا انکروا وحسدوا وبغوا[3]

یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے علماء حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انھوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کا نام پاک احمد ہے، ان کی ہجرت گاہ مدینہ، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لاکر رونق افروز ہوئے یہود براہِ حسد و بغاوت منکر ہو گئے۔

فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ

توجب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس کے

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الخامس عالم الکتب بیروت ص ۱۷
الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم باب اخبار الاحبار الخ دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ بعابدین ۱/ ۶۴

[2] " " " " " " " " " " " " " " " " " "
دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الخامس عالم الکتب بیروت ص ۱۷

[3] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم باب اخبار الاحبار الخ دار الکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ بعابدین ۱/ ۶۴

علی الکٰفرین[1] منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔ (ت)

اہلِ یثرب کو بشارتِ میلادالنبی

زیاد بن لبید سے راوی، میں مدینہ طیبہ میں ایک ٹیلے پر تھا ناگاہ ایک آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے:

یااھل یثرب قد ذھبت واللہ نبوۃ بنی اسرائیل، ھذا النجم قد طلع بمولد احمد وھو نبی اٰخرالانبیاء ومھاجرہ الی یثرب[2]

اے اہلِ مدینہ! خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی، ولادتِ احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

یوشع کی زبان پر نعتِ رسول

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی میں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبدالاشہل میں بات چیت کرنے گیا، یوشع یہودی بولا اب وقت آ لگا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرم سے تشریف لائیں گے اُن کا حلیہ و وصف یہ ہوگا میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر پاک ہو رہا تھا اُن میں سے زبیر بن باطا نے کہا:

قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا لخروج نبی وظھورہ ولم یبق احد الا احمد وھذہ مھاجرہ[3]

بیشک سُرخ ستارہ طلوع ہو کر آیا یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت وظہور پر چمکتا ہے اور اب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے، اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

تذییل

ابن سعد وحاکم وبیہقی وابونعیم حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرضِ تجارت رہتا جس رات حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا انھوں نے کہا ہمیں نہیں

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۸۹

[2] الخصائص الکبرٰی باب اخبار الاخیار بحوالہ ابی نعیم دارالکتب الحدیثہ شارع الجمہوریۃ لعابدین ۱/ ۶۸

[3] ؎ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۱/ ۶۶-۶۵

دلائل النبوۃ الفصل الخامس عالم الکتب بیروت ص ۸

معلوم، کہا:

احفظوا ما اقول لکم، ولد ھذہ اللیلۃ نبی ھذہ الامۃ الاخیرۃ بین کتفیہ علامۃ الحدیث۔ جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی اُمت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ارشادات حضور ختم الانبیاء علیہم افضل الصلوۃ والثناء

وفیھا انواع نوع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

اسماء النبی اجلّہ ائمہ بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وامام مالک وامام احمد وابوداؤد طیالسی وابن سعد وطبرانی وحاکم وبیہقی وابونعیم وغیرہم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی[2]۔ بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالٰی میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

بسعد اخیرہ الا الطبرانی کی روایت میں والخاتم زائد ہے یعنی اور میں خاتم ہوں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

انا محمد واحمد امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا محمد واحمد والمقفی والحاشر میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد

---

[1] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن سعد والحاکم والبیہقی وابی نعیم، باب ما ظہر فی لیلۃ مولدہ الخ، دارالکتب الحدیثہ، بعابدین ۱/۱۲۳

[2] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۶۱

[3] شعب الایمان للبیہقی فصل فی اسماء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیث ۱۳۹۷ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۱۴۱

" " " " ۱۳۹۸ " ۱/۱۴۱

الطبقات الکبرٰی ذکر اسماء الرسول صلے اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۲/۱۰۴

ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ[1] — آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

نام مبارک نبی التوبۃ عجب جامع وکثیر المنافع نام پاک ہے، اس کی تیرہ[13] توجیہیں فقیر غفرلہ المولی القدیر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی وشرح الشفا للقاری والخفاجی ومرقاۃ واشعۃ اللمعات شروح مشکوٰۃ وتیسیر وسراج المنیر وحفنی شروح جامع صغیر وجمع الوسائل شرح شمائل ومطالع المسرات ومواہب وشرح زرقانی ومجمع البحار سے التقاط کیں اور چار بتوفیق اللہ تعالٰی اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ[17] ہوئیں بعضہا املح من بعض و احلی (ان میں ہر ایک دوسری سے لذیذ اور میٹھی ہے۔ ت)

خصائص مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ و رجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں[2]،

ذکرہ فی مطالع المسرات وقاری فی شرح الشفاء والشیخ المحقق فی اشعۃ اللمعات وعلیہ اقتصر فی المواھب اللدنیۃ شرح الاسماء العلیۃ وقبلہ شارحھا الزرقانی عند سردھا۔

اس کو مطالع المسرات میں اور ملا علی قاری نے شرح شفاء میں، شیخ محقق نے اشعۃ اللمعات میں ذکر کیا۔ اور اسی پر مواہب لدنیہ کے شرح اسماء مبارکہ میں اور اس سے قبل اپنے بیان میں شارح زرقانی نے انحصار کیا۔ (ت)

(۲) ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی[3] الشیخ فی اللمعات والاشعۃ۔ اقول ولیس بالاول فان الھدایۃ دعوۃ وارائۃ و بالبرکۃ توفیق الوصول (اقول یہ جزء اول یعنی ہدایت سے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ ہدایت دعوت، راستہ دکھانے اور برکت سے وصول مقصود کی توفیق کا

---

[1] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۶۱

[2] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۱

شرح الشفا لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۲/ ۳۹۳

شرح الزرقانی علی المواہب المقصد الثانی الفصل الاول حرف ن دار المعرفۃ بیروت ۳/ ۱۴۹

[3] اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/ ۴۸۲

تام ہے۔ ت)

(۳) ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیائے کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی الشیخ فی اللمعات واشار الیہ فی الاشعۃ حیث قال بعد ذکر الاولین (شیخ نے لمعات میں اسے ذکر کیا اور اشعہ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا جہاں انھوں نے پہلے دونوں کا ذکر کیا وہاں یہ ہے۔ ت)

ایں صفت در جمیع انبیاء مشترک ست و در ذات شریف آں حضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم از ہمہ بیشتر و وافر و کامل تر ست[1]	تمام انبیاء میں یہ صفت مشترک ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں یہ سب سے زیادہ اور وافر اور کامل تر ہے (ت)

صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب اُمتوں سے شمار میں زیادہ ہوگی نہ فقط ہر ایک امت جداگانہ بلکہ مجموع جمیع امم سے، اہل جنت کی ایک سو بیس[۱۲۰] صفیں ہوں ہوں گی جن میں بحمد اللہ تعالٰی اسّی[۸۰] ہماری اور چالیس[۴۰] میں باقی سب اُمتیں، والحمد للہ رب العالمین۔

(۴) وُہ توبہ کا حکم لے کر آئے[2] الامام النووی فی شرح صحیح مسلم والقاری فی جمع الوسائل والزرقانی فی شرح المواھب (اسے امام نووی نے شرح مسلم، ملا علی قاری نے جمع الوسائل اور زرقانی نے شرح مواہب میں ذکر کیا۔ت)

(۵) اللہ عزوجل کے حضور سے قبولِ توبہ کی بشارت لائے[3] شرح المواھب والمناوی فی التیسیر۔

(۶) اقول بلکہ وُہ توبہ عام لائے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لاتا ہے وُہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(۷) بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا وقوع پائیگی سب کے نبی ہمارے نبی توبہ ہیں[4] صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، الفاسی فی مطالع المسرات فجزاہ اللہ معانی المبرات وعوالی المسرات (یہ علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں ذکر کیا، اللہ تعالٰی ان کو نیکیوں کا ذخیرہ اور بلند خوشیاں جزا میں عطا فرمائے۔ ت)

---

[1] اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی وصفاتہ الخ فصل ۱ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/۴۸۲
[2] شرح صحیح مسلم للنووی کتاب الفضائل باب فی اسمائہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۶۱
[3] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث انا محمد واحمد الخ مکتبہ امام الشافعی ریاض ۱/۳۷۶
[4] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۲ - ۱۰۱

(۸) توبہ سے مراد اہلِ توبہ ہیں[1] ای علی وزان قولہ تعالیٰ واسئل القریۃ (اللہ تعالٰی کے قول واسئل القریۃ کے انداز پر۔ ت) یعنی توابین کے نبی مطالع المسرات مع زیادۃ منی (مطالع المسرات اور جو کچھ زیادہ ہے وہ میری طرف سے) اقول اب اوفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لیں[2] کماسوغہ المناوی ثم العزیزی فی شروح الجامع الصغیر (جیساکہ علامہ مناوی نے پھر عزیزی نے الجامع الصغیر کی شرحوں میں ذکر فرمایا۔ ت) حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

(۹) ان کی اُمت توابین ہیں، وصفِ توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں، قرآن ان کی صفت میں التائبون[3] فرماتا ہے، جمع الوسائل، جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور اُمت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع[4]، مطالع۔ اقول و بہ فارق ماقبلہ فلیس فیہ حذف ولایجوز (میں کہتا ہوں، اس سبب سے وُہ پہلے سے جُدا ہوا تو اس میں نہ حذف ہے اور نہ یہ جائز ہے۔ ت)

(۱۰) ان کی امت کی توبہ سب اُمتوں سے زائد مقبول ہوئی[5]، حفنی علی الجامع الصغیر، کہ اُن کی توبہ میں مجرد ندامت وترک فی الحال وعزم امتناع پر کفایت کی گئی، نبی الرحمۃ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُن کے بوجھ اتار لئے اگلی اُمتوں کے سخت وشدید بار ان پر نہ آنے دیئے اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی گوسالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی کما نطق بہ القرآن العزیز (جیساکہ قرآن نے اس کو بیان فرمایا۔ ت) جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے اس وقت توبہ قبول ہُوئی، شرح الشفا للقاری والمرقاۃ ونسیم الریاض والفاسی ومجمع البحار برمز (ن)

ع: اقتصرالحنفی فی تقریرھذا الوجہ علی ذکرالاستغفار فقط فقال لانہ

حفنی نے اپنی تقریر میں اس وجہ پر استغفار کے ذکر کا اقتصار کیا تو فرمایا آپ کی امت (باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۱ و ۱۰۲

[2] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث انا محمد و احمد مکتبہ امام الشافعی ریاض ۱/۳۷۶

[3] جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ الخ دار المعرفۃ بیروت ۲/۱۸۳

[4] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ص ۱۰۱

[5] حاشیۃ الحفنی علی الجامع الصغیر علی ہامش السراج المنیر المطبعۃ الازہریۃ المصریۃ مصر ۲/۶۳

للامام النووی والذی رأیتہ فی منہاجہ ما قدمت فحسب (ن کی رمز امام نووی کی طرف ہے اور جو میں نے ان کی کتاب منہاج میں دیکھا وہ میں نے پہلے بیان کر دیا ہے اور بس۔ ت)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

قبل من امتہ التوبۃ بمجرد الاستغفار زاد میرك بخلاف الامم السابقۃ و استدل بقولہ تعالٰی فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول الآیۃ، وقد اقرہ العلامۃ القاری فی المرقاۃ وفی شرح الشفا وشدد النکیر علیہ فی جمع الوسائل شرح الشمائل فقال ھذا قول لم یقل بہ احد من العلماء فھو خلاف الامۃ وقد قال وارکان التوبۃ علی ما قالہ العلماء ثلثۃ الندم والقلع والعزم علی ان لا یعود ولا احد جعل الاستغفار اللسانی شرطا للتوبۃ[2] الخ اقول رحم اللہ مولانا القاری این فی کلام الحنفی ومیرك ان التوبۃ لا تقبل الا بالاستغفار فضلا عن اشتراط الاستغفار باللسان انما ذکر ان مجرد الاستغفار کاف فی توبۃ ھذہ الامۃ من دون التزام امور اخر شاقۃ جدا کقتل الانفس وغیرہ مما التزمت بہ

سے صرف استغفار پر توبہ قبول فرمائی، اس پر میرک نے "بخلاف الامم السابقہ" کا اضافہ کیا انھوں نے دلیل میں اللہ تعالٰی کا قول "اللہ تعالٰی سے استغفار کرو اور رسول ان کے لئے استغفار فرمائیں الآیۃ" ذکر کیا، علامہ قاری نے مرقات اور شرح شفاء میں اس کو ثابت رکھا جبکہ جمع الوسائل میں اس پر سخت اعتراض کیا اور کہا کہ یہ بات علماء میں سے کسی نے نہ کی تو یہ امت کے خلاف ہے اور فرمایا کہ توبہ کے ارکان علماء کے بیان کے مطابق تین ہیں، ندامت اور چھوڑنا، اور آئندہ نہ کرنے کا عزم، اور کسی نے بھی زبانی استغفار کو توبہ کی شرط نہ کہا الخ، اقول (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی ملا علی قاری پر رحم فرمائے حنفی اور میرک کے کلام میں استغفار کے بغیر توبہ کا قبول نہ ہونا کہاں ہے، چہ جائیکہ زبانی استغفار کی شرط ہو، انھوں نے تو یوں کہا ہے کہ اس امت کی توبہ میں صرف استغفار کافی ہے دوسرے شاق امور لازم نہیں مثلاً جانوروں کو قتل کرنا وغیرہ، جو کچھ پہلی امتوں پر لازم کیا گیا

(باقی برصفحہ آئندہ)

---

[1] مرقات المفاتیح کتاب الفضائل باب اسماء النبی وصفاتہ الخ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱۰/۵۰

[2] جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ماجاء اسماء رسول صلی اللہ علیہ وسلم دار المعرفۃ بیروت ۲/۱۸۳

[3] " " " " " " " " " " " " " "

(۱۱) وہ خود کثیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے: میں روز اللہ سبحنہ سے سو بار استغفار کرتا ہوں[1]
شرح الشفاء والمرقاۃ واللمعات والمجمع برمز (ط) للطیبی والزرقانی ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے حسنات الابرار سیأت المقربین (نیکوں کی خوبیاں مقربین کے گناہ ہیں ۔ ت) حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب ومشاہدہ میں ہیں وللاٰخرۃ خیرلك من الاولٰی[2] (آپ کیلئے ہر پہلی ساعت سے دوسری افضل ہے۔ ت) جب ایک مقام اجل واعلٰی پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصور فرماکر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

الامم السابقۃ فلاتشم منہ رائحۃ اشتراط الاستغفار لمطلق التوبۃ وان امعنت النظر لم تجد فیہ خلافا لحدیث الارکان ایضا فان الاستغفار الصادق لاینشؤ الاعن ندم صحیح والندم الصحیح یلزمہ الاقلاع وعزم الترك ولذا صح عنہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قولہ الندم توبۃ علا ان المقصود الحصر بالنسبۃ الی ماکان علی الامم السابقۃ من الامر ثم ھذا کلہ لامساغ لہ فی تقریر الوجہ بما قررنا کما تری فاعرف ۱۲ منہ۔

اس سے مطلق توبہ کے لئے استغفار کی شرط کی بُو تک محسوس نہیں ہوتی، اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو اس میں آپ کوئی خلاف نہ پائیں گے کہ سچی استغفار کا وجود سچی ندامت کے بغیر نہیں ہوسکتا کیونکہ صحیح ندامت کو گناہ کا ختم کرنا اور اس کے ترک کا عزم لازم ہے اسی معنی میں حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے صحیح منقول ہے کہ ندامت توبہ ہے اس کے علاوہ ان کا مقصد پہلی اُمتوں پر لازم امور کی نسبت سے حصر کرنا ہے، پھر اس وجہ کی تقریر میں اس تمام بیان کا کوئی دخل نہیں ہے جس کی ہم نے تقریر کی جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، غور کرو ۱۲ منہ (ت)

[1] شرح الشفاء لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسمائہ صلے اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۲/ ۲۹۳
مرقات المفاتیح کتاب الفضائل باب اسماء النبی وصفاتہ الخ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱۰/ ۴۹ و ۵۰
[2] القرآن الکریم ۹۳/ ۴

توبہ بے تقصیر ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مطالع[1] مع بعض زیادات منی۔

(۱۲) **باب توبہ:** انھیں کے اُمت کے آخر عہد میں باب توبہ بند ہوگا شرح الشفا للقاری[2]، اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتا کہ دُوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے یہاں باب نبوت مسدود اور ختم ملّت پر توبہ مفقود، تو جو ان کے دستِ اقدس پر توبہ نہ لائے اس کے لئے کہیں توبہ نہیں، افادہ الفاسی وبہ استقام کونہ من وجود التسمی بھذا الاسم العلی السمی (یہ فائدہ علامہ فاسی نے بیان کیا اور اسی معنیٰ کی بناء پر آپ کی ذات مبارکہ کا اس نام سے مسمّٰی ہونا درست ہے۔ ت)

(۱۳) **فاتح باب توبہ:** وہ فاتح باب توبہ ہیں سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام نے توبہ کی وہ انھیں کے توسّل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلۂ توبہ، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، مطالع[3]۔

(۱۴) **کعب کا خون:** وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں ان کا دروازۂ کرم توبہ و معذرت کرنے والوں کیلئے ہمیشہ مفتوح ہے جب سیّد عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خُون اُن کے زمانۂ نصرانیت میں مباح فرمادیا ہے اُن کے بھائی بحر بن زہیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انھیں لکھا فطرالیہ فانہ لایرد من جاء تائبًا ان کے حضور اڑ کر آؤ جو ان کے سامنے توبہ کرتا حاضر ہو یہ اُسے کبھی رَد نہیں فرماتے[4] مطالع المسرات، اسی بناء پر کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ جب حاضر ہوئے راہ میں قصیدہ نعتیہ بانت سعاد نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں: ؎

انبئت ان رسول اللہ اوعدنی	والعفو عند رسول اللہ مامول
انی اتیت رسول اللہ معتذرا	والعذر عند رسول اللہ مقبول[6]

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول کے ہاں معافی کی امید کی جاتی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی

---

[1] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلے اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۲
[2] شرح الشفا للعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسمائہ صلے اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۲/ ۳۹۳
[3] مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۱
[4] " " " " " " " " " " "
[5] " " " " " " " " " " " ص ۱۰۲
[6] المجموعۃ النبہانیۃ فی المدائح النبویۃ قصیدہ بانت سعاد لکعب بن زہیر رضی اللہ عنہ دار المعرفۃ بیروت ۲/ ۶

بارگاہ میں عذر دولت قبول پاتا ہے۔

توراۃ مقدس میں ہے: لایجزئ بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر[1] احمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے۔ رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمرو والدارمی وابنا سعد وعساکر عن ابن عباس والاخیر عن عبد اللہ بن سلام، وابن ابی حاتم عن وھب بن منبہ وابو نعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، (اس کو بخاری نے عبداللہ بن عمر اور دارمی، ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس سے اور آخری نے عبداللہ بن سلام سے، ابن ابی حاتم نے وہب بن منبہ سے اور ابو نعیم نے کعب الاحبار رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کیا۔ ت) ولہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ میں عفو غفور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(۱۵) **نبی توبہ: اقول** وُہ نبی توبہ ہیں، بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اس کا علم اس کا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔ قال تعالٰی

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفرلھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما[2]۔

اگر وُہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول اُن کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور کے عالمِ حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضور مزار پُر انوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پُر نور کی طرف توجہ حضور سے توسل فریاد و استغاثہ طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں، مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:

روح النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام[3]۔

نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔

---

[1] صحیح البخاری کتاب البیوع باب کراہیۃ الصخب فی السوق قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۸۵
سنن الدارمی باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دار المحاسن بیروت ۱/۱۵

[2] القرآن الکریم ۴/۶۴

[3] شرح شفا للقاری علی ہامش نسیم الریاض الباب الرابع من القسم الثانی مطبعۃ الازہریۃ المصریۃ مصر ۳/۴۶۴

(۱۶) وہ مفیض توبہ ہیں توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کرسکے، توبہ ایک نعمتِ عظمٰی بلکہ اجل نعم ہے اور نصوص متواترہ اولیائے کرام و علمائے اعلام سے مبرہن ہوچکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روزِ اول سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے ابد تک، مومن یا کافر، مطیع یا فاجر، مَلک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انھیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انھیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے یہ سرالوجود و اصل الوجود و خلیفۃ اللہ الاعظم و ولی نعمت عالم ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم، یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

انا ابو القاسم اللہ یعطی وانا اقسم[1]
میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ واقرہ الناقدون۔
(اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور اس کی تصحیح کی اور تحقیق کرنیوالوں نے اسے ثابت رکھا ہے۔ت)

ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین[2]
ہم نے نہ بھیجا تمھیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

فقیر غفرلہ اللہ تعالٰی لہ نے اس جانفزا و ایمان افروز و دشمن گداز و شیطان سوز بحث کی تفصیل جلیل اور اس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافر کی تکثیر جمیل اپنے رسالۂ مبارکہ سلطنت المصطفٰی فی ملکوت الورٰی میں ذکر کی والحمد للہ رب العٰلمین۔

(۱۷) **اقول** وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں ان کا نام پاک نام جلالت حضرت عزت جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی:

یارسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت[3]
یارسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔

ف: ہر نعمت ہر شخص کو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔

[1] المستدرک للحاکم کتاب التاریخ ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۲/ ۶۰۴

[2] القرآن الکریم ۲۱/ ۱۰۷

[3] صحیح البخاری کتاب النکاح باب ھل یرجع اذا رأی منکرا فی الدعوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۷۸

معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے ابوبکر صدیق و عمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہوکر ہاتھ پھیلا کر لرزتے کانپتے حضور سے عرض کی:

تبنا الی اللہ والی رسولہ [1] ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

فقیر نے یہ حدیثیں مع جلیل ونفیس بحثیں اپنے رسالہ مبارکہ الامن والعلٰی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء میں ذکر کیں۔

اقول توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا، جس کی معصیت کی ہے اس سے عہد اطاعت کی تجدید کرکے اُسے راضی کرنا، اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عزوجل کا ہر گنہگار حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا گنہگار ہے۔ قال اللہ تعالٰی:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ [2] جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ویلزمہ عکس النقیض من لم یطع اللہ لم یطع الرسول وھو معنی قولنا من عصی اللہ فقد عصی الرسول۔ اس کو عکس نقیض، من لم یطع اللہ لم یطع الرسول، لازم ہے اور ہمارے قول "من عصی اللہ فقد عصی الرسول" کا یہی معنی ہے (ت)

اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ و رسول کو راضی کرو۔ قال اللہ تعالٰی:

واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین [3] سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ و رسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔

نسأل اللہ الایمان والامن والامان ورضاہ ورضی رسولہ الکریم علیہ وعلٰی اٰلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ ہم اللہ تعالٰی سے ایمان، امن و امان، اس کی رضا، اس کے رسول کریم کی رضا چاہتے ہیں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم (ت)

یہ نفیس فوائد کہ استطراداً زبان پر آگئے قابلِ حفظ ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہ ملیں گے یوں تو دہ

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۱۴۲۳ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲/ ۹۵ و ۹۶
[2] القرآن الکریم ۴/ ۸۰
[3] " " ۹/ ۶۲

ہر گُلے را رنگ و بُوئے دیگر ست

(ہر پھول کا رنگ وخوشبو علیحدہ ہے۔ ت)

مگر میں امید کرتا ہُوں کہ فقیر کی یہ تین توجیہیں اخیر بحمد اللہ تعالٰی چیزے دیگر ہیں وباللہ التوفیق۔

توبہ قبول کرنے والے نبی امام احمد و ابن سعد و ابن ابی شیبہ او ر امام بخاری تاریخ اور ترمذی شمائل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد فرمایا:

انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمۃ ونبی التوبۃ وانا المقفی وانا الحاشر ونبی الملاحم[1]۔

میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں، میں توبہ کا نبی ہوں، میں سب میں آخر نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہُوں، میں جہادوں کا نبی ہوں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

مالک لوائے حمد طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا محمد وانا احمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علٰی قدمی، وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر، فاذا کان یوم القیٰمۃ کان لواء الحمد معی، وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتھم[2]۔

میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں حاشر ہُوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دُوں گا، میں ماحی ہُوں کہ اللہ تعالٰی میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اسمائے طیبہ خاتم وعاقب ومقفی تو معنی ختم نبوت میں نص صریح ہیں۔ علماء فرماتے ہیں اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں،

قال العلماء معناھما (ای معنی روایتی قدمی بالتثنیۃ والافراد) یحشرون علٰی

علماء نے فرمایا ان دونوں یعنی قدمی مفرد اور قدمیّ تثنیہ کا معنٰی یہ ہے کہ لوگوں کا حشر میرے پیچھے

---

[1] شمائل الترمذی مع جامع الترمذی باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۵۹۷

مسند احمد بن حنبل حدیث حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۵/۴۰۵

[2] المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۷۵۰ باب من اسمہ جابر بن عبد اللہ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۲/۱۸۴

اثری زمان نبوتی و رسالتی ولیس بعدی نبی[1] — میری رسالت و نبوت کے زمانہ میں ہوگا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں (ت)

تیسیر میں ہے:

ای علی اثر نبوتی ای زمنہا ای لیس بعدہ نبی[2] — یعنی میری نبوت کے زمانہ کے بعد یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں (ت)

جمع الوسائل میں ہے:

قال الجزری ای یحشر الناس علٰی اثر زمان نبوتی لیس بعدی نبی[3] — جزری نے فرمایا یعنی لوگوں کا حشر میری نبوت کے زمانہ کے بعد ہوگا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا (ت)

۱۰ دس اسمائے مبارکہ

ابن مردویہ تفسیر اور ابونعیم دلائل میں اور ابن عدی و ابن عساکر و دیلمی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لی عشرۃ اسماء عند ربی انا محمد و احمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب والماحی و یٰس وطٰہٰ[4] — میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: محمد و احمد و فاتح عالم ایجاد و خاتم نبوت و ابوالقاسم و حاشر و آخر الانبیاء و ماحی کفر و یٰس و طٰہٰ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے راوی ان لی عند ربی عشرۃ اسماء میرے رب کے پاس میرے لئے دس نام ہیں از انجملہ محمد و احمد و ماحی و حاشر و عاقب یعنی خاتم الانبیاء و رسول الرحمۃ و رسول التوبہ و رسول الملاحم ذکر کرکے فرمایا: وانا المقفی قفیت النبیین عامۃ وانا

---

[1] شرح صحیح مسلم للنووی مع صحیح مسلم باب فی اسمائہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۶۱

[2] التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ان لی اسماء مکتبہ امام شافعی الریاض ۱/۳۴۳

[3] جمع الوسائل فی شرح الشمائل باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم دارالمعرفۃ بیروت ۲/۱۸۲

[4] الکامل فی ضعفاء ترجمہ سیف بن وہب دارالفکر بیروت ۳/۱۲۷۳

دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الثالث عالم الکتب بیروت ص ۱۲

تہذیب تاریخ ابن عساکر باب معرفۃ اسمائہ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۷۵

قسم[1] میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تنبیہ: یہ حدیث ابن عدی نے مولیٰ علی و ام المومنین صدیقہ و اسامہ بن زید و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت کی،

کمافی مطالع المسرات فان کان کلھا عاقب اومقفی و نحوھما کانت خمسۃ احادیث۔

جیسا کہ مطالع المسرات میں ہے تو اگر تمام میں عاقب یا مقفی وغیرہما ہوں تو پانچ احادیث ہوئیں (ت)

الحاشر والعاقب

حاکم مستدرک میں بافادۂ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنیسۂ یہود میں تشریف لے گئے، میں ہمرکاب تھا، فرمایا: اے گروہِ یہود! مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ وباؤ بغضب من اللہ فباؤ بغضب علی غضب[2] (اور خدا کے غضب میں لوٹے تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے۔ت) اٹھالے گا، یہود سُن کر چُپ رہے کسی نے جواب نہ دیا۔ حضور نے فرمایا:

ابیتم فواللہ لانا الحاشر وانا العاقب وانا النبی المصطفیٰ اٰمنتم اوکذبتم[3]

تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

رسولِ جہاد

ابن سعد مجاہد مکی سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا محمد واحمد انا رسول الرحمۃ انا رسول الملحمۃ انا المقفی والحاشر[4]

میں محمد و احمد ہوں، میں رسولِ رحمت ہوں، میں رسولِ جہاد ہوں، میں خاتم الانبیا ہوں، میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

---

[1] الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمہ وھب بن وھب بن خیر بن عبداللہ بن زہیر دارالفکر بیروت ۷/۲۵۲۶

[2] القرآن الکریم ۲/ ۶۱ و ۹۰

[3] المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ مطبع دارالفکر بیروت ۳/ ۴۱۵

[4] الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر اسماء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/ ۱۰۵

نوع آخر: ھوالاول والاٰخر والظاھر والباطن[1]

وہی ہیں اول وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاھر
انھیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الاٰخرون السابقون یوم القیمۃ[2] ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

مسلم وابن ماجہ ابوہریرہ وحذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیمۃ المقضی لھم قبل الخلائق[3] ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں، تمام جہان سے پہلے ہمارے لئے حکم ہوگا۔

دارمی ابن مکتوم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ ادرک بی الاجل المرحوم واختیار فی اختیارا فنحن الاٰخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ۔[4] بیشک اللہ نے مجھے مدت اخیرہ زمانہ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چُن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روزِ قیامت سب سے اگلے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:

ان اللہ ادرک بی الاجل المرحوم و مجھے اللہ عزوجل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور

---

[1] القرآن الکریم ۵۷/۳

[2] صحیح البخاری کتاب الجمعہ باب فرض الجمعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۲۰

صحیح مسلم " باب فضیلۃ یوم الجمعۃ " " " " ۱/۲۸۲

[3] " " " " " " " "

[4] کنز العمال بحوالہ الدارمی حدیث ۳۲۰۸۰ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/۴۴۲

اختصولی اختصارا[1]۔ میرے لئے کمال اختصار فرمایا۔

اس اختصار کی شرح وتفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے اپنے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین[1] میں بیان کی۔

آخر زمان اور اولین یوم قیامت اسحٰق بن راہویہ مسند اور ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں مکحول سے راوی، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لینے کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا:

لاوالذی اصطفٰی محمدا علی البشر لاافارقك۔ قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا، واللہ! خدا نے انھیں تمام بشر سے افضل نہ کیا، امیر المومنین نے اسے تپانچہ مارا، وہ بارگاہِ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، عمر! تم اس تپانچہ کے بدلے اسے راضی کردو (یعنی ذمی ہے) اور وہاں اے یہودی! آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، نوح نجی اللہ، موسٰی کلیم اللہ، عیسٰی روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں، ہاں اے یہودی! اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری اُمت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری امت کو مومنین کا لقب دیا، ہاں اے یہودی! تم زمانے میں پہلے ہو ونحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمۃ اور ہم زمانے میں بعد اور روزِ قیامت میں سب سے پہلے ہیں، ہاں ہاں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری اُمت نہ داخل ہو[2]، صلی اللہ تعالٰی علیک وعلیہم وسلم۔

دریائے رحمت بیہقی شعب الایمان میں ابوقلابہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: انما بعثت فاتحا وخاتما[3] میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت ورسالت ختم کرتا ہوا۔

آخرین بعثت ابن ابی حاتم وبغوی وثعلبی تفاسیر اور ابواسحٰق جوزجانی تاریخ اور ابونعیم دلائل میں بطرق عدیدہ عن قتادۃ عن الحسن عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ مسنداً اور

---

[1] سنن الدارمی باب ۸ ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن للطباعۃ مصر ۱/ ۳۲

[2] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الفضائل حدیث ۱۱۸۵۱ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۱/ ۵۱۱

[3] بیہقی شعب الایمان حدیث ۵۲۰۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۳۰۸

ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں [illegible] سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے آیۂ کریمہ واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراھیم وموسٰی وعیسٰی بن مریم کی تفسیر میں فرمایا:

کنت اول النبیین فی الخلق و اٰخرھم فی البعث[1]	میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

قتادہ نے کہا: فبدأ بی قبلھم ———— اسی لئے رب العزت تبارک وتعالٰے نے آیۂ کریمہ میں انبیائے سابقین سے پہلے حضور پُرنور کا نام پاک لیا، صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

تذییل: ابوسہل قطان اپنے امالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی، میں نے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے پُوچھا، نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور کو سب پر تقدم کیونکر ہُوا، فرمایا:

ان اللہ تعالٰی لما اخذ من بنی اٰدم من ظھورھم ذریاتھم و اشھدھم علٰی انفسھم الست بربکم کان محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اول من قال بلٰی و لذٰلک صار یتقدم الانبیاء وھو اٰخر بعث[2]	جب اللہ تعالٰی نے آدمیوں کی پیٹھوں سے ان کی اولادیں روزِ میثاق نکالیں اور انھیں خود ان پر گواہ بنانے کو فرمایا کیا میں تمھارا رب نہیں، تو سب سے پہلے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کلمۂ بلٰی عرض کیا۔ کہ ہاں کیوں نہیں، اس وجہ سے نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ

وسلم کو سب انبیاء پر تقدم ہُوا حالانکہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے، صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

حضرت فاروق کا طریق ندا وخطاب بعد از وصال

شفا شریف امام قاضی عیاض و احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام و مدخل امام ابن الحاج و اقتباس الانوار علامہ ابوعبداللہ محمد بن علی رشاطی و شرح البردہ ابوالعباس قصار و مواہب لدنیہ امام قسطلانی وغیرہا کتب معتمدین میں ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بعد وفاتِ حضور

---

[1] تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیۃ واذ اخذنا من النبیین الخ حدیث ۱۷۵۹۴ مکتبہ نزار مصطفٰے الباز مکۃ المکرمۃ ۹/ ۳۱۱۶
تفسیر بغوی المعروف معالم التنزیل علی ہامش الخازن تحت آیۃ واذ اخذنا من النبیین الخ مصطفٰے البابی الحلبی مصر ۵/ ۲۳۲

[2] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی سہل باب خصوصیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکونہ اول النبیین فی الخلق دار الکتب الحدیثہ عابدین ۱/ ۹

سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات جو فضائل عالیہ حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم حضور کو ندا و خطاب کرکے عرض کئے ہیں اُنھیں میں گزارش کرتے ہیں:

بابی انت و امی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان بعثک اٰخر الانبیاء وذکرک فی اولھم، فقال اللہ تعالٰی واذ اخذنا من النبیین میثاقھم و منک و من نوح[1] الاٰیۃ۔

یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی فضیلت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا اور ان سب سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے اور یاد کر جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب اور نوح وابراہیم وموسٰی وعیسٰی بن مریم سے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں

علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی شرح شفا شریف میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں: جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا: السلام علیک یا ظاھر، السلام علیک یا باطن۔ میں نے فرمایا: اے جبریل! یہ صفات تو اللہ عزوجل کی ہیں کہ اُسی کو لائق ہیں مجھ سی مخلوق کی کیونکر ہوسکتی ہیں، جبریل نے عرض کی: اللہ تبارک و تعالٰی نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے،

وسماک بالاول لانک اول الانبیاء خلقا وسماک بالاٰخر لانک اٰخر الانبیاء فی العصور خاتم الانبیاء الٰی اٰخر الامم۔

حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں مؤخر و خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔

باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساقِ عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجی اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ تعالٰے نے حضور کو مبعوث کیا یہاں تک کہ اللہ تعالٰے نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج۔

---

[1] المواہب اللدنیہ باب وفاتہ صلے اللہ علیہ وسلم المکتب الاسلامی بیروت ٤/٥٥٥

حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل سماوات و ارض پر ظاہر و آشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پُر نور پر درود نہ بھیجی ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے،

فربك محمود وانت محمد وربك الاول و الاٰخر والظاهر والباطن و انت الاول والاٰخر والظاهر والباطن۔

پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، حضور کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد للّٰه الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی۔

سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و صفت میں۔

ذکرہ القاری فی شرح الشفاء فقال قد روی التلمسانی عن ابن عباس[1] الخ۔

علی قاری نے شرح شفاء میں اس کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تلمسانی نے ابن عباس سے روایت کیا الخ

اقول ظاهره انه اخرجه بسنده فان الاسناد ماخوذ فی مفهوم الروایة کما قاله الزرقانی فی شرح المواهب ولعل الظاهر ان فیه تجرید او المراد اورد ذکر واللّٰه تعالیٰ اعلم۔

اقول (میں کہتا ہوں) اس کا ظاہر یہ ہے کہ اس کو انھوں نے اپنی سند کے ساتھ تخریج کیا ہے کہ اسناد روایت کے مفہوم میں ماخوذ ہے جیسا کہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا ہو سکتا ہے کہ ظاہر اس میں تجرید ہو (اسناد ماخوذ نہ ہو) اور صرف وارد کرنا اور ذکر کرنا مراد ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوع آخر خصوص نصوص ختم نبوت

صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب و احلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا و ارسلت الی

میں تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا، مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لئے زمین پاک

---

[1] شرح الشفاء لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسماء رسول اللہ الخ دار الفکر بیروت ۲/ ۴۲۵

الخلق کافۃ وختم بی النبیون[1] — کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہان سب ماسوی اللہ کا رسول ہُوا اور مجھ سے انبیاء ختم کئے گئے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

خاتم النبیین دارمی اپنی سُنن میں بسندِ صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سُنن میں اور ابونعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا قائد المرسلین ولا فخر، وانا خاتم النبیین ولا فخر، وانا شافع ومشفع ولا فخر[2] — میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہُوں اور بطورِ فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہُوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

احمد وحاکم وبیہقی وابن حبان عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی مکتوب عند اللہ فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان اٰدم لمنجدل فی طینتہ[3] — بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے۔ سہ

آدم سروتن بآب وگل داشت
کو حکم بملکِ جان و دل داشت

(حضرت آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں ہی تھے جبکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بحکم خداوندی جان و دل سے سرفراز تھے۔ ت)

لوحِ محفوظ پر شہادت ختمِ نبوت مواہب لدنیہ و مطالع المسرات میں ہے:

اخرج مسلم فی صحیحہ من حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی — یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ

---

[1] صحیح مسلم کتاب المساجد باب مواضع الصلوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۹۹

[2] سنن الدارمی حدیث ۵۰ باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن قاہرہ مصر ۱/۳۱

[3] المستدرک کتاب التاریخ ذکر اخبار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۲/۶۰۰
کنز العمال حدیث ۳۲۱۱۴ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/۴۴۹

اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ قال ان اللہ عزوجل کتب مقادیر الخلق قبل ان یخلق السمٰوٰت والارض بخمسین الف سنۃ فکان عرشہ علی الماء، ومن جملۃ ماکتب فی الذکر وھو ام الکتاب ان محمدا خاتم النبیین۔

وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل نے زمین و آسمان کی آفرینش سے پچاس ہزار برس پہلے خلق کی تقدیر لکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا منجملہ ان تحریرات کے لوحِ محفوظ میں لکھا بیشک محمد خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ثم قال بعد ھذا فی المواھب وعن العرباض بن ساریۃ[1] فذکر الحدیث المذکور اٰنفا و قال بعدہ فی المطالع وغیر ذٰلک من الاحادیث[2] اھ وقال الزرقانی بعد قولہ ان محمدا خاتم النبیین فان قیل الحدیث یفید سبق العرش علی التقدیر وعلٰی کتابۃ محمد خاتم النبیین[3] الخ فافادوا جمیعا انہ بتمامہ حدیث واحد مخرج ھٰکذا فی صحیح مسلم والعبد الضعیف راجع الصحیح من کتاب القدر فلم یجد فیہ الا الٰی قولہ وکان عرشہ علی الماء، وبھٰذا القدر عزاہ لہ فی المشکوٰۃ والجامع الصغیر والکبیر وغیرھا فاللہ اعلم۔

پھر اس کے بعد مواہب میں فرمایا اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے ابھی مذکور حدیث کو ذکر کیا اور اس کے بعد مطالع المسرات میں فرمایا اس کے علاوہ احادیث میں ہے اھ، اور علامہ زرقانی نے اپنے قول "تحقیق محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں" کے بعد فرمایا اگر اعتراض ہو کہ حدیث سے عرش کی تخلیق، تقدیر اور محمد خاتم النبیین لکھنے سے قبل کا فائدہ دے رہی ہے الخ، تو ان سب نے افادہ کرتے ہُوئے فرمایا کہ یہ سب ایک حدیث ہے جس کو صحیح مسلم میں تخریج کیا ہے جبکہ اس عبدِ ضعیف نے صحیح مسلم کی کتاب القدر کو دیکھا تو اس میں صرف ان کا قول یہ پایا "وکان عرشہ علی الماء" اس کا عرش پانی پر تھا، اور اسی قدر کو مشکوٰۃ میں صحیح مسلم وجامع صغیر وکبیر وغیرہما کی طرف منسوب کیا ہے، تو اللہ تعالٰی زیادہ علم والا ہے۔ (ت)

---

[1] المواہب اللدنیۃ باب سبق نبوتہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۵۷
مطالع المسرات مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۹۸
[2] ؎ " " " " " "
[3] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الاول دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۳۱

عمارت نبوت کی آخری اینٹ

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد و شیخین حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بالفاظ متناسبہ و معانی متقاربہ راوی، حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی و مثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل۔ وفی لفظ للشیخین فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین[۲]

میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی، دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرتے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی، میں نے تشریف لاکر وہ جگہ بند کی، مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی، مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی، میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اول الرسل آدم و آخرھم محمد[۳] سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

سوسمار کی گواہی

طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المعجزات اور بیہقی و ابونعیم کتاب دلائل النبوۃ اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلۂ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کرکے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سامنے

---

[۱] مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ متفق علیہ باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مطبع مجتبائی دہلی ص ۵۱۱

[۲] صحیح البخاری باب خاتم النبیین قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۰۱

صحیح مسلم باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین " " " ۲/۲۴۸

[۳] نوادر الاصول حکیم ترمذی

ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزّٰی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے، حضور پر نور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سُنا اور سمجھا:

لبیك وسعدیك یازین من وافی یوم القیٰمة۔

میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔

حضور نے فرمایا: من تعبد تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی:

الذی فی السماء عرشه وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه۔

وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں۔

فرمایا: من انا بھلا میں کون ہُوں؟ عرض کی:

انت رسول رب العٰلمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقك وقد خاب من كذبك۔

حضور پروردگارِ عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وُہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا: اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شُبہہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وانك رسول اللّٰہ (میں گواہی دیتا ہُوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ت) یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔[1]

یہ حدیث امیر المومنین مولٰی علی وام المومنین عائشہ صدیقہ وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کی روایات سے بھی آئی:

كما فی الجامع الكبیر والخصائص الكبرٰی و لم اقف علی الفاظھم فان اشتملت جمیعا علی لفظ خاتم النبیین كانت اربعة احادیث۔

جیسا کہ جامع کبیر اور خصائص کبرٰی میں ہے میں نے ان کے الفاظ نہ پائے اگر ان سب کے الفاظ خاتم النبیین کے لفظ پر مشتمل ہوں تو یہ چار احادیث ہوتیں (ت)

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم ذکر الظبی والضب عالم الکتب بیروت ۲/۱۳۴

تذییل: ترمذی حدیث طویل حلیۂ اقدس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انھوں نے فرمایا: بین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین[1] حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مُہرِ نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

تذییل: طبرانی معجم اور ابونعیم عوالی سعید بن منصور میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ راوی جس میں فرماتے ہیں:

اجعل شرائف صلوٰتک ونوامی برکاتک وراٰفۃ تحنّنک علی محمد عبدک ورسولک الخاتم لما سبق والفاتح لما اغلق۔[2]

الٰہی! اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مُہر نازل کر محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع آخر ف نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی، جب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔

ولانبی بعدی صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی ولانبی بعدی۔[3]

انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح برشرط صحیح مسلم کما قالہ الحاکم واقرہ الناقدون (جیسے حاکم نے کہا ہے اور محققین نے اسے ثابت رکھا ہے) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت

بیشک رسالت و نبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد

---

[1] جامع ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم امین کمپنی کتبخانہ رشیدیہ دہلی ۲/۲۰۵

[2] المعجم الاوسط حدیث ۹۰۸۵ مکتبۃ المعارف الریاض ۱۰/۳۶

[3] صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۹۱

ف: نوع چہارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

فلا رسول بعدی ولا نبی[1] — نہ کوئی رسول نہ نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ[2] — نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ذھبت النبوۃ فلا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل او تری لہ[3] — نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔

احمد و ابنائے ماجہ و خزیمہ و حبان حضرت ام کرز رضی اللہ تعالٰے عنہا سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات[4] — نبوت ہوگئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اپنے مرضِ مبارک میں جس میں وصالِ اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سرِ انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

یا ایھا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ[5] — اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

---

[1] جامع الترمذی ابواب الرؤیا باب ذھبت النبوۃ الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۵۱
[2] صحیح البخاری کتاب التعبیر باب المبشرات قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۳۵
[3] المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۳۰۵۱ مکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۳/ ۱۷۹
[4] سنن ابن ماجہ ابواب تعبیر الرؤیا باب الرؤیا الصالحۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۸۶
[5] " " " " " ص ۲۸۶-۸۷

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے

احمد و ترمذی و حاکم بتصحیح و رویانی و طبرانی و ابو یعلی حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی و ابن عساکر اور خطیب کتاب رواۃ مالک میں حضرت عبداللہ بن عمر اور طبرانی حضرت عصمہ بن مالک و حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب[1] اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

تذییل: صحیح بخاری شریف میں اسمٰعیل بن ابی خالد سے ہے:

قلت لعبد اللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما رأیت ابراھیم ابن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال مات صغیرا ولو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ولکن لا نبی بعدہ[2] میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادۂ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا تھا، فرمایا ان کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔

امام احمد کی روایت انھیں سے یوں ہے میں نے حضرت ابن ابی اوفٰی کو فرماتے سنا:

لوکان بعد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی ما مات ابنہ ابراھیم[3] اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا حضور کے صاحبزادے انتقال نہ فرماتے۔

تذییل: امام ابوعمر ابن عبدالبر بطریق اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی انھوں نے فرمایا:

کان ابراھیم قد ملأ المھد ولو عاش لکان نبیا لکن لم یکن لیبقی فان نبیکم اٰخر الانبیاء[4] حضرت ابراہیم اتنے ہوگئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمھارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں۔

---

[1] جامع الترمذی مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۲۰۹

[2] صحیح البخاری کتاب الآداب باب من سمی باسماء الانبیاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۹۱۴

[3] مسند امام احمد بن حنبل بقیہ حدیث حضرت عبداللہ ابن اوفٰی دار الفکر بیروت ۴/۳۵۳

[4] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ بحوالہ آلاستیعاب عن انس ... المقصد الثانی دار المعرفۃ بیروت ۳/۲۱۴-۲۱۵

فائدہ: اس کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے، ماوردی حضرت انس اور ابن عساکر حضرات جابر بن عبداللہ و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لوعاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔[1]

اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا۔

وبہ انجلی ما اشتبہ علی الامام النووی مع جلالۃ شانہ، وسعۃ عرفانہ، اما ماقال الامام ابوعمر بن عبدالبر لاادری ماھذا فقد کان ابن نوح غیر نبی ولو لم یلد النبی الانبیا کان کل احد نبیا لانھم من ولد نوح قال اللہ تعالٰی وجعلنا ذریتہ ھم الباقین[2] فاجابوا عنہ بان الشرطیۃ لایلزمھا الوقوع **اقول** نعم لکنھا لاشک تفید الملازمۃ فان کانت مبینۃ علی ان ابن نبی لایکون الانبیا لزم ما الزم ابوعمر ولامفر فالحق فی الجواب ما اقول من عدم صحۃ قیاس الانبیاء السابقین وبنیھم علی نبینا سید المرسلین وبنیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیھم وسلم فلو استحق ابنہ بعدہ النبوۃ لایلزم منہ استحقاق

اس سے امام نووی کو درپیش ہونے والا اشتباہ ختم ہوگیا باوجودیکہ ان کی شان اجل ہے اور ان کا عرفان وسیع ہے لیکن امام ابوعمر بن عبدالبر نے جو یہ فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا حالانکہ نوح علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوئے، اور اگر یہ ہوتا کہ نبی سے نبی ہی پیدا ہو تو ہر ایک نبی ہوتا کیونکہ وہ بھی تو نوح علیہ السلام کی اولاد تھے، کیونکہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہم نے اس کی ذریت کو ہی باقی رکھا، اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ کسی شرطیہ قضیہ کو وقوع لازم نہیں ہے **اقول** (میں کہتا ہوں) ہاں درست ہے لیکن بے شک شرطیہ۔ ملازمہ کا فائدہ ضرور دیتا ہے اگر قضیہ شرطیہ اس معنی پر مبنی ہو کہ نبی کا بیٹا ضرور نبی ہی ہوتا ہے تو ابوعمر کا الزام لازم آئے گا جس سے مفر نہیں ہے تو جواب میں حق وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ انبیاء سابقین اور ان کے بیٹوں کا قیاس ہمارے نبی سیدالمرسلین اور ان کے صاحبزادوں پر درست نہیں، اللہ تعالٰی ہمارے نبی اور سب انبیاء پر درود وسلام

ف: حدیث ولوعاش ابراھیم لکان نبیا[3] والبحث علیہ۔

حدیث "اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے" کی تحقیق اور اس پر بحث سے متعلق یہ فائدہ ہے (ت)

---

[1] کنزالعمال بحوالہ الباوردی عن انس وابن عساکر حدیث ۳۳۲۰۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۶۹

[2] الاسرار المرفوعۃ بحوالہ ابن عبدالبر فی التمہید حدیث ۳۴۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت ص ۱۹۱

[3] تہذیب تاریخ ابن عساکر باب ذکر بنیہ وبناتہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۹۵

ابناء الانبیاء جمیعا هکذا رأیتنی کتبت علی هامش نسختی التیسیر ثم رأیت العلامة علی القاری ذکر مثله فی الموضوعات الکبیر فلله الحمد وقد اخرج الدیلمی عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم نحن اهل بیت لایقاس بنا احد[1] علی انی اقول لانسلم ان الحدیث یحکم بالنبوة بل انبأ عما تکامل فی جوهر ابراهیم من خصائل الانبیاء وخلال المرسلین بحیث لو لم یسد باب النبوة لناکان نبیا تفضلا من الله لا استحقاقا منه فان النبوة لایستحقها احد من قبل ذات لکن الله تعالٰی یصطفی من عباده من تم وکمل صورة ومعنی ونسبا وحسبا وبلغ الغایة القصوی من کل خیر، الله اعلم حیث یجعل رسالته فاذن الحدیث علی وزان ما مر لوکان بعدی نبی لکان عمر[2]، والله تعالٰی اعلم۔

فرمائے پھر اگر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا نبوت کا مستحق ٹھہرے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ باقی تمام انبیا کے بیٹے بھی نبوت کے مستحق ہوں، میں نے اپنی تیسیر کے نسخے پر یونہی حاشیہ لکھا بعد ازاں میں نے علامہ ملا علی قاری کو موضوعات کبیر میں اسی طرح ذکر کرتے ہوئے پایا فللہ الحمد۔ دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تخریج کی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہم اہلبیت پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں میں کہتا ہوں کہ مذکورہ حدیث نبوت کا حکم بیان کررہی ہے، یہ بات ہمیں تسلیم نہیں، بلکہ حدیث مذکور حضرت کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے متعلق یہ خبر دے رہی ہے کہ ان میں انبیاء علیہم السلام جیسے خصائل و اوصاف تھے کہ اگر ہمارے لئے نبوت ختم نہ ہوتی تو وہ اللہ تعالٰی کے فضل محض سے نبی ہوتے نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے، کیونکہ کوئی بھی اپنی ذات میں نبوت کا استحقاق نہیں رکھتا لیکن اللہ تعالٰی نبوت کے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے کو منتخب فرماتا ہے جو صورۃً، معنیً، نسباً، حسباً ہر اعتبار سے تام و کامل ہو اور ہر خیر میں انتہائی مرتبہ کو پہنچا ہو، اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے کہ کہاں رسالت بنائے تو حدیث مذکور کی دلالت وہی ہے جو "لوکان بعدی نبیا لکان عمر" الحدیث کی دلالت ہے، واللہ تعالٰی اعلم۔

[1] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۶۸۳۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۴/ ۲۸۳

[2] جامع الترمذی مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۲۰۹

43
43

نوعِ آخر بعد طلوعِ آفتابِ عالمتاب خاتمیت صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الکرام جو کسی کے لئے ادعائے نبوت کرے دجال کذاب مستحقِ لعنت وعذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد ومسلم وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی وھذا حدیث ثوبان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی[1]، ولفظ البخاری دجالون کذابون قریبا من ثلثین[2]۔

عنقریب اس اُمّت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (اور بخاری کے الفاظ ہیں دجال کذاب تقریباً تیس ہوں گے۔ت)

کذّاب اور دجّال امام احمد وطبرانی وضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فی امتی کذابون ودجالون سبعۃ وعشرون منھم اربع نسوۃ وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی[3]۔

میری امتِ دعوت میں (کہ مومن وکافر سب کو شامل ہے) ستائیس کذاب دجال ہوں گے اُن میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت ابن عساکر علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی[4] الحدیث۔

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے۔

ف: نوعِ نہم حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملنی مانے دجال کذاب ہے۔

---

[1] سنن ابوداؤد کتاب الفتن ذکر الفتن ودلائلھا آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۲۲۸

[2] صحیح البخاری کتاب الفتن قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۱۰۵۴

[3] مسند امام احمد حدیث حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۵/۳۹۶

[4] تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ الحارث بن سعید الکذاب دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۴۴۵

تذییل ابویعلیٰ مسند میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذابا منهم مسیلمة والعنسی والمختار[1]
قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں ان میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی و مختار ثقفی ہے، اخذہم اللہ تعالیٰ۔

الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں خبیث کُتّے شیرانِ اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے، اسود مردود خود زمانہ اقدس اور مسیلمہ ملعون زمانہ خلافت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں، وللہ الحمد[عہ]

حضرت علی اور ختم نبوت

نوع آخر خاص امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔

امام احمد مسند اور بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ صحاح، ابن ابی شیبہ مُصنّف، ابن جریر تہذیب الآثار میں بطرق عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص، اور حاکم بتصحیح اسناد مستدرک اور طبرانی معجم کبیر و اوسط اور ابوبکر عاقولی فوائد میں اور ابن مردویہ مطولاً اور بزار بطریق عبداللہ بن ابی بکر عن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد مولیٰ علی اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیر المومنین مولیٰ علی اور احمد وحاکم وطبرانی وعقیلی حضرت عبداللہ بن عباس اور احمد حضرت امیر معاویہ اور احمد وبزار و ابوجعفر بن محمد طبری وابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری، اور ترمذی بافادہ تحسین حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً اور حضرت ابوہریرہ سے تعلیقاً، اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمتفرق میں حضرت عبداللہ بن عمر اور ابونعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید، اور طبرانی کبیر میں حضرات براء بن عازب و زید بن ارقم و حبیش

ف: نوع ششم خاص مولیٰ علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوگئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں۔

عہ: مسیلمہ خبیث کے قاتل وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنھوں نے زمانہ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا وہ فرمایا کرتے قتلت خیر الناس وشر الناس[2] میں نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بدتر کو مارا۔

---

[1] مسند ابویعلیٰ مروی از عبداللہ بن زبیر حدیث ۶۷۸۶ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۶/ ۱۹۹

[2] الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب علی ہامش الاصابۃ باب الافراد فی الواو دار صادر بیروت ۳/ ۶۴۵

بن جنادہ و جابر بن سمرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المومنین ام سلمہ زوجہ امیر المومنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے راوی، حضور پُر نور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو تشریف لیجاتے وقت امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المومنین نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا،

اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انہ لا نبی بعدی [1]

یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے:

الا ترضی ان تکون بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انک لست بنبی [2]

کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلہ ہارون کے ہو موسٰی سے مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے:

قالت ھبط جبریل علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربک یقرئک السلام ویقول لک علی منک بمنزلۃ ھارون من موسٰی لکن لا نبی بعدک [3]

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی (رضی اللہ عنہ) تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسٰی کے لئے ہارون، مگر تمہارے بعد کوئی نبی نہیں، صلی اللہ علیک وبارک وسلم۔

---

[1] صحیح البخاری مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۲۶
جامع الترمذی " " " " " " " " امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/۲۱۴
صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل " " " " " " قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۷۸
مسند احمد بن حنبل حدیث حضرت سعد ابن ابی وقاص دار الفکر بیروت ۱/۱۸۲
[2] المجمع الزوائد بحوالہ احمد وغیرہ عن ابن عباس باب جامع مناقب علی رضی اللہ عنہ دار الکتاب بیروت ۹/۱۲۰
المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ دار الفکر بیروت ۳/۱۰۹
[3] المعجم الکبیر حدیث ۳۸۴ تا ۳۸۹ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۴/۱۴۶ و ۱۴۷

فضائل صحابہ امام احمد میں حدیث امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ یوں ہے کسی نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا، سل عنھا علی ابن ابی طالب فھو اعلم مولا علی سے پوچھو وہ اعلم ہیں۔ سائل نے کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے آپ کا جواب ان کے جواب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا:

بئسما قلت لقد کرھت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یغرہ بالعلم غرا ولقد قال لہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انہ لا نبی بعدی وکان عمر اذا اشکل علیہ شیئ یأخذ منہ۔[1]

تُو نے سخت بُری بات کہی ایسے کو ناپسند کیا جس کے علم کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم عزت فرماتے تھے اور بیشک حضور نے ان سے کہا تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسٰی علیہما الصلوٰۃ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جب کسی بات میں شُبہہ پڑتا اُن سے حاصل کرتے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

یا علی أخصمك بالنبوۃ ولا نبوۃ بعدی۔[2]

اے علی! میں مناصب جلیلہ و خصائص کثیرہ جزیلہ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت اصلاً نہیں۔

حضرت علی کی عیادت

ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادۂ تصحیح اور طبرانی اوسط اور ابن شاہین کتاب السنہ میں امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی، میں بیمار تھا خدمتِ اقدس حضور سرورِ عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے، ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا، پھر بعد نماز فرمایا:

برئت یا ابن ابی طالب فلا بأس علیك ما سألت اللہ لی شیئا الا سألت لك مثلہ ولا سألت اللہ شیئا

اے ابن ابی طالب! تم اچھے ہوگئے تم پر کچھ تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لئے مانگا تمھارے لئے بھی اس کی مانند سوال کیا

---

[1] فضائل الصحابۃ لامام احمد بن حنبل حدیث ۱۱۵۳ فضائل علی علیہ السلام موسسۃ الرسالہ بیروت ۲/۶۷۵

[2] حلیۃ الاولیاء المسندۃ فی مناقبھم و فضائلھم ۲ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دار الکتاب العربی بیروت ۱/۶۵

الا اعطاتیہ غیرانہ قیل لی انہ لا نبی بعدك۔ اور میں نے جو کچھ چاہا رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمھارے بعد کوئی نبی نہیں۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اُسی وقت ایسا تندرست ہوگیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔[1]

تنبیہ : اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالٰی سے ہے۔ت) یہ حدیث حضرت امیرالمومنین کے لئے مرتبہ صدیقیت کا حصول بتاتی ہے، صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق واخفی کہ نصیبہ حضرت صدیق اکبر اکرم واتقی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے تو اجناس وانواع واصناف فضائل وکمالات وبلندی درجات میں خصائص ملزومات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ نبیہ کے لائق واہل ہیں اگرچہ باہم ان میں تفاوت و تفاضل کثیر و وافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ابن جمیل ونائب جلیل حضور پرنور سید الاسیاد فرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب ربانی سیدنا ومولانا ابومحمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

کل ولی علٰی قدم نبی وانا علٰی قدم جدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ومارفع المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قدما الا وضعت انا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ منہ الا ان یکون قدما من اقدام النبوۃ فانہ لاسبیل ان ینالہ غیرنبی۔[2] رواہ الامام الاجل ابوالحسن علی الشطنوفی قدس سرہ فی بہجۃ الاسرار فقال اخبرنا ابومحمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان الدمیاطی المصری

ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں مصطفٰی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلاً راہ نہیں۔ (اس کو امام ابوالحسن علی شطنوفی قدس سرہ نے بہجۃ الاسرار میں روایت کیا، تو کہا ابومحمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان الدمیاطی المصری جو قاہرہ میں ۶۷۱ھ میں پیدا ہوئے، انھوں نے کہا مجھے شیخ شہاب الدین ابوحفص عمر بن عبداللہ سہروردی

---

[1] کنزالعمال بحوالہ ابن ابی عاصم وابن جریر، وطس وابن شاہین فی السنۃ حدیث ۳۶۵۱۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/ ۱۶۷

[2] بہجۃ الاسرار ذکر کلمات اخبربہا عن نفسہ الخ مطبع مصطفی البابی الحلبی مصر ص ۲۲

المولد بالقاھرۃ ۶۷۱ھ سنۃ احدی وسبعین وستمائۃ، قال اخبرنا الشیخ القدوۃ شھاب الدین ابوحفص عمر بن عبد اللّٰہ السھروردی ببغداد ۶۲۴ھ سنۃ اربع وعشرین وستمائۃ، قال سمعت الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ یقول علی الکرسی بمدرستہ[1] (فذکرہ)۔

نے ۶۲۴ھ کو بغداد میں بیان کیا کہ میں نے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مدرسہ میں کرسی پر تشریف فرما، کہتے ہوئے سُنا تو وہ ذکر فرمایا جو گزرا۔ ت)

بالجملہ مادون نبوت پر فائز ہونا نہ تفرد کی دلیل نہ حجت تفضیل کہ وُہ صدہا میں مشترک اور فی نفسہٖ مشکک، ہر غوث وصدیق اس میں شریک اور اُن پر لشدت مقول بالتشکیک، بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اتاہ ملک الموت وھو یطلب العلم کان بینہ وبین الانبیاء درجۃ واحدۃ درجۃ النبوۃ۔[2] رواہ ابن النجار عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلب علم میں ہو اس میں اور انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام میں صرف ایک درجے کا فرق ہے کہ درجہ نبوت ہے (اسے ابن النجار نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

دُوسری حدیث میں ہے:

کاد حملۃ القراٰن ان یکونوا انبیاء الا انہ لایوحی الیھم[3] رواہ الدیلمی فی حدیث عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

قریب ہے حاملانِ قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ اُن کی طرف وحی نہیں آتی۔ (اسے دیلمی نے ایک حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالٰی عنہم پر امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تفضیل کا وہم نہیں ہوسکتا۔

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر کلماتِ اخبر بہا عن نفسہ الخ مطبع مصطفٰے البابی الحلبی مصر ص ۲۲
[2] کنز العمال بحوالہ ابن النجار عن انس حدیث ۲۹۸۸۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۰/ ۱۶۰
[3] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۲۲۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۷۵

ابوبکر صدیق صدیقِ اکبر ہیں

علماء فرماتے ہیں: ابوبکر صدیق صدیقِ اکبر ہیں اور علی مرتضیٰ صدیقِ اصغر، صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے:

اما تخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ فلانہ الصدیق الاکبر الذی سبق الناس کلھم لتصدیقہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ولم یصدر منہ غیرہ قط وکذا علی کرم اللہ تعالٰی وجھہ فانہ یسمی الصدیق الاصغر الذی لم یتلبس بکفر قط ولم یسجد لغیر اللہ مع صغرہ وکون ابیہ علی غیر الملۃ ولذا اخص بقول علی کرم اللہ تعالٰی وجھہ[1]

لیکن ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تخصیص اس لئے کہ وہ صدیق اکبر ہیں جو تمام لوگوں میں آگے ہیں کیونکہ انہوں نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی وہ کسی کو حاصل نہیں اور یونہی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کا نام صدیق اصغر ہے جو ہرگز کفر سے ملتبس نہ ہوئے اور نہ ہی انہوں نے غیر اللہ کو سجدہ کیا باوجودیکہ وہ نابالغ تھے اور ان کے والد ملت اسلامیہ پر نہ تھے، اسی وجہ سے انہوں نے علی کرم اللہ وجہہ کے قول کو خاص طور پر لیا (ت)

حضرت خاتم الولایۃ المحمدیہ فی زمانہ بحر الحقائق ولسان القوم بجنانہ وبیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نفعنا اللہ فی الدارین بفیضانہ فتوحات مکیہ شریف میں فرماتے ہیں:

فلو فقد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی ذٰلک الوطن وحضرہ ابوبکر لقام فی ذٰلک المقام الذی اقیم فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لانہ لیس ثم اعلٰی منہ یحجبہ عن ذٰلک فھو صادق ذٰلک الوقت وحکمہ وما سواہ تحت حکمہ (ثم قال) وھذا المقام الذی اثبتناہ بین الصدیقیۃ ونبوۃ التشریع الذی ھو مقام القربۃ وھو لا فراد ھو دون نبوۃ التشریع

یعنی اگر حضور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مقام پر صدیق قیام کریں گے کہ وہاں صدیق سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انہیں اس سے روکے وہ اُس وقت کے صادق وحکیم ہیں اور جو ان کے سوا ہیں سب ان کے زیرِ حکم، یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے، یہ مقام قربت فردون کے لئے ہے، اللہ کے نزدیک

---

[1] نسیم الریاض شرح شفاء امام عیاض الباب الاول الفصل الاول دار الفکر بیروت ۱/۱۴۲

وفوق الصدیقیۃ فی المنزلۃ عند اللّٰہ والمشار الیہ بالسر الذی وقر فی صدر ابی بکر ففضل بہ الصدیقین اذ حصل لہ مالیس فی شرط الصدیقیۃ ولا من لوازمہا فلیس بین ابی بکر وبین رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم رجل لانہ صاحب الصدیقیۃ وصاحب سر۔[1]

نبوت شریعت سے نیچا اور صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینۂ صدیق میں متمکن ہُوا جس کے باعث وہ تمام صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ اُن کے قلوب میں وُہ رازِ الٰہی حاصل ہُوا جو نہ صدیقیت کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وُہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحبِ راز بھی، رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

تذییل : بعض احادیث علویہ مبطلہ دعوئے غلویہ۔

مولا علی کی نگاہ میں مقامِ صدیق اکبر

صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ صاحبزادۂ امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے ہے :

قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من، قال ثم عمر ثم خشیت ان اقول ثم من فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابت، فقال ما انا الا رجل من المسلمین[2] رواہ ایضا ابن ابی عاصم وخشیش وابونعیم فی الحلیۃ الاولیاء۔

میں نے اپنے والد ماجد مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے ؟ فرمایا : ابوبکر۔ میں نے کہا پھر کون ؟ فرمایا : پھر عمر۔ پھر مجھے خوف ہُوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون تو فرمادیں عثمان، اس لئے میں نے سبقت کرکے کہا اے باپ میرے ! پھر آپ ؟ فرمایا : میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے۔ (اسے ابن ابی عاصم اور خشیش اور ابونعیم نے بھی حلیۃ الاولیاء میں بیان کیا ہے۔ ت)

---

[1] الفتوحات المکیۃ الباب الثالث والسبعون دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۲۵

[2] صحیح بخاری کتاب المناقب فضائل ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۱۸

جامع الاحادیث بحوالہ خ و د و ابن ابی عاصم وخشیش وغیرہ حدیث ۱۴۱۷۷ دار الفکر بیروت ۱۶/ ۲۱۷

کنز العمال ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ۳۶۰۹۴ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/ ۶

طبرانی معجم اوسط میں صلہ بن زفر سے راوی جب امیر المومنین مولی علی کے سامنے لوگ ابوبکر صدیق کا ذکر کرتے، امیر المومنین فرماتے:

السباق یذکرون السابق یذکرون والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الی خیر قط الاسبقنا الیہ ابوبکر[1]

ابوبکر کا بڑی سبقت والے ذکر کر رہے ہیں کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابوبکر ہم سب پر سبقت لے گئے ہیں۔

حضرت صدیق کے بارے میں حضرت علی کی رائے

ابوالقاسم طلحی و ابن ابی عاصم و ابن شاہین واللالکائی سب اپنی اپنی کتاب السنہ میں اور عشاری فضائل صدیق اور اصبہانی کتاب الحجہ اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں راوی امیر المومنین کو خبر پہنچی کچھ لوگ انھیں ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہما) سے افضل بتاتے ہیں منبر شریف پر تشریف لے گئے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا:

ایھا الناس بلغنی ان اقواما یفضلونی علی ابی بکر و عمر ولو کنت تقدمت فیہ لعاقبت فیہ، فمن سمعتہ بعد ھذا الیوم یقول ھذا فھو مفتر علیہ حد المفتری خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابوبکر ثم عمر (زاد غیر الطلحی) ثم احدثنا بعدھم احداثا یقضی اللہ فیھا ما یشاء[2]

اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا، آج کے بعد جسے ایسا کہتا سُنوں گا وہ مفتری ہے، اس پر مفتری کی حد آئے گی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر ان کے بعد ہم نے کچھ نئے امور واقع ہُوئے کہ خدا اُن میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔

امام ابو عمر ابن عبدالبر استیعاب میں حکم بن جحل سے اور امام ابوالحسن دارقطنی سنن میں روایت کرتے ہیں امیر المومنین مولا علی فرماتے ہیں:

---

[1] المعجم الاوسط حدیث ۷۱۶۴ مکتبۃ المعارف الریاض ۸/ ۸۲
جامع الاحادیث بحوالہ طس حدیث ۷۶۸۰ دارالفکر بیروت ۱۶/ ۲۰۹

[2] کنز العمال بحوالہ ابن ابی عاصم وابن شاہین واللالکائی والعشاری حدیث ۳۶۱۴۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/ ۲۱
جامع الاحادیث " " " " " " ۷۷۳۵ دارالفکر بیروت ۱۶/ ۲۲۲

لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ حد المفتری[1] — میں جسے پاؤں گا کہ ابوبکر و عمر پر مجھے تفضیل دیتا ہے اسے مفتری کی حد اسّی کوڑے لگاؤں گا۔

ابن عساکر بطریق الزہری عن عبداللہ بن کثیر راوی، امیر المومنین فرماتے ہیں:

لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ جلدا وجیعا[2] — جو مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہے گا اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔

امام احمد و مسدد و مسند اور عدنی مائتین اور ابو عبید کتاب الغریب اور نعیم بن حماد فتن اور خثیمہ بن سلیمان طرابلسی فضائل الصحابہ اور حاکم مستدرک اور خطیب تلخیص المتشابہ میں راوی، امیر المومنین فرماتے ہیں:

سبق رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وصلی ابوبکر وثلث عمر ثم خطبتنا فتنۃ و یعفو اللہ عمن یشاء[3]، وللخطیب وغیرہ فھو ماشاء اللہ زادھو فمن فضلنی علی ابی بکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فعلیہ حد المفتری من الجلد و اسقاط الشہادۃ[4] — رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابوبکر اور تیسرے عمر ہوئے، پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے اسّی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ سُنی جائے۔

ابو طالب عشاری بطریق الحسن بن کثیر عن ابیہ راوی، ایک شخص نے امیر المومنین مرتضٰے کرم اللہ تعالٰی وجہہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ خیر الناس ہیں۔ فرمایا: تُو نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ کہا: نہ۔ فرمایا: ابوبکر کو دیکھا؟ کہا: نہ۔ فرمایا: عمر کو دیکھا؟ کہا: نہ۔ فرمایا:

اما انک لو قلت انک رأیت النبی — سُن لے اگر تُو نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے دیکھنے

---

[1] جامع الاحادیث عن الحکم بن حجل عن علی حدیث ۷۷ دار الفکر بیروت ۱۶/۲۲۵
مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ترجمہ ۲۲ عبداللہ ابن ابی قحافہ 〃 〃 ۱۳/۱۱۰
[2] جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن علی حدیث ۷۷۲۳ 〃 〃 ۱۶/۲۱۹
کنز العمال 〃 〃 〃 ۳۶۱۰۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/۹
[3] المستدرک علی الصحیحین کتاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم، مناقب ابی بکر، دار الفکر بیروت ۳/۶۸-۶۷
[4] کنز العمال بحوالہ خط فی تلخیص المتشابہ حدیث ۳۶۱۰۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/۹
جامع الاحادیث 〃 〃 〃 〃 ۷۷۲۲ دار الفکر بیروت ۱۶/۲۱۹

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقتلتک، ولو قلت رأیت ابابکر وعمر لجلدتک[1] | خیرالناس بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اقرار کرتا اور پھر مجھے خیرالناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر تو ابوبکر وعمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔

ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی، امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا:

لایفضلنی احد علی ابی بکر وعمر الاوقد انکر حقی وحق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم[2] | جو مجھے ابوبکر وعمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا۔

حضرات شیخین اوّلین جنتی ہیں

ابوطالب عشاری اور اصبہانی کتاب الحجہ میں عبد خیر سے راوی، میں نے امیرالمومنین مولیٰ علی سے عرض کی، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا: ابوبکر وعمر۔ میں نے عرض کی: یاامیرالمومنین! کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے؟ فرمایا:

ای والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ انھما لیاکلان من ثمارھا ویرویان من ماءھا ویتکئان علی فرشھا وانا موقوف بالحساب[3] | ہاں قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے، اس کے پانی سے سیراب ہوں گے، اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

خیرالناس بعد رسول اللہ

ابوذر ہروی و دارقطنی وغیرہما حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی، میں نے امیرالمومنین سے عرض کی:

یاخیرالناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فقال مھلا یا اباجحیفۃ | یاخیرالناس بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ فرمایا: ٹھہرو اے ابوجحیفہ! کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ

---

[1] جامع الاحادیث بحوالہ العشاری حدیث ۷۷۴۳ دارالفکر بیروت ۱۶/۲۲۵
کنزالعمال " " " ۳۶۱۵۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/۲۶
[2] جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر " ۷۷۳۳ دارالفکر بیروت ۱۶/۲۲-۲۲۱
[3] " " " ابوطالب العشاری والاصفہانی فی الحجۃ حدیث ۷۷۲۰ " " ۱۶/۲۱۹

الا اخبرك بخير الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابوبکر و عمر[1]

خیر الناس کون ہے؟ فرمایا: اے ابوجحیفہ! خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہما) ہیں۔

افضل الناس بعد رسول اللہ

ابو نعیم حلیہ اور ابن شاہین کتاب السنہ اور ابن عساکر تاریخ میں عمرو بن حریث سے راوی، میں نے امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ کو منبر پر فرماتے سنا:

ان افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابوبکر و عمر و عثمان و فی لفظ ثم عمر ثم عثمان[2]

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابوبکر و عمر و عثمان ہیں، اور بالفاظ دیگر پھر عمر پھر عثمان۔

مولود ازکٰی فی الاسلام

ابن عساکر بطریق سعد ابن طریف اصبغ بن نباتہ سے راوی، فرمایا:

قلت لعلی یا امیر المؤمنین من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم؟ قال ابوبکر، قلت ثم من؟ قال ثم عمر، قلت ثم من؟ قال ثم عثمان، قلت ثم من؟ قال انا، رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعینی ھاتین والا فعمیتا، و باذنی ھاتین والا فصمتا، یقول ما ولد فی الاسلام مولود ازکٰی ولا اطھر ولا افضل من ابی بکر ثم عمر[3]

میں نے مولٰی علی سے عرض کی یا امیر المؤمنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ میں نے کہا، پھر کون؟ فرمایا: عمر، کہا: پھر کون؟ فرمایا: عثمان، کہا: پھر کون؟ فرمایا: میں، میں نے ان آنکھوں سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیں اور ان کانوں سے فرماتے سنا ورنہ بہرے ہو جائیں حضور فرماتے تھے اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہ ہوا جو ابوبکر پھر عمر سے زیادہ پاکیزہ زیادہ فضیلت والا ہو۔

---

[1] جامع الاحادیث بحوالہ الصابونی فی المائتین حدیث ۴۴۷۷ دار الفکر بیروت ۱۶/ ۲۲۲
کنز العمال " " " وطس وکر حدیث ۳۶۱۴۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۳/ ۲۱
[2] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر وحل وابن شاہین فی السنہ حدیث ۸۰۰۶ دار الفکر بیروت ۱۶/ ۲۹۰
[3] جامع الاحادیث " " " حدیث ۸۰۲۳ دار الفکر بیروت ۱۶/ ۲۹۴

ابوطالب عشاری فضائل الصدیق میں راوی، امیرالمومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

وهل انا الاحسنة من حسنات ابی بکر[1] — میں کون ہوں مگر ابوبکر کی نیکیوں سے ایک نیکی۔

سیدنا صدیق کی سبقت کی چار وجوہات

خیثمہ طرابلسی وابن عساکر ابوالزناد سے راوی، ایک شخص نے مولٰی علی سے عرض کی: یا امیرالمومنین! کیا بات ہوئی کہ مہاجرین وانصار نے ابوبکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام وسوابق پیشتر، فرمایا: اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کردیتا، افسوس تجھ پر، ابوبکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے، افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت غار میں انھیں کا حصہ، نبی صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے امامت کے لئے انھیں کو مقدم فرمایا ویحك ان اللہ ذم الناس کلهم ومدح ابابکر فقال الا تنصروه فقد نصره اللہ الآیة[2] افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالٰے نے سب کی مذمت کی اور ابوبکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے: اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالٰی نے اس کی مدد فرمائی جب کافروں نے اسے مکّے سے باہر کیا دوسرا اُن دو کا جب وُہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت صدیق کا تقدم

خطیب بغدادی وابن عساکر اور دیلمی مسند الفردوس اور عشاری فضائل الصدیق میں امیرالمومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سألت اللہ ثلثا ان یقدمك فابی علی الا تقدیم ابی بکر[3] — اے علی! میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالٰی نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھنا۔

حضرت علی کی مدح افراط وتفریط کا شکار

عبداللہ بن احمد زوائد مسند میں، اور ابویعلٰی ودورقی وحاکم وابن ابی عاصم

---

[1] جامع الاحادیث بحوالہ ابی طالب العشاری حدیث ۷۶۸۴ دارالفکر بیروت ۱۶/۲۰۸

[2] ؍؍ ؍؍ خیثمہ وابن عساکر ؍؍ ۷۶۸۹ ؍؍ ؍؍ ۱۶/۲۰۹

[3] تاریخ بغداد حدیث ۵۹۲۱ دارالکتاب العربی بیروت ۱۱/۲۱۳

کنزالعمال بحوالہ ابی طالب العشاری وغیرہ حدیث ۳۵۶۸۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/۵۱۵

و ابن شاہین امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ اُنھوں نے فرمایا:

دعانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا علی ان فیک من عیسیٰ مثلا ابغضتہ الیہود حتی بھتوا امہ و احبتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیس بھا وقال علی الا وانہ یھلک فی رجلان محب مطری یفرطنی بما لیس فی و مبغض مفتر یحملہ شنانی علی ان یبھتنی الا وانی لست بنبی و لا یوحی الی ولکنی اعمل بکتاب اللہ وسنۃ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما استطعت فما امرتکم بہ من طاعۃ اللہ فحق علیکم طاعتی فیما احببتم اوکرھتم وما امرتکم بمعصیۃ انا وغیری فلا طاعۃ لاحد فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف[1]

مجھے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بلاکر ارشاد فرمایا: اے علی! تجھ میں ایک کہاوت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ہے، یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصاریٰ ان کے دوست بنے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتارا، مولا علی فرماتے ہیں: سُن لو میرے معاملے میں دو شخص ہلاک ہوں گے ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں، اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے، سُن لو میں نہ تو نبی ہوں نہ مجھ پر وحی آتی ہے جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنّت پر عمل کرتا ہوں، تو میں جب تمھیں اطاعتِ الٰہی کا حکم دوں تو میری فرمانبرداری تم پر لازم ہے چاہے تمھیں پسند ہو خواہ ناگوار، اور اگر معصیت کا حکم دوں میں یا کوئی، تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔

افضل الایمان

ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے راوی، فرمایا:

قلت لمحمد بن الحنفیۃ ھل کان ابوبکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبما علا ابوبکر و سبق حتی لا یذکر احد غیر ابی بکر قال لانہ کان افضلھم

میں نے امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ مولا علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے دریافت کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے، فرمایا: نہ۔ میں نے کہا پھر کس وجہ سے ابوبکر سب پر بلند و سابق ہوئے

---

[1] المستدرک للحاکم — کتاب معرفۃ الصحابہ — دار الفکر بیروت — ۳/ ۱۲۳
مسند احمد بن حنبل — مروی از علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ — " — ۱/ ۱۶۰

اسلاما حین اسلم حتی لحق بربہ[1] کہ اُن کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں کرتا ، فرمایا : اس لئے کہ وُہ جب سے مسلمان ہُوئے اور جب تک اپنے رب عزوجل کے پاس گئے ان کا ایمان سب سے افضل رہا ۔

شیخین کی افضلیت

امام دارقطنی جندب اسدی سے راوی :

ان محمد بن عبداللہ بن الحسن اتاہ قوم من اھل الکوفۃ و الجزیرۃ فسألوہ عن ابی بکر وعمر فالتفت الی فقال انظر الی اھل بلادك یسألونی عن ابی بکر وعمر لھما افضل عندی من علی[2]

یعنی امام نفس زکیہ محمد بن عبداللہ محض ابن امام حسن مثنّٰی ابن امام حسن مجتبٰی ابن مولٰی علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجوہہم کے پاس اہل کوفہ و جزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہوکر ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما کے بارے میں سوال کیا امام نے میری طرف التفات کرکے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر و عمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک وُہ دونوں میرے نزدیک علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین ۔

رافضی اور خارجی نظریات

حافظ عمر بن شبہ سیدنا امام زید شہید ابن امام زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن مولا علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، انھوں نے رافضیوں سے فرمایا :

انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون ابی بکر وعمر ولم یستطیعوا ان یقولوا فیھما شیئا و انطلقتم انتم فطفرتم فوق ذلك فبرئتم منھما فمن بقی فو اللہ ما بقی احد الا برئتم منہ[3]

خارجیوں نے چل کر تو انھیں سے برائت کی جو ابوبکر و عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالٰی عنہم مگر ابوبکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے ، اور اے رافضیو! تم نے اُن سے اُوپر جست کی کہ خود ابوبکر و عمر سے برائت کر بیٹھے تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تبرا نہ کیا ۔

---

[1] الصواعق المحرقۃ بحوالہ ابن عساکر الباب الثانی مکتبہ مجیدیہ ملتان ص ۵۲

[2] " " بحوالہ الدارقطنی عن جندب الاسدی " " " ص ۵۵

[3] " " بحوالہ الحافظ عمر بن شعبہ " " " ص ۵۳

رافضی کی سزا

دارقطنی فضیل بن مرزوق سے راوی، فرمایا:

قلت لعمر بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم افیکم امام تفترض طاعتہ تعرفون ذٰلك له من لم یعرف ذٰلك له فمات مات میتة جاھلیة فقال لا واللہ ماذٰلك فینا من قال ھذا فھو کاذب فقلت انھم یقولون ان ھذہ المنزلة کانت لعلی ثم للحسن ثم للحسین قال قاتلھم اللہ ویلھم ماھذا من الدین واللہ ماھٰؤلاء الامآکلین بناھذا مختصرﹰ[1]

میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی امام عمر بن علی سے پوچھا آپ میں کوئی ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا یہ حق پہچانتے ہیں جو اسے بے پہچانے مرجائے جاہلیت کی موت مرے، فرمایا خدا کی قسم ہم میں کوئی ایسا نہیں جو ایسا کہے جھوٹا ہے، میں نے کہا رافضی تو کہتے ہیں یہ مرتبہ مولا علی کا تھا، پھر امام حسن پھر امام حسین کو ملا۔ فرمایا: اللہ رافضیوں کو قتل کرے خرابی ہو ان کے لئے یہ کیا دین ہے خدا کی قسم یہ لوگ نہیں مگر ہمارا نام لے کر دنیا کمانے والے والعیاذ باللہ عزوجل۔

نصوص ختم نبوت

یہاں تک سَو احادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کرے، پھر خیال آیا کہ ذکر پاک امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ ہے، دس حدیثیں اور شامل ہوں کہ نام مبارک مولیٰ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عدد حاصل ہوں، نظر کروں تو فیضان روح مبارک امیرالمومنین سے تذییلات میں دس حدیثیں خود ہی گزر چکی ہیں تذییل بعد حدیث ۲۵ یک و بعد ۳۹ سہ وبعد ۴۲ یک وبعد ۴۸ و ۵۰ دَو دُو و بعد ۶۲ یک یہ مقصود تو یوں حاصل تھا مگر از انجا کہ وضع رسالہ نصوص ختم نبوت میں ہے اور ۸۱ سے ۱۰۰ تک بیس[۲۰] حدیثیں اس مطلب کو دوسرے طرز سے ادا کرتی تھیں لہذا خاص مقصود کی بیس حدیثوں کا اضافہ ہی مناسب نظر آیا کہ خود اصل مرام پر سَو حدیثوں کا عدد کامل اور اصل مرویات ایک سَو بیس[۱۲۰] ہوکر تین چہل حدیث کا فضل حاصل ہو۔

ارشاداتِ انبیاء وعلمائے کُتبِ سابقہ

حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن منبہ سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابۂ کرام

---

[1] الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی عن فضیل بن مرزوق الباب الثالث مکتبہ مجیدیہ ملتان ص ۵۶

44
44

سے کہ سب اہلِ بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ عزوجل روزِ قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو بُلا کر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وُہ کہیں گے نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا نہ کچھ نصیحت کی نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سُنایا، نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے:

دعوتھم یارب دعاءً فاشیا فی الاولین والأخرین امۃ حتی انتھی الی خاتم النبیین احمد فانتسخہ وقرأہ وامن بہ وصدقہ۔

الٰہی! میں نے انھیں ایسی دعوت کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تک پہنچی انھوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی، حق سبحانہ، وتعالےٰ فرمائے گا احمد و امتِ احمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو بلاؤ۔

فیاتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وامتہ یسعی نورھم بین ایدیھم[1]

رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت حاضر آئینگے یُوں کہ اُن کے نور اُن کے آگے جولان کرتے ہوں گے۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے شہادت ادا کریں گے الحدیث وقد اختصرناہ (ہم نے حدیث کو اختصاراً نقل کیا ہے)

دارقطنی غرائب امام مالک اور بیہقی دلائل اور خطیب رواۃ مالک میں بطریق عدیدہ عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما، اور ابن ابی الدنیا، اور بیہقی و ابونعیم دلائل میں بطریق ابن لہیعہ عن مالک بن الازہر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور ابونعیم دلائل میں من طریق یحیٰی بن ابراھیم بن ابی قتیلۃ عن ابن اسلم عن ابیہ اسلم مولیٰ عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ، اور معاذ بن المثنّٰی زوائد مسند مسدد میں بطریق منتصر بن دینار عن عبد اللّٰہ بن ابی الھذیل راوی ہیں، اور بروجہ آخر واقدی مغازی میں عن عبد العزیز بن عمر بن جعونۃ بن نضلۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ، اور ابن جریر تاریخ، اور باوردی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عبد اللّٰہ بن معروف عن ابی عبد الرحمٰن الانصاری عن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب، اور ابن ابی الدنیا امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی:

وھذا حدیث معاذ وفیہ صریح النص

یہ حدیث معاذ کی ہے اور اس میں صریح نص ہے

---

[1] المستدرک للحاکم کتاب التواریخ المتقدمین من الانبیاء دار الفکر بیروت ۲/ ۵۴۷-۴۸

علی مرادنا و ما زدنا من الطریق الاول ادرجناہ فی ہلالین۔
ہماری مراد پر، اور پہلے طریقہ سے ہم جو زیادتی کریں گے وہ ہلالین میں ہے (ت)

ذریب بن برثملا کی شہادت

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لئے بھیجا، یہ قیدی اور غنیمتیں لئے آتے تھے، ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، نضلہ نے اذان کہی، جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبرت کبیرا یا نضلۃ تم نے کبیر کی بڑائی کی اے نضلہ!، جب کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ جواب آیا اخلصت یا نضلۃ اخلاصًا نضلہ! تم نے خالص توحید کی، جب کہا اشھد ان محمدا رسول اللہ آواز آئی نبی بعث لانبی بعدہ ھو النذیر وھو الذی بشرنا بہ عیسٰی بن مریم وعلٰی راس امتہ تقوم الساعۃ یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں یہی ڈرسنانے والے ہیں یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسٰی بن مریم علیہم الصلٰوۃ والسلام نے دی تھی انھیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی۔ جب کہا حی علی الصلٰوۃ جواب آیا فریضۃ[1] فرضت (طوبٰی لمن مشی الیھا وواظب علیھا) نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی وشادمانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے، جب کہا حی علی الفلاح آواز آئی افلح من اتاھا وواظب علیھا (افلح من[2] اجاب محمدا

---

[1] ھکذا فی السابع و فی الطریق الثانی عند البیھقی فی الصلٰوۃ قال کلمۃ مقبولۃ و فی الفلاح قال البقاء لامۃ احمد صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وعکس ابن ابی الدنیا فذکر فی الصلٰوۃ البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و فی الفلاح کلمۃ مقبولۃ ۱۲ منہ۔ (م)

ساتویں طریقہ میں یوں ہے اور دوسرے طریقہ میں بیہقی کے ہاں یوں ہے، حی علی الصلٰوۃ پر کہا یہ مقبول کلمہ ہے، اور حی علی الفلاح پر کہا اس میں امتِ محمدیہ کے لئے بقا ہے، اور ابن ابی الدنیا نے اس کا عکس بیان کیا کہ پہلے میں اُمتِ محمدیہ کی بقا اور دوسرے میں "مقبول کلمہ" کہا ۱۲ منہ (ت)

[2] زاد الخطیب وھو البقاء لامتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۱۲ منہ (م)

خطیب نے یوں زیادہ کہا یہ امتِ محمدیہ کی بقا ہے" صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۱۲ منہ (ت)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے آیا اور اس پر مداومت کی، مراد کو پہنچا جس نے محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی، جب کہا قد قامت الصلٰوۃ جواب آیا البقاء لامة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ رؤسها تقوم الساعة بقا ہے امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور انھیں کے سروں پر قیامت ہوگی (جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ آواز آئی اخلصت الاخلاص کله یا نضلة فحرم اللہ بها جسدك علی النار اے نضلہ! تم نے پُورا اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے سبب تمھارا بدن دوزخ پر حرام فرما دیا) نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہُوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خُوب کلام والے! ہم نے تمھاری بات سُنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہوکر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اور اس کے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور امیر المومنین عمر) کے سفیر ہیں۔ اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بُوڑھے شخص نمودار ہُوئے، سپید مُو، دراز ریش، سر ایک چکی کے برابر، سپید اُون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے، اور کہا السلام علیکم ورحمة اللہ، حاضرین نے جواب دیا اور نضلہ نے پُوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ میں ذریب بن برثملا ہوں بندہ صالح عیسٰی بن مریم علیہم الصلٰوۃ والسلام کا وصی ہوں انھوں نے میرے لئے دُعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں (زاد فی الطریق الثانی (دوسرے طریقہ میں یہ زائد ہے۔ ت) پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا۔ اس پر وُہ پیر بزرگ بشدت روئے، پھر کہا ان کے بعد کون ہوا؟ کہا ابوبکر۔ وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا۔ کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر۔ کہا امیر المومنین عمر سے میرا اسلام کہو، اور کہا کہ ثبات وسداد وآسانی پر عمل رکھے کہ وقت قریب آلگا ہے پھر علاماتِ قُربِ قیامت اور بہت کلماتِ وعظ وحکمت کہے اور غائب ہوگئے۔ جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے (اور وُہ ملیں تو انھیں میرا اسلام کہیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے) سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ) اُس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پنجگانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا، آخر واپس آئے۔[1]

---

[1] دلائل النبوۃ ابونعیم عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۲۸ ـ ۲۷
دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما جاء فی قصة وصی عیسٰی ابن مریم علیہما السلام المکتبۃ الاثریہ لاہور ۵/ ۴۲۵ تا ۴۲۷

شام کے نصرانی ختمِ نبوت کی شہادت دیتے ہیں

طبرانی معجم کبیر میں سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمھارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعوٰی کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لوگے؟ میں نے کہا ہاں۔ وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں، وہاں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی، اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پُر نور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا:

انه لم یکن نبی الا کان بعده نبی الا ھذا فانه لا نبی بعده وھذا الخلیفة بعده۔

بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔

اُسے جو میں دیکھوں تو ابو بکر صدیق کی تصویر تھی۔[1]

بادشاہِ روم کے دربار میں ذکرِ مصطفٰے

تذییل اول: ابن عساکر بطریق قاضی معافی بن زکریا حضرت عبادہ بن صامت، اور بیہقی و ابونعیم بطریق حضرت ابو امامہ باہلی حضرت ہشام بن عاص سے راوی رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ جانتا ہے یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکے میں کھجور، اس نے کہلا بھیجا یہ تمھیں حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے وہ سُرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا آس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے ارکین دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہنس کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمھارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۱۵۳۷ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲/ ۱۲۵
دلائل النبوۃ ابونعیم عالم الکتب بیروت ۱/ ۹

کہا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا؟ ہم نے کہا ہاں، کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں؟ ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے یہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا سچی بات خوب ہوتی ہے سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی۔ ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شانِ نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو[1] (یعنی اللہ تعالٰی ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالمِ اسباب میں شانِ نبوت کو بھی غالباً مجرائے عادت کے مطابق رکھتا ہے)

ولو جعلنٰه ملکا لجعلنٰه رجلا و للبسنا علیهم ما یلبسون[2] اگر ہم فرشتے کو نبی بناتے تو مرد ہی بناتے اور اس کو وہی لباس پہناتے جو مرد لوگ پہنتے ہیں (ت)

ولہذا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جہادوں میں بھی جنگ دو سرداروں کا مضمون رہتا ہے،

الحرب بیننا و بینه سجال ینال منا و ننال منه[3] رواه الشیخان عن ابی سفیان رضی اللہ تعالٰی عنه۔ ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کبھی وہ کامیاب اور کبھی ہم کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کو شیخین نے ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

لہذا جب ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہرقل کو خبر دی کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی ان پر غالب آتے ہیں ہرقل نے کہا ھذہ اٰیة النبوة[4] یہ نبوت کی نشانی ہے رواه البزار و ابونعیم عن دحیة الکلبی رضی اللہ تعالٰی عنه (اسے بزار اور ابونعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

---

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماوجد من صورۃ نبینا محمد دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۳۸۶-۸۷
جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعافی عن عبادۃ بن الصامت حدیث ۱۵۶۴۱ دار الفکر بیروت ۲۰/ ۶۲
[2] القرآن الکریم ۶/ ۹
[3] صحیح البخاری باب کیف کان بدء الوحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴
[4] کشف الاستار عن زوائد البزار باب فیما کان عند اہل الکتاب من علامات نبوتہ موسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۱۱۷

تصرفِ اولیا اور مظلومیتِ حسین

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بعض جہال ضعیف الایمان اس پر شک کرنے لگتے ہیں، اور اسی قبیل سے ہے جاہل وہابیوں کا اعتراض کہ اولیا، اگر اللہ تعالٰی کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کیوں ایسی مظلومی کے ساتھ شہید ہوجاتے، ایک اشارے میں یزید پلید کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرمادیا۔ مگر یہ سفہا نہیں جانتے کہ اُن کی قدرت جو انھیں اُن کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم و عبدیت کے ساتھ ہے نہ کہ معاذ اللہ جباری و سرکشی و خودسری کے ساتھ مقوقس بادشاہِ مصر نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے امتحاناً پوچھا کہ جب تم انھیں نبی کہتے ہو تو انھوں نے دعا کرکے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرمادیا جب انھوں نے اُن کا شہر مکہ چھڑایا تھا، حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کیا تو عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ نہیں مانتا انھوں نے دعا کرکے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کردیا جب انھوں نے انھیں پکڑا اور سُولی دینے کا ارادہ کیا تھا؟ مقوقس بولا: انت حکیم جاء من عند حکیم[1]، تم حکیم ہو کہ حکیم کامل صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس سے آئے، رواہ البیھقی عن حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ (اس کو بیہقی نے حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

خیر یہ تو فائدہ زائدہ تھا، حدیث سابق کی طرف عَود کریں۔

ہرقل کے پاس انبیاء کی تصاویر

پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز و اکرام ایک مکان میں اتارا، دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا، ایک رات ہمیں پھر بُلا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زرنگار منگا کر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا، اُس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا تہہ کیا ہوا نکالا اُسے کھولا تو اس میں ایک سُرخ تصویر تھی، مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوبصورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دوگیسو غایت حسن و جمال میں) ہرقل بولا، انھیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ۔ کہا: یہ آدم ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ پھر وُہ تصویر رکھ کر دُوسرا خانہ کھولا، اُس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا، اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی، مرد بسیار موئے سر مانند موئے قبطیاں، فراخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سُرخ، داڑھی خوبصورت) پُوچھا، انھیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ۔ کہا: یہ نوح ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ

---

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء الی کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المقوقس دارالکتب العلمیہ بیروت ۴/۳۹۶

کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ، خوش چشم، دراز بینی (کشادہ پیشانی)، رخسارے سُتے ہوئے، سر پر نشانِ پیری، ریش مبارک سپید نورانی، تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے، سانس لے رہی ہے (مُسکرا رہی ہے) کہا، ان سے واقف ہو؟ ہم نے کہا: نہ۔ کہا: یہ ابراہیم ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا، اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا، اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تصویر منیر تھی، بولا، انھیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں، وُہ بولا: تمھیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور اکرم کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالتِ حیاتِ دُنیوی میں دیکھ رہے ہیں۔ اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہوگیا سیدھا کھڑا ہُوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا: اما انہ اٰخر البیوت ولکنی عجلتہ لانظر ماعندکم[1] سُنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کرکے دکھایا کہ دیکھوں تمھارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لئے میں نے ترتیب قطع کرکے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو ضرور پہچان لوگے، بحمد اللہ تعالٰی ایسا ہی ہُوا، اور یہی دیکھ کر اس حرماں نصیب کے دل میں درد اُٹھا کر حواس جاتے رہے اٹھا بیٹھا دم بخود رہا،

واللہ متم نورہ ولوکرہ الکٰفرون[2] ○	اللہ تعالٰی اپنے نور کو تمام فرمائیگا اگرچہ کافر ناپسند
والحمد للہ رب العٰلمین[3] ○	کریں، والحمد للہ رب العٰلمین۔ (ت)

ہمارا مطلب تو بحمد اللہ یہیں پُورا ہوگیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے، اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حلیہ ہائے منورہ پر اطلاعِ مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب، یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں، ترجمہ مختصر آحدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تھا جو لفظ حدیثِ ہشام رضی اللہ عنہ سے بڑھائے خطوط ہلالی میں تھے، اب حدیثِ ہشام اتم وازید ہے کہ اس میں پانچ انبیاء لوط و اسحٰق و یعقوب و اسمٰعیل و یوسف علیہم الصلٰوۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہذا اسی سے

---

[1] جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعافی عن عبادہ بن الصامت حدیث ۱۵۶۴۱ دار الفکر بیروت ۲۰/ ۶۳
دلائل النبوۃ للبیہقی باب ما وجد من صورۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۳۸۶-۸۸

[2] القرآن الکریم ۶۱/ ۸

[3] " " ۱/ ۱

اخذ کریں، اور جو مضمون حدیث عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں زائد ہو اُسے خطوطِ ہلالی میں بڑھائیں،

فرماتے ہیں پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا، حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی (مگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد[1] مرغول موسخت گھونگر والے بال، آنکھیں جانب باطن مائل، تیز نظر، ترش رو دانت باہم چڑھے ہونٹ، سمٹا جیسے کوئی حالتِ غضب میں ہو۔ ہم سے کہا: انھیں پہچانتے ہو؟ یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی، صورت ان سے ملتی مگر سر میں خوب تیل پڑا ہوا، پیشانی کشادہ۔ پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدور گول)، کہا: انھیں جانتے ہو؟ یہ ہارون علیہ السلام ہیں۔ پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں، سر کے بال سید ھے، قدمیانہ، چہرے سے آثارِ غضب نمایاں، کہا: یہ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی، ناک اونچی رخسارے ہلکے چہرہ خوبصورت، کہا: یہ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، صورت صورتِ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا، کہا: یہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی، رنگ گورا، چہرہ حسین، ناک بلند، قامت خوبصورت، چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثارِ خشوع نمایاں، رنگ میں سرخی کی جھلک تاباں، کہا: یہ تمھارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جدِ کریم اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورتِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ تھی، چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ، باریک ساقیں، آنکھیں کم کھلی ہوئیں[2] جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے، پیٹ ابھرا ہوا، قدمیانہ، تلوار حمائل کئے، مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض

---

[1] الحمد للہ حدیثیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں ابو یعلی و ابن عساکر نے بطریق یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی عن ابی صالح عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث معراج میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی حلیہ روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

واما موسٰی فضخم آدم طوال، کانہ من رجال شنوأۃ کثیر الشعر، غائر العینین، متراکب الاسنان مقلص الشفۃ خارج اللثۃ، عابس[1]۔	لیکن موسیٰ علیہ السلام بھاری بدن، گندم گوں، طویل، گویا شنوہ قبیلہ کے لوگ، آنکھیں جانب باطن مائل، باہم چڑھے ہوئے دانت، باہم ملے ہوئے ہونٹ، لٹکی داڑھی، سمٹا جیسے حالت غضب۔ (ت)

اور یہیں سے ترجیح حدیث صحیح ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوئی کہ گندمی رنگ بتایا تھا ۱۲ منہ۔

[2] یہ اس سالہا سال کے گریہ خوفِ الٰہی کا اثر تھا جس کے باعث رخسارۂ انور پر دو خط سیاہ بن گئے تھے۔

---

[1] در منثور بحوالہ ابی یعلی وابن عساکر تحت آیۃ سبحٰن الذی منشورات مکتبۃ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ۴/ ۱۴۸

المطالب العالیۃ بحوالہ ابی یعلی حدیث ۴۲۸۷ دار الباز مکۃ المکرمۃ ۴/ ۲۰۲

یوں ہے حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی، ساق و سرین خوب گول، کہا: یہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، فربہ سرین، پاؤں میں طول گھوڑے پر سوار (جس کے ہر طرف پَر لگے تھے گردن دبی ہوئی، پشت کوتاہ، گورا رنگ) کہا: یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں (اور یہ پردار گھوڑا جس کے ہر جانب پَر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے)۔ پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی، مرد جوان، داڑھی نہایت سیاہ، سر کے بال کثیر، چہرہ خوبصورت (آنکھیں حسین، اعضاء متناسب)، کہا: یہ عیسٰی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا: یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں، ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تصویر کریم کے مطابق پائی۔ کہا: آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھا دے حق سبحانہ تعالٰی نے اُن پر تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھیں' ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ السلام کو دیں (انہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ یہ بعینہا وہی چلی آتی ہیں) سُن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر ہمیں عمدہ جائزے دے کر رخصت کیا (اور ہمارے ساتھ آدمی کرکے سرحد اسلام تک پہنچا دیا) ہم نے آکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۔[1]

تذییل دوم: مقوقس کے دربار میں فرمانِ نبوی

امام واقدی اور ابو القاسم بن عبد الحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی جب حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمان اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لے کر مقوقس نصرانی بادشاہ

---

[a] حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہا میں حلیہ سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہے قد میانہ سے زائد دراز سے کم، سینہ چوڑا، خون کی سرخی بدن پر جھلکتی، بال عمدہ ان کی سیاہی سرخی مائل ۱۲ منہ

[b] فائدہ: یہ نفیس جلیل حدیث طویل جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ تین ورق میں بیان ہوا بحمد اللہ صحیح ہے امام حافظ عماد الدین بن کثیر پھر امام خاتم الحفاظ سیوطی نے فرمایا: ھذا حدیث جید الاسناد ورجالہ ثقات ۱۲ منہ

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماوجد من صورۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکتبۃ الاثریہ لاہور ۱/ ۳۸۸ تا ۳۹۰
جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعافی عن عبادہ بن الصامت حدیث ۱۵۶۲۱ دار الفکر بیروت ۲۰/ ۶۲ و ۶۳
ج۵

مصر و اسکندریہ کے پاس تشریف لے گئے، اس نے اُن سے دریافت کیا کہ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کس بات کی طرف بُلاتے ہیں ؟ اُنھوں نے فرمایا: توحید و نمازِ پنجگانہ و روزۂ رمضان و حج و وفائے عہد۔ پھر اس نے حضور کا حلیہ پوچھا، انھوں نے باختصار بیان کیا، وہ بولا:

قد بقيت اشياء لم تذكرها في عينيه حمرة قلت ما تفارقه وبين كتفيه خاتم النبوة الخ

ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں ان کی آنکھوں میں سُرخ ڈورے ہیں کہ کم کسی وقت جُدا ہوتے ہوں اور ان کے دونوں شانوں کے بیچ میں مُہرِ نبوت ہے۔

پھر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اور صفاتِ کریمہ بیان کرکے بولا:

قد كنت اعلم ان نبيا قد بقي وقد كنت اظن مخرجه بالشام، وهناك كانت تخريج الانبياء قبله فاراه قد خرج في ارض العرب في ارض جهد وبؤس والقبط لا تطاوعني على اتباعه وسيظهر على البلاد[1]

مجھے یقیناً معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا کہ اگلے انبیاء نے وہاں ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے عرب میں ظہور فرمایا، محنت میں مشقت کی زمین میں، اور قبطی ان کی پیروی میں میری نہ مانیں گے عنقریب وہ ان شہروں پر غلبہ پائیں گے۔

تتمہ حدیث: ابو القاسم نے بطریق ہشام بن اسحق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر بن واقدان کے شیوخ سے روایت کیا کہ مقوقس نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اسی مضمون کی عرضی لکھی کہ:

قد علمت ان نبيا بقي وكنت اظن انه يخرج بالشام وقد اكرمت رسولك وبعثت اليك بهدية[2]

مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان میں وُہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لئے نذر حاضر کرتا ہوں۔

عبداللہ بن سلام کا واقعۂ ایمان

تذییل سوم: بیہقی دلائل میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا چرچا سُنا اور حضور کے صفت و نام و ہیأت اور جن باتوں کی ہم حضور کے لئے

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب بحوالہ الواقدی و ابن عبدالحکیم المقصد الثانی، الفصل الثالث، دارالمعرفۃ بیروت ۳/ ۳۵۰

[2] الطبقات الکبرٰی ذکر بعثۃ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم الخ دار صادر بیروت ۱/ ۲۶۰

توقع کررہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر رونق افروزی پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پھوپھی بولی اگر تم موسٰی بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے! میں نے کہا: اے پھوپھی! خدا کی قسم وہ موسٰی بن عمران کے بھائی ہیں جس بات پر موسٰی بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں، وہ بولی:

یا ابن اخی اھو النبی الذی کنا نخبر بہ انہ یبعث مع بعث الساعۃ، قلت لھا نعم[1]	اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہ نبی ہیں جن کی ہم خبر دئے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا: نعم ہاں، الحدیث۔

خطیب وابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا احمد ومحمد والحاشر والمقفی والخاتم[2]	میں احمد ہوں اور محمد، اور تمام جہان کو حشر دینے والا، اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا، اور نبوت ختم فرمانے والا، صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ہجرتِ حضرت عباس

ابویعلٰی وطبرانی وشاشی وابونعیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر وابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولاً اور رویانی وابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلاً راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہما عم نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کرکے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

یا عم اقم مکانک الذی انت فیہ، فان اللہ یختم بک الھجرۃ کما ختم بی النبوۃ۔[3]	اے چچا! اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں، صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

---

[1] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء فی دخول عبداللہ بن سلام علٰی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۵۳۰

[2] تاریخ بغدادی للخطیب ترجمہ ۲۵۰۱ احمد بن محمد السوطی دارالکتاب العربی بیروت ۵/ ۹۹

[3] تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ذکر من اسمہ عباس داراحیاء التراث العربی بیروت ۷/ ۲۳۵

امام اجل فقیہ محدث ابو اللیث سمرقندی تنبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں:

حدثنا ابوبکر محمد بن احمد ثنا ابو عمران ثنا عبدالرحمٰن ثنا داؤد ثنا عباد بن الکثیر عن عبد خیر عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

ہمیں ابوبکر محمد بن احمد ان کو ابو عمران ان کو عبدالرحمٰن ان کو داؤد ان کو عباد بن کثیر ان کو عبدخیر سے انھوں نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیان کیا۔ (ت)

جب سُورۃ اذا جاء نصر اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مرض وصال شریف میں نازل ہوئی حضور فوراً برآمد ہوئے، پنجشنبہ کا دن تھا، منبر پر جلوس فرمایا، بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کردو "لوگو! رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وصیت سننے چلو" یہ آواز سنتے ہی سب چھوٹے بڑے جمع ہوئے، گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیے یہاں تک کہ کنواریاں پردوں سے باہر نکل آئیں، حدیہ کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرمارہے ہیں اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو، اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو۔ پھر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم منبر پر قیام فرماکر حمد و ثنائے الٰہی بجالائے انبیاء کرام علیہم الصلٰوۃ والسلام پر درود بھیجی، پھر ارشاد ہوا:

انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم العربی الحرمی المکی لانبی بعدی[1] الحدیث، ھذا المختصر۔

میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم و مکہ معظمہ ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، الحدیث۔ ہذا مختصر۔

مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف آوری

اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پُر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دھوم ہے۔ زمین و آسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں، خوشی و شادمانی ہے کہ درو دیوار سے ٹپکی پڑتی ہے، مدینے کے ایک ایک بچے کا دمکتا چہرہ انار دانہ ہو رہا ہے، باچھیں کھلی جاتی ہیں، دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے، سینوں پر جامے تنگ، جاموں میں قبائے گل کا رنگ، نور ہے کہ جھما جھم برس رہا ہے، فرش سے عرش تک نور کا بُقعہ بنا ہے، پردہ نشین کنواریاں شوقِ دیدارِ محبوبِ کردگار میں گاتی ہوئی باہر آتی ہیں کہ:

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع ۔۔۔ وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع[2]

(ہم پر چاند نکل آیا وداع کی گھاٹیوں سے، ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والا دعا مانگے۔ ت)

---

[1] تنبیہ الغافلین باب الرفق دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۴۳۷

[2] المواہب اللدنیۃ الہجرۃ الی المدینۃ متی انشد طلع البدر المکتب الاسلامی ۱/ ۳۱۳

بنی النجار کی لڑکیاں کُوچے کُوچے محوِ نغمہ سرائی ہیں کہ، ؎

نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار[1]

ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں، اے نجاریو! محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کیسا اچھا ہمسایہ ہے۔ (ت)

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رُخصت ہے، مجلسِ آخری وصیت ہے، مجمع تو آج بھی وہی ہے، بچوں سے بوڑھوں تک، مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، ندائے بلال سُنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کُھلے چھوڑ دئے ہیں، دل کملائے چہرے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑگئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے۔ آسمان پژمردہ، زمین افسردہ، جدھر دیکھو سناٹے کا عالم، اتنا ازدحام اور ہُو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے رُوئے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعفِ نومیدی سے ہلکان ہوکر بےخودانہ قدموں پر گرجاتی ہیں، فرطِ ادب سے لب بند مگر دل کے دُھوئیں سے یہ صدا بلند ؎

کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر

من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر[2]

(آپ میری آنکھ کے لیے پتلی تھے، بس اب آپ کو نظر کرنے والا اندھا ہوا چاہتا ہے جو چاہے آپ کے بعد مرجائے کہ میں تو آپ ہی کے توسّل سے بچا کرتا تھا۔ ت)

اللہ کا محبوب، اُمت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہُوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے اُنھیں حافظِ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے، شانِ رحمت کو اُن کی جُدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج اُمنڈتے ہُوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی، جس خدمت کو مالک العرش نے بھیجا تھا باحسن الوجوہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔ یہاں تیئیس تئیس ہی سال میں بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں، جگہ بار بار تنگ ہوجاتی ہے، دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے: آنے والوں کو جگہ دو، آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہولیا ہے سلطانِ عالم نے منبرِ اکرم پر قیام کیا ہے، بعد حمد و صلوٰۃ اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدارا پھر مجلس میلاد اور کیا ہے، وہی دعوتِ عام، وہی مجمع تام، وہی منبر و قیام، وہی بیان فضائل سیّد الانام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام مجلس میلاد اور کس شے کا نام، مگر نجدی صاحبوں کو ذکرِ محبوب

---

[1] المواہب اللدنیۃ الہجرۃ الی المدینۃ منی انشد طلع البدر المکتب الاسلامی بیروت ۱/۳۱۳

[2] " " المقصد العاشر الفصل الاول (وفات) " " " ۴/۵۵۴

سے کام و ربنا الرحمٰن المستعان وبہ الاعتصام وعلیہ التکلان (ہمارا رب رحمٰن مددگار ہے اور ی ذات سے مضبوطی اور اسی پر اعتماد۔ت)

چارپائے کلام کرتے ہیں

ابن حبان و ابن عساکر حضرت ابومنظور اور ابونعیم بروجہ آخر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک درازگوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی کلام میں آیا، ارشاد ہوا تیرا کیا نام ہے؟ عرض کی یزید بیٹا شہاب کا، اللہ تعالٰی نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ درازگوش پیدا کئے کلھم لایرکبہ الا نبی اُن سب پر انبیاء سوار ہوا کئے وقد کنت اتوقعك ان تركبني، لم یبق من نسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرك مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اُس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اُسے قصدًا گرادیا کرتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کا نام یعفور رکھا، جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سر مارتا جب صاحبِ خانہ باہر آتا اُسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں، جب حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابوالہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کنویں میں گر کر مرگیا۔[1]

ھذا حدیث ابی منظور و نحوہ عن معاذ باختصار غیرانہ ذکر مکان الاباء ثلثۃ اخوۃ واسمہ مکان یزید عمر وقال کلنا رکبنا الانبیاء انا اصغرھم وکنت لك[2] الحدیث قلت ولا علیك من دندنۃ العلامۃ ابن الجوزی کعادتہ علیہ ولا من تحامل ابن دحیۃ علی حدیث الضب المار سابقا فلیس فیھما ماینکر شرعا ولا فی

یہ ابومنظور کی حدیث ہے اور اسی کی مثل حضرت معاذ سے بطریق اختصار مروی ہے مگر انھوں نے آباء کی جگہ تین بھائیوں کا اور یزید کی جگہ نام عمر ذکر کیا اور اس نے کہا ہم سب پر انبیاء علیہم السلام سوار ہوئے جبکہ میں سب سے چھوٹا ہوں اور میں آپ کے لئے ہوں، الحدیث۔ قلت (میں کہتا ہوں) علامہ ابن جوزی کا اعتراض جیسا کہ اس کی عادت ہے تجھے مضر نہیں، اور نہ ہی ابن دحیہ کی سوسمار سے متعلق گزشتہ حدیث پر جسارت تجھے مضر ہے، ان دونوں حدیثوں میں شرعی طور پر کوئی قابلِ انکار چیز نہیں

---

[1] المواہب اللدنیۃ بحوالہ ابن عساکر عن ابی منظور، مقصد رابع، فصل اول المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۵۵۳

[2] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الثانی والعشرون عالم الکتب بیروت ص ۱۳۸

سندهما كذاب ولا وضاع ولا متهم به فانى يا تيهما الوضع وهذا امام الشان العسقلانى قد اقتصر فى حديث ابى منظور على تضعيفه وله شاهد من حديث معاذ كما ترى لاجرم ان قال الزرقانى نهايته الضعف لا الوضع[1] وقال هو والقسطلانى فى حديث الضب (معجزاته صلى الله تعالٰى عليه وسلم فيها ما هو ابلغ من هذا وليس فيه ما ينكر شرعا خصوصا وقد رواه الائمة) الحافظ الكبار كابن عدى وتلميذه الحاكم وتلميذه البيهقى وهو لا يروى موضوعا والدارقطنى وناهيك به (فنهايته الضعف لا الوضع) كما زعم كيف ولحديث ابن عمر طريق اخر ليس فيه السلمى رواه ابونعيم وورد مثله من حديث عائشة وابى هريرة عند غيرهما[2] اھ قلت وقد اورد كلا الحديثين الامام خاتم الحفاظ فى الخصائص الكبرى وقد قال فى خطبتها نزهته عن الاخبار الموضوعة وما يرد[3] اھ قلت وعزو الزرقانى

اور نہ ہی ان کی سندوں میں کوئی کذّاب اور وضّاع متہم راوی ہے تو ان حدیثوں کا موضوع ہونا کہاں سے ہوا جبکہ امام عسقلانی نے ابو منظور کی حدیث کو ضعیف کہنے پر اقتصار کیا حالانکہ اس حدیث کا شاہد حضرت معاذ کی حدیث ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اسی بنا پر علامہ زرقانی نے فرمایا زیادہ سے زیادہ یہ ضعیف ہے موضوع نہیں ہے۔ اور انھوں نے اور امام قسطلانی نے بھی سوسمار والی حدیث کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات میں تو اس سے بڑھ کر واقعات ہیں جبکہ اس حدیث میں شرعی طور پر قابل انکار چیز بھی نہیں، خصوصًا جبکہ اس کو بڑے ائمہ حفاظ جیسے ابن عدی، ان کے شاگرد امام حاکم اور ان کے شاگرد امام بیہقی نے روایت کیا ہو، امام بیہقی تو موضوع روایت ذکر نہیں کرتے، اس کو دارقطنی نے روایت کیا ان کی سند تو تجھے کافی ہے تو زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہوسکتی ہے موضوع نہیں ہے جیسا کہ بعض نے خیال کیا، موضوع کیسے کہا جائے جبکہ ابن عمر کی حدیث دوسرے طریقہ سے بھی مروی ہے جس میں سلمی مذکور نہیں اس طریق کو ابونعیم نے روایت کیا اور حضرت عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کی مثل دونوں کے غیر سے وارد ہے اھ قلت (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو امام جلال الدین سیوطی

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ مقصد رابع، فصل اول، حدیث الضب، دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۸/۵

[2] المواہب اللدنیۃ " " " " المکتب الاسلامی بیروت ۵۵۵/۲

شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ " " " دارالمعرفۃ بیروت ۱۴۹-۵۰/۵

[3] الخصائص الکبرٰی مقدمۃ المؤلف دارالکتب الحدیثۃ بیروت ۸/۱

حدیث الضب لابن عمر تبع فیه الماتن اعنی الامام القسطلانی صاحب المواھب وسبقھما الدمیری فی حیوۃ الحیوان الکبری لکن الذی رأیت فی الخصائص الکبری والجامع الکبیر للامام الجلیل الجلال السیوطی ھو عزوہ لامیرالمؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کما قدمت وقد اوردہ فی الجامع فی مسند عمر فزیادۃ لفظ الابن اما وقع سھوا او یکون الحدیث من طریق ابن عمر عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما فیصح العزو الی کل وان کان الاولٰی ذکرا لمنتھی ویحتمل علٰی بعد عن کل منھما فاذن یکون مرویا عن ستۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم، واللہ تعالٰی اعلم۔

نے خصائص الکبرٰی میں ذکر فرمایا حالانکہ انھوں نے اس کتاب کے خطبہ میں فرمایا ہے میں نے اس کتاب کو موضوع اور مردود روایات سے دُور رکھا ہے اھ قلت (میں کہتا ہُوں) زرقانی کا سوسمار والی حدیث کو ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی طرف منسوب کرنا ماتن یعنی مصنف مواہب امام قسطلانی کی پیروی ہے جبکہ ان دونوں سے قبل علامہ دمیری نے حیوۃ الحیوان میں اس کو ذکر کیا لیکن میں نے امام جلال الدین سیوطی کی خصائص الکبرٰی اور جامع کبیر میں دیکھا انھوں نے اس کو امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ میں پہلے ذکر کرچکا ہُوں، انھوں نے اسے اپنی جامع میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مسند میں ذکر فرمایا، تو ابن کا لفظ سہواً لگ گیا ہے یا پھر ابن عمر کے ذریعے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے لہذا دونوں حضرات کی طرف نسبت درست ہے اگرچہ منتہی راوی یعنی عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف منسوب کرنا اولٰی ہے اور بعید احتمال کے طور پر دونوں حضرات سے مستقل روایت بھی ہوسکتی ہے تو یوں چھ صحابہ سے یہ حدیث مروی ہوگی۔ واللہ تعالٰی اعلم (ت)

میرے بعد کوئی نبی نہیں سعید بن ابی منصور وامام احمد وابن مردویہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ۔[1]

میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھے خواب۔

[1] مسند امام احمد بن حنبل — حدیث ابی الطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ — دار الفکر بیروت ۵/ ۴۵۴
مجمع الزوائد — کتاب التعبیر — دار الکتاب بیروت ۷/ ۱۷۳

احمد وخطیب اور بیہقی شعب الایمان میں اس کے قریب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا یبقی بعدی من النبوۃ شیئ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا العبد او تری لہ۔[1]

میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں، اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

تیس کذّاب

۳۰ ابوبکر ابن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمر ولیثی اور طبرانی کبیر میں نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون کذابا کلھم یزعم انہ نبی زاد عبید قبل یوم القیٰمۃ۔[2]

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہو، عبید نے اس پر "قبل یوم القیٰمۃ" کو زائد کیا۔

اقول وانما اخرنا ھما الی التذییل بخلاف عین اللفظ المتقدم فی الحدیث الثانی والستین لان فی تتمتہ ان من قال فافعلوا بہ کذا وکذا وھذا العموم انما تم لاجل ختم النبوۃ اذ لو جاز ان یکون بعدہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی صادق لما ساغ الامر المذکور بالعموم وان کان یاتی ایضا ثلثون او الوف من الکذابین بل کان یجب اقامۃ امارۃ تمیزا لصادق من الکاذب والامر بالایقاع بمن ھو کاذب

اقول (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو ہم نے تذییل کے آخر میں ذکر کیا برخلاف اسکے جو باسٹھویں حدیث میں پہلے گزرا عین لفظ اس کے کیونکہ اس کے آخر میں یوں ہے کہ "جو بھی نبوت کا دعوٰی کرے اسے یہ یہ کرو۔ اور "جو بھی ایسا دعوٰی کرے اس سے یوں کرو" یہ عموم ختم نبوت کے لئے ہی تمام ہو سکتا ہے کیونکہ اگر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا جائز ہوتا تو پھر یہ عام حکم ایسے لوگ تیس ہوں یا ہزاروں ہوں سب کو شامل نہ ہوتا بلکہ پھر سچے اور جھوٹے نبی کی تمیز میں کوئی امتیازی علامت بیان کرکے "یہ یہ کرنے" کا حکم ان میں سے صرف کاذبین کے لئے ہوتا

---

[1] مسند امام احمد بن حنبل حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا دار الفکر بیروت ۶/ ۱۲۹
تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ۵۸۳۶ عبد الغالب بن جعفر دار الکتاب العربی بیروت ۱۱/ ۱۴۰

[2] مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن حدیث ۱۹۴۱۱ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۵/ ۱۴۰

منهم لاغیر کما لایخفی والی اللہ المشتکی من ضعفنا فی ھٰذہ الزمان الکثیر فجارہ القلیل انصارہ الغالب کفارہ البین عوارہ وقد ظہر الاٰن بعض ھٰؤلاء الدجالین الکذابین فلوارادا اللہ باحد ھم شیئاً یطیروا بالمسلم والمسلم انما حدث فانا للہ وانا الیہ راجعون لکن الاحتراس کان اسلم للمسلم وانفی للفساد فاجبنا الاقتصار علی القدر المراد و اللہ المستعان وعلیہ التکلان ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ہر ایک کے لئے نہ ہوتا، جیساکہ ظاہر ہے، اور اللہ تعالٰی سے ہی اس زمانہ میں ہمیں اپنے کمزور ہونے کی شکایت ہے یہ زمانہ جس میں فجار کی کثرت، مددگاروں کی قلت، کافروں کا غلبہ اور کج روی عام ہے جبکہ اب بعض ایسے کذاب دجال لوگ ظاہر ہوئے ہیں، اگر ایسے دجالوں کو اللہ تعالٰی کے ارادہ سے کچھ ہوگیا تو اس کو مسلمانوں کی طرف منسوب کیا جائے گا کہ انھوں نے ایسی حدیث بیان کی جس پر یہ کچھ ہوا ہم اللہ تعالٰی کی ملک ہیں اور اس کی طرف ہمارا لوٹنا ہے تاہم مسلمانوں کو اپنی حفاظت مناسب ہے اور فساد کو دفع کرنا زیادہ بہتر ہے تو اس لئے صرف مراد کو بیان کرنا ہی پسند کیا ہے، اور اللہ تعالٰی ہی سے مدد اور اسی پر توکل ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ (ت)

علی بمنزلہ ہارون ہیں

خطیب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

انما علی منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انہ لانبی بعدی۔[1]

علی مجھ سے ایسا ہے جیسا موسٰی سے ہارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مناقب امیر المومنین علی میں مختصراً، اور بغوی وطبرانی اپنی معاجیم، باوردی معرفت، ابن عدی کامل، ابواحمد حاکم کنٰی میں بطریق امام بخاری، ابن عساکر تاریخ میں بسند زید بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل میں راوی وھذا حدیث احمد (یہ حدیث احمد ہے۔ ت) جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم میں بھائی چارہ کیا امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے عرض کی: میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت بخ

---

[1] تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ۴۰۲۳ الحسن بن یزید دار الکتاب العربی بیروت ۷/ ۴۵۳

رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے فرمایا :

والذی بعثنی بالحق ما اخرتك الا لنفسی وانت منی بمنزلة هارون من موسٰی غیرانه لانبی بعدی[1]

قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمھیں خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسٰی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔

امیر المومنین نے عرض کی : مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی ؟ فرمایا : جو اگلے انبیاء کو ملی۔ عرض کی : اُنھیں کیا ملی تھی ؟ فرمایا : خدا کی کتاب اور نبی کی سنّت، اور تم میرے ساتھ جنّت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہوگے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہٖ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا : خدا کی قسم میں تمھیں دو جہت سے دوست رکھتا ہُوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابوطالب کو تم سے محبت تھی، اے جعفر ! تمھارے اخلاق میرے اخلاقِ کریمہ سے مشابہ ہیں،

ع فی نسخة کنز العمال المطبوعة عن عبدالله بن عقیل عن ابیه عن جده عقیل وهو خطاء و صوابه عبدالله بن محمد بن عقیل ، عبدالله تابعی صدوق من رجال الاربعة ماخلا النسائی قال الذهبی حدیثه فی مرتبة الحسن وابوه تابعی مقبول رجال ابن ماجة ۱۲ منه (م)

ع کنز العمال کے مطبوعہ نسخہ میں عبداللہ بن عقیل اپنے والد ماجد اور ان کے دادا عقیل سے راوی جبکہ یہ خطا ہے اور صحیح یہ ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل، یہ عبداللہ تابعی ہیں نہایت صادق، نسائی کے ماسوا سنن صحاح کے راویوں میں شمار ہیں، امام ذہبی نے فرمایا ان کی روایت حسن کے مرتبہ میں ہے اور ان کے والد بھی تابعی اور مقبول، ابن ماجہ کے راویوں میں شمار ہیں ۱۲ منہ (ت)

---

[1] تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر من اسمہ سلمان ترجمہ سلمان بن الاسلام الفارسی دار احیاء التراث العربی بیروت ۶/۲۰۲
فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل حدیث ۱۰۸۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۲/ ۳۹ - ۶۳۸

واما انت یا علی فانت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انی لا نبی بعدی۔[1]

تم اے علی ! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسٰی سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم، آمین !

الحمد للہ تین چہل حدیث کا عدد تو کامل ہُوا جن میں چوراسی حدیثیں مرفوع تھیں اور سترہ تذییلات علاوہ۔ پہلے گزری تھیں سات اس تکمیل میں بڑھیں، ان سترہ میں بھی پانچ مرفوع تھیں تو جملہ مرفوعات یعنی وہ حدیثیں جو خود حضور پُرنور خاتم النبیین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے مروی حضور کے ارشاد و تقریر کی طرف منتہٰی ہیں نواسی ہوئیں لہذا چاہا کہ ایک حدیث مرفوع اور شامل ہو کہ نوّے احادیث مرفوعہ کا عدد کامل ہو نیز ان اللہ وتر یحب الوتر (اللہ واحد ہے اور واحد کو پسند کرتا ہے۔ت) کا فضل حاصل ہو۔

میں آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے

بیہقی سُنن میں حضرت ابن زمل جُہنی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے حدیث طویل رؤیا میں راوی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں بدلنے سے پہلے ستّر بار سبحان اللہ وبحمدہٖ و استغفر اللہ ان اللہ کان توابا پڑھتے پھر فرماتے یہ ستّر سات سَو کے برابر ہیں نرا بے خیر ہے جو ایک دن میں سات سَو سے زیادہ گناہ کرے (یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا، تو یہ ستّر کلمے سات سَو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم ایک بدی کو محو کرتی ہے ان الحسنات یذھبن السیاٰت، تو اس کے پڑھنے والے کے لئے نیکیاں ہی غالب رہیں گی مگر وہ کہ دن میں سات سَو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا وحسبنا اللہ ونعم الوکیل)

پھر لوگوں کی طرف مُنہ کرکے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے : کسی نے کچھ دیکھا ہے ؟ ابن زمل نے عرض کی : یارسول اللہ ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ فرمایا : بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو، ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر بُرا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو۔ انھوں نے عرض کی : میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر ہیچ شارع عام میں

ع بعد حدیث ۱۱ ، تذییل اول دو حدیث عبادہ بن صامت وہشام بن عاص، وتذییل دوم دو حدیث حاطب وشیوخ واقدی، وتذییل سوم حدیث ابن سلام وبعد حدیث ۱۱ دو حدیث عبید ونعیم رضی اللہ تعالٰی عنہم ۱۲ منہ (م)

---

[1] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عبداللہ بن عقیل حدیث ۳۳۶۱۶ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/ ۶۳۹

چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا اس کا لہلہاتا سبزہ چمک رہا ہے شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اس میں ہر قسم کی گھاس ہے، پہلا ہجوم آیا، جب اس سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے اِدھر اُدھر اصلاً نہ پھرے، پھر اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا، پھر دُوسرا ہلّہ آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زائد تھا، جب سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی اس چراگاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے میں ایک مُٹھا لے لیا پھر روانہ ہوئے، پھر عام ازدحام آیا، جب یہ سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور بولے یہ منزل سب سے اچھی ہے یہ اِدھر اُدھر پڑ گئے میں ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب سے اُونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خوردہ لاغر ناقہ ہے حضور اس کے پیچھے تشریف لے جاتے ہیں سیدِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا وُہ راہ نرم و وسیع وُہ ہدایت ہے جس پر میں تمھیں لایا اور تم اس پر قائم ہو اور وہ سبزہ زار دُنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اصلاً علاقہ نہ رکھا نہ اُسے ہم سے تعلق ہُوا نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے، ان میں سے کسی نے چرا یا کسی نے گھاس کا مُٹھا لیا اور نجات پا گئے، پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں دہنے بائیں پڑ گئے تو انا للہ وانا الیہ راجعون اور اے ابن زمل! تم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجۂ اعلےٰ پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہُوں واما ناقۃ التی رأیت ورأیتنی اتبعھا فھی الساعۃ علینا تقوم لا نبی بعدی ولا اُمۃ بعد اُمتی اور وُہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری اُمت کے بعد کوئی امت، صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلٰی امتک اجمعین وبارک وسلّم و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

تسجیل جمیل: بحمد اللہ بہتر احادیث علویہ کے علاوہ خاص مقصود محمود ختم نبوت پر یہ ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور مع تذییلات ایک سو اٹھارہ جن میں نوّے مرفوع ہیں اور اُن کے رواۃ د اصحاب اکثر۔

ل کنز العمال بحوالہ البیہقی حدیث ۴۲۰۱۸ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۵/ ۵۱۸ تا ۵۲۱

المعجم الکبیر حدیث ۸۱۴۶ عن ابن زمل الجہنی المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۸/ ۳۶۲ و ۳۶۷

گیارہ تابعی صحابہ و تابعین جن میں صرف گیارہ تابعی :

۱۔ امام اجل محمد باقر
۲۔ سعد بن ثابت
۳۔ ابن شہاب زہری
۴۔ عامر شعبی
۵۔ عبد اللہ بن ابی الھذیل
۶۔ علاء بن زیاد
۷۔ ابو قلابہ
۸۔ کعب احبار
۹۔ مجاھد مکی
۱۰۔ محمد بن کعب قرظی
۱۱۔ وہب بن منبہ

اکاون صحابہ باقی ساٹھ صحابی ازاں جملہ اکاون صحابہ خاص اصول مرویات میں :

۱۲۔ ابی بن کعب
۱۳۔ ابو امامہ باہلی
۱۴۔ انس بن مالک
۱۵۔ اسماء بنت عمیس
۱۶۔ براء بن عازب
۱۷۔ بلال مؤذن
۱۸۔ ثوبان مولی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۱۹۔ جابر بن سمرہ
۲۰۔ جابر بن عبد اللہ
۲۱۔ جبیر بن مطعم
۲۲۔ حبیش بن جنادہ
۲۳۔ حذیفہ بن اسید
۲۴۔ حذیفہ بن الیمان
۲۵۔ حسان بن ثابت
۲۶۔ حویصہ بن مسعود
۲۷۔ ابو ذر
۲۸۔ ابن زمل
۲۹۔ زیاد بن لبید
۳۰۔ زید بن ارقم
۳۱۔ زید بن ابی اوفی
۳۲۔ سعد بن ابی وقاص
۳۳۔ سعید بن زید
۳۴۔ ابو سعید خدری
۳۵۔ سلمان فارسی
۳۶۔ سہل بن سعد
۳۷۔ ام المومنین ام سلمہ
۳۸۔ ابو الطفیل عامر بن ربیعہ
۳۹۔ عامر بن ربیعہ
۴۰۔ عبد اللہ بن عباس
۴۱۔ عبد اللہ بن عمر

۴۲ - عبدالرحمٰن بن غنم
۴۳ - عدی بن ربیعہ
۴۴ - عرباض بن ساریہ
۴۵ - عصمہ بن مالک
۴۶ - عقبہ بن عامر
۴۷ - عقیل بن ابی طالب
۴۸ - امیرالمومنین علی
۴۹ - امیرالمومنین عمر
۵۰ - عوف بن مالک اشجعی
۵۱ - ام المومنین صدیقہ
۵۲ - ام کرز
۵۳ - مالک بن حویرث
۵۴ - مالک بن سنان والد ابی سعید خدری
۵۵ - محمد بن عدی بن ربیعہ
۵۶ - معاذ بن جبل
۵۷ - امیر معاویہ
۵۸ - مغیرہ بن شعبہ
۵۹ - ابن ام مکتوم
۶۰ - ابو منظور
۶۱ - ابو موسٰی اشعری
۶۲ - ابو ہریرہ

اُونو صحابی تذییلات میں

۶۳ - حاطب بن ابی بلتعہ
۶۴ - عبداللہ ابن ابی اوفٰی
۶۵ - عبداللہ بن زبیر
۶۶ - عبداللہ بن سلام
۶۷ - عبداللہ بن عمرو بن عاص
۶۸ - عبادہ بن صامت
۶۹ - عبید بن عمرو لیثی
۷۰ - نعیم بن مسعود
۷۱ - ہشام بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ

ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ متواترہ میں صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط نبوت کا انھیں الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضُلّال قاسمانِ کُفر و ضلال نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی نیو جمانے کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذات لی یعنی معنی خاتم النبیین صرف اس قدر ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی بالذات ہیں اور انبیاء نبی بالعرض، باقی زمانے میں تمام انبیاء کے بعد ہونا حضور کے بعد اور کسی کو نبوت ملنی ممتنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں اُس کے رسالہ ضلالت مقالہ کا خلاصہ

عبارت یہ ہے:

قاسم نانوتوی کا عقیدہ

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہوسکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہوجاتا ہے، اسی طور پر رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض ایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے[1] اھ ملتقطاً۔

مسلمانو! دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی، خاتمیتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کہ وہ تاویل گھڑی کہ خاتمیت خود ہی ختم کردی صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں اللہ اللہ جس کفرملعون کے موجد کو خود قرآنِ عظیم کا وخاتم النبیین فرمانا نافع نہ ہوا کما قال تعالٰی (جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ ت):

وننزّل من القراٰن ماھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولایزید الظّٰلمین الّا خسارا[2]○	اتارتے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کے لئے شفاء ورحمت ہے اور ظالموں کو اس سے کچھ نہیں بڑھتا سوا زیان کے۔

اُسے احادیث میں خاتم النبیین فرمانا کیا کام دے سکتا ہے فبای حدیث بعدہ یؤمنون[3] قرآن کے بعد اور کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے۔

---

[1] تحذیرالناس مطبوعہ دارالاشاعت کراچی ص ۱۸ و ۲۴

[2] القرآن الکریم ۱۷/۸۲

[3] " " ۷/۱۸۵

صحابۂ کرام اور ختمِ نبوت

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی لکھیں جن میں تنہا ختمِ نبوت کا ذکر ہے باقی نوّے ۹۰ احادیث اور اکثر تذییلات، اُن پر علاوہ نوّے سے زائد حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی معنے پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وُہ گمراہ ضال عوام کا خیال جانتا ہے اور اس میں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی تعریف نہیں مانتا، صحابہ کرام و تابعین عظام کے ارشادات کہ تذییلوں میں گزرے، مثلاً:

۱۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا۔

۲۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تمہارے نبی آخر الانبیاء ہیں۔

۳۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۴۔ امام باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول کہ وُہ سب انبیاء کے بعد بھیجے گئے۔

انھیں تو یہ گمراہ کب سُنے گا کہ وہ اسی وسوسۃ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتایا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلاف چلا ہے اور اس کا عذر یوں پیش کیا کہ:

"اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل ناداں نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا۔"

مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں دیکھے کہ:

۱۔ میں عاقب ہُوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ میں سب انبیاء میں آخر نبی ہوں۔

۳۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔

۴۔ ہمیں پچھلے ہیں۔

۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔

۶۔ قصرِ نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔

۷۔ میں آخر الانبیاء ہُوں۔

۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہوگئی اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

۱۰۔ نبوت میں سے اب کُچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔

۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

۱۲۔ میرے بعد دجّال کذّاب ادعائے نبوت کریں گے۔

۱۳۔ میں خاتم النبیین ہُوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۴۔ نہ میری اُمت کے بعد کوئی اُمت۔

ادھر علمائے کُتبِ سابقہ اللہ و رسل جل جلالہٗ و صلے اللہ تعالٰے علیہم وسلم کے ارشادات سُن سُن کر شہادات ادا کریں گے کہ؛

۱۔ احمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

۳۔ وہ آخر الانبیاء ہیں۔

ادھر ملائکہ و انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی صدائیں آرہی ہیں کہ:

۴۔ وہ پسین پیغمبراں ہیں۔

۵۔ وہ آخرِ مرسلاں ہیں۔

خود حضرت عزت عزتہٗ سے ارشادات جانفزا و دلنواز آرہے ہیں کہ،

۶۔ محمد ہی اوّل و آخر ہے۔

۷۔ اس کی اُمت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔

۸۔ وُہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔

۹۔ اے محبوب! میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۱۰۔ اے محبوب! میں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۱۱۔ محمد آخر الانبیاء ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

مگر یہ ضالِ مضل محرفِ قرآن مغیرِ ایمان ہے کہ نہ ملائکہ کی سُنے نہ انبیاء کی، نہ مصطفٰے کی مانے نہ اُن کے خدا کی۔ سب کی طرف سے ایک کان گونگا ایک بہرا، ایک دیدہ اندھا ایک پھوٹا۔ اپنی ہی ہانک لگائے جاتا ہے کہ یہ سب نافہمی کے اوہامِ خیالاتِ عوام ہیں۔ آخر الانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے انا للہ

۱؎ نیز تذییلات میں مقوقس کی دو حدیثیں گزریں کہ ایک نبی باقی تھے وہ عرب میں ظاہر ہُوئے، ہرقل کی دو حدیثیں کہ یہ خانہ آخر النبوت تھا، عبداللہ بن سلام کی حدیث کہ وُہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے، ایک حبر کا قول کہ وہ امت آخرہ کے نبی ہیں بلکہ جبریل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں متاخر ہیں۔ (م)

وانا الیہ رٰجعون ○

کذٰلک یطبع اللّٰہ علٰی کل متکبر جبار[1] ○ اللہ یونہی مُہر کردیتا ہے متکبر سرکش کے دل پر۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب[2] ○ اے رب ہمارے! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تُو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بیشک تُو ہی بڑا دینے والا۔

ہاں ان تو نے[۹۰] حدیثوں میں تین حدیثیں صرف بلفظ خاتمیت بھی ہیں، دو[۱۲] حدیث سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہ اے چچا! جس طرح اللہ تعالٰی نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا، جیسے میں خاتم النبیین ہُوں تم خاتم المہاجرین ہوگے۔

شاید وہ گمراہ یہاں بھی کہہ دے کہ تمام مہاجرین کرام مہاجر بالعرض تھے حضرت عباس مہاجر بالذات ہوئے۔

ایک اور حدیث الٰہی جل وعلا کہ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کروں گا اور ان کے دین و شریعت پر ادیان شرائع کو۔

او گمراہ! اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دین دین بالعرض تھے یہ دین دین بالذات ہے، توریت و انجیل و زبور اللہ تعالٰی کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر ہے یہ کہ:

من لم یجعل اللّٰہ لہ نورا فما لہ من نور[3] ○ نسأل اللّٰہ العفو والعافیۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور والکفر بعد الایمان والضلال بعد الھدٰی ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولانا محمد اٰخر المرسلین وخاتم النبیین واٰلہ و

جس کے لئے اللہ تعالٰی نور نہ بنائے تو اس کے لئے کوئی نور نہیں، ہم اللہ تعالٰی سے معافی اور عافیت کے طلبگار ہیں، اور ہم سنورنے کے بعد بگڑنے اور ایمان کے بعد کفر اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اس کی پناہ کے طالب ہیں، حرکت اور طاقت نہیں مگر صرف اللہ تعالٰی سے جو بلند و عظیم ہے، اللہ تعالٰی کی صلواتیں ہمارے آقا و مولٰی محمد صلے اللہ

---

[1] القرآن الکریم ۴۰/ ۳۵

[2] 〃 〃 ۳/ ۸

[3] 〃 〃 ۲۴/ ۴۰

صحبه اجمعین ، والحمد للہ رب العٰلمین ۔

علیہ وسلم پر جو رسولوں کے آخری اور نبیوں کے آخری ہیں اور آپ کی سب آل و اصحاب پر، والحمد للہ رب العالمین (ت)

دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت

الحمد للہ کہ بیان اپنے منتہیٰ کو پہنچا اور حق کا وضوح ذروۂ اعلیٰ کو۔ احادیث متواترہ سے اصل مقصد یعنی حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور اہلبیتِ کرام کا نبوت و رسالت سے بے علاقہ ہونا تو بروجہ تواتر قطعی خود ہی روشن و آشکارا ہوا اور اس کے ساتھ طائفہ تالفہ وہابیہ قاسمیہ کو خاتم النبیین کو بمعنے آخر النبیین نہ ماننا، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد اور نبی ہونے سے ختم نبوت میں نقصان نہ جاننا اس کے کفرِ خفی و نفاقِ جلی کا بھی بفضلہٖ تعالیٰ خوب اظہار ہُوا اور ساتھ لگے رافضیوں کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی، اسد الغالب کی بارگاہ سے اتنی کوڑوں کی سزا پائی، ان چھوٹے بدعتوں کا رَدّ یہاں محض تبعاً و استطراداً مذکور، ورنہ ان کے ابطال مشرب ضلال سے قرآنِ عظیم و احادیث مرفوعہ و اقوالِ اہلبیت و صحابہ و ارشاداتِ امیر المومنین علی مرتضیٰ و اولیائے کرام و علمائے اعلام و دلائل شرعیہ اصلیہ و فرعیہ کے دفتر معمور جس کی تفصیل جلیل و تحقیق جزیل فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کی کتاب مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین میں مسطور ہے۔

منکرانِ ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت

اب بتوفیقہٖ تعالےٰ تکفیر منکرانِ ختم نبوت میں بعض نصوص ائمہ کرام لکھ کر بقیہ سوال کی طرف عنان گردانی منظور۔

علامہ تورپشتی

(نص ۱) امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی معتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں :

بحمد اللہ ایں مسئلہ در اسلامیان روشن تر از آن ست کہ آنرا بکشف و بیان حاجت نہ افتد اما ایں مقدار از قرآن از ترس آن یاد کردیم کہ مبادا زندیقے جاہلے را در شبہتے اندازد و بسیار باشد کہ ظاہر نیارند کردن و بدیں طریقہا پائے در نہند کہ خدائے تعالےٰ برہمہ چیز قادرست کسے قدرت او را منکر نیست اما چوں خدائے تعالیٰ

بحمد اللہ تعالےٰ یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشن تر ہے کہ اسے بیان و وضاحت کی حاجت کیا ہے لیکن قرآن سے کچھ اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ کسی زندیق کے لئے کسی جاہل کو شبہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ نہ رہے بسا اوقات کھلی بات کی بجائے یُوں فریب دیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی قدرت کا انکار نہیں کر سکتا لیکن جب اللہ تعالیٰ

از چیزے خبر دہد کہ چنیں خواهد بودن یا نخواهد بودن جز چناں نباشد کہ خدائے تعالٰے ازاں خبر دہد و خدائے تعالٰے خبر داد کہ بعد از وے نبی دیگر نباشد و منکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلا در نبوت او معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے ویرا در ہرچہ ازاں خبر دادے صادق دانستے و بہماں حجت ہا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش ما بداں درست شدہ است ایں نیز درست شد کہ وے باز پسیں پیغمبران ست در زمان او و تا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد و ہر کہ دریں بہ شک ست در آں نیز بہ شک ست و آنکس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آنکس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافرست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم[1]

کسی چیز کے متعلق خبر دے دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالٰی اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالٰی خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکر وہی ہوسکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے گا جن دلائل سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لئے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں شک کرے گا وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا، جو شخص کہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی تھا یا ہے یا ہوگا اور جو شخص کہے کسی نبی کے آنے کا امکان ہے وہ کافر ہے یہی خاتم الانبیاء محمد صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر صحیح ایمان کی شرط ہے (ت)

امام ابن حجر مکی

(نص ۲، ۳) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں:

تنبأ فی زمنه رضی الله تعالٰی عنه رجل قال امهلونی حتی اٰتی بعلامة فقال من طلب منه علامة کفر لانه بطلبه ذٰلك مكذب لقول النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم لا نبی بعدی[2]

امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام ہمام نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہوجائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفٰے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشاد قطعی و متواتر ضروردینی کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

---

[1] معتمد فی المعتقد (فارسی)

[2] خیرات الحسان فی مناقب الامام الفصل الحادی والعشرون فی فراسته ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۹

فتاوی ہندیہ (نص ۴ تا ۷) فتاوی خلاصہ[4] وفصول عمادیہ[5] وجامع الفصولین[6] وفتاوی ہندیہ[7] وغیرہا میں ہے:

والفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر ولوانه حین قال ھٰذہ المقالة طلب غیرہ منه المعجزة قیل یکفر الطالب والمتأخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزہ و افتضاحه لا یکفر۔[1]

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہوجائے گا اگرچہ مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں، اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز ورسوا کرنے کی غرض سے معجزہ طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم نبوۃ میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہوجائے گا۔

اعلام بقواطع الاسلام (نص ۸) اعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

واضح تکفیر مدعی النبوة ویظھر کفر من طلب منه معجزة لانه بطلبه لھا منه مجوز لصدقه مع استحالته المعلومة من الدین بالضرورة نعم ان اراد بذٰلك تسفیھه وبیان کذبه فلا کفر۔[2]

مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اسے احمق بنانا اس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نص ۹، ۱۰) اُسی میں ہے:

ومن ذٰلك (ای المکفرات) ایضا تکذیب نبی اونسبة تعمد کذب الیه

انھیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کردیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے

---

[1] فتاوٰی ہندیة بحوالہ الفصول العمادیة الباب التاسع نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۶۳

[2] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة مکتبة الحقیقة استنبول ترکی ص ۳۷۶

او محاربته او سبه او الاستخفاف و مثل ذلك كما قال الحليمي مالوتمنى فى زمن نبينا اوبعده ان لوكان نبيا فيكفر فى جميع ذلك والظاهر انه لافرق بين تمنى ذلك باللسان او القلب[1] اھ مختصرًا۔

کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اُسے بُرا کہنا اُس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انھیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے یا صرف دل میں کرے اھ مختصراً۔

سبحان اللہ! جب مجرد تمنا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا والعیاذ باللہ رب العلمین۔

(نص ۱۱ تا ۱۴) تتمۃ الدہر پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشباہ والنظائر وغیرہا میں ہے:

واللفظ لها اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آخر الانبياء فليس بمسلم لانه من الضروريات[2]۔

جب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پچھلے نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔

طائفہ قاسمیہ

مولیٰ سبحٰنہ وتعالیٰ ہزاراں ہزار جزاہائے خیر وکرم ورضوان اتم کرامت فرمائے ہمارے علمائے کرام کو اُن سے کس نے کہہ دیا تھا کہ صدہا برس بعد وہابیہ میں ایک طائفہ طائفہ قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگرچہ براہِ نفاق وفریب کہ عوام مسلمین بھڑک نہ جائیں بظاہر لفظ خاتم النبیین کا اقرار کرے گا مگر اس کے معنے آخر الانبیاء ہونے سے صاف انکار کرے گا اس معنی کو خیالِ عوام و ناقابلِ مدح قرار دے گا، اسی دن کے لئے اُن اجلہ کرام نے لفظ اشہر واعرف ومکتوب فی المصحف اعنی خاتم النبیین کے عوض مسئلہ بلفظ آخر الانبیاء تحریر فرمایا کہ جو حضور کو سب سے پچھلا نبی نہ مانے مسلمان نہیں یعنی ختم نبوت اسی معنی پر داخلِ ضروریاتِ دین ہے، یہی مراد رب العالمین ہے، اسی ضروری دین وارشادِ الٰہ العالمین کو یہ گمراہ معاذ اللہ عامی خیال بتاتے ہیں

---

[1] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۵۲

[2] الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱/۲۹۶

مہمل ومختل ٹھہراتے ہیں قاتلھم اللہ انّٰی یؤفکون[1] (اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ت)
بحمد اللہ یہ کرامت علمائے کرام امت ہے فجزاھم اللہ المثوبات الفاخرۃ ونفعنا ببرکاتھم فی الدنیا و الاٰخرۃ اٰمین (اللہ تعالٰی ان کو قابلِ فخر ثواب کی جزا دے اور ہمیں انکی برکات سے دنیا وآخرت میں نفع عطا فرمائے۔ت)

فتاوٰی تاتارخانیہ

تاتارخانیہ پھر عالمگیریہ میں ہے:

رجل قال لاٰخر من فرشتہ توام فی موضع کذا اعینك علی امرك فقد قیل انہ لایکفر وکذا اذا قال مطلقا انا ملك بخلاف ما اذا قال انا نبی[2]

یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے بےشک کہا کافر نہ ہوگا یوں ہی اگر مطلقاً کہا میں فرشتہ ہوں بخلاف دعوٰی نبوت کہ بالاجماع کفر ہے۔

یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانہ اقدس میں ہو مثل ابن صیاد و اسود خواہ بعد کما تقدم وسیاتی (جیسا کہ گزرا اور آگے آئے گا۔ت)

شفاء قاضی عیاض

شفاء شریف امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی میں ہے:

(وکذلك یکفر من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ای فی زمنہ کمسیلمۃ الکذاب و الاسود العنسی (او) ادعی (نبوۃ احد بعدہ) فانہ خاتم النبیین بنص القراٰن والحدیث فھذا تکذیب اللہ ورسولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (کالعیسویۃ) وھم طائفۃ (من الیھود) نسبوا لعیسٰی بن اسحٰق الیھودی ادعی النبوۃ فی زمن

یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسیلمہ کذاب و اسود عنسی یا حضور کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لئے کہ قرآن وحدیث میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ ورسول کو جھٹلاتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، جیسے یہود کا ایک طائفہ عیسویہ کہ عیسٰی بن اسحٰق یہودی کی طرف منسوب ہے، اس نے مروان الحمار کے زمانے میں ادعائے نبوت کیا تھا اور بہت یہود

---

[1] القرآن الکریم ۶۳/۴
[2] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۶/۲

مروان الحمار وتبعہ کثیر من الیہود وکان من مذہبہ تجویز حدوث النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (وکاکثر الرافضۃ القائلین بمشارکۃ علی فی الرسالۃ للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبعدہ کالبزیغیۃ والبیانیۃ منہم) وھم اکفر من النصاری واشد ضررا منہم لانہم بحسب الصورۃ مسلمون ویلتبس امرھم علی العوام (فھؤلاء) کلھم (کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اخبر انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علٰی ان ھذا الکلام علی ظاھرہ وان مفہومہ المراد منہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعا اجماعا وسمعا[1] اھ مختصرا۔

اس کے تابع ہوگئے، اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولا علی کو رسالت میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شریک اور حضور کے بعد انھیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دو فرقے بزیغیہ و بیانیہ، ان لوگوں کا کفر نصارٰی سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا ضرر کہ یہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑجاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور اُمت نے اجماع کیا کہ یہ آیات و احادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص، تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماع اُمت وبحکم حدیث و آیت بالیقین کافر ہیں۔

منکرانِ ختمِ نبوت کے فرقے

الحمدللہ اس کلامِ رشید نے ولید پلید وروافض بلید وقاسمیہ جدید و امیریہ[عہ] طرید کسی مردود وعنید کا تسمہ نہ لگا و للہ الحجۃ السامیہ۔

عہ اسی طرح طائفہ مرزائیہ متبعان غلام احمد قادیانی کہ سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرسل من اللہ کہتا ہے اور خود مرزا اپنے اوپر وحی اُترنے کا مدعی ہے اپنے کلام کو کلامِ الٰہی و منزل من اللہ (باقی برصفحہ آئندہ)

---

[1] کتاب الشفاء للقاضی عیاض فصل فی بیان ماھو من المقالات مطبعۃ شرکۃ صحافیہ ۲/ ۷۱-۲۷۰
نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض " " " " دارالفکر بیروت ۴/ ۵۰۶ تا ۵۰۹

یہ فقرے آبِ زر سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود و نصارٰی سے بدتر اور کھلے کافروں سے انکار زائد تر، والعیاذ باللہ العزیز الاکبر۔

مجمع الانہر وجیز امام کُردری و مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے :

اما الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فیجب بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا اٰمن بانہ رسول ولم یؤمن بانہ خاتم الانبیاء لایکون مؤمنا[1]

ہمارے مولا ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر یُوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصال شریف حضور رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہوگیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں۔ اگر حضور کے رسول ہوتے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔

یہاں رسالت پر ایمان مجازاً بنظر صورت کہہ دیا جائے قائل بولا گیا ورنہ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا قطعاً حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلالہ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا۔ کما تقدم فی کلام الامام التورپشتی رحمہ اللہ تعالٰی (جیسا کہ امام تورپشتی کے کلام میں پہلے گزر چکا ہے۔ ت)

علامہ یوسف اُردبیلی امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں :

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

بتاتا ہے اور اس کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے منقول کہ اس میں صراحۃً اپنے آپ کو نبی بلکہ بہت انبیائے سے افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے امرتسر سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مصنف علامہ مدظلہ نے مدلّل و مفصّل فتوٰی تحریر فرمایا جس کا حُسنِ بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام السوء والعقاب ہے، وللہ الحمد، عفی عنہ مصحح (م)

---

[1] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب المرتد، ثم ان الفاظ الکفر انواع داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۱

من ادعی النبوة فی زماننا او صدق مدعیا لھا او اعتقد نبیا فی زمانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم او قبلہ من لم یکن نبیا کفر[1] اھ ملخصًا۔

جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دوسرے کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور کے زمانے میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جانے کافر ہو جائے اھ ملخصًا۔

امام غزالی

امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

ان الامۃ فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولا مخصوص[2]

یعنی تمام اُمت محمدیہ صاحبہا وعلیہا الصلوٰۃ والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گھڑیے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل وتخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بہکنے بڑانے بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وُہ آیتِ قرآن کی تکذیب کر رہا ہے جس میں اصلا تاویل وتخصیص نہ ہونے پر اُمتِ مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

بحمد اللہ یہ عبارت بھی مثل عبارت شفاء ونسیم تمام طوائف جدیدہ قاسمیہ وامیریہ خذلھم اللہ تعالٰی کے ہذیانات کا رد جلیل وجلی ہے آٹھ آٹھ سو برس بعد آنے والے کافروں کا رد فرما گئے، یہ ائمہ دین کی کرامت منجلی ہے۔

غنیۃ الطالبین

غنیۃ الطالبین شریف میں عقائد ملعونہ غلاۃ روافض کے بیان میں فرمایا:

ادعت ایضا ان علیا نبی (الی قولہ رضی اللہ

یعنی غالی رافضیوں کا یہ دعوٰی بھی ہے کہ مولا علی نبی

---

[1] الانوار لاعمال الابرار

[2] الاقتصاد فی الاعتقاد

تعالیٰ عنہ) لعنھم اللہ وملٰئکتہ وسائر خلقہ الیٰ یوم الدین وقلع آثارھم واباد خضراءھم ولاجعل منھم فی الارض دیارا فانھم بالغوا فی غلوھم ومرضوا علی الکفر وترکوا الاسلام وفارقوا الایمان وجحدوا الالٰہ والرسل والتنزیل فنعوذ باللہ ممن ذھب الیٰ ھٰذہ المقالۃ۔[1]

ہیں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق قیامت تک ان رافضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے درخت کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دے تباہ کرے زمین پر ان میں کوئی بسنے والا نہ رکھے کہ انھوں نے اپنا غلو حد سے گزار دیا کفر پر جم گئے اسلام چھوڑ بیٹھے ایمان سے جُدا ہوئے اللہ ورسول و قرآن سب کے منکر ہوگئے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا مذہب رکھے۔

الحمدللہ اللہ عزوجل نے یہ دعائے کریم مستجاب فرمائی غرابیہ وغیرہا ملعون طوائف کا نشان نہ رہا اب جو اس دار الفتن ہند پُرمحن کی زمین میں فتنوں کی بوچھار کی گندہ بہار میں دو ایک حشرات الارض کہیں کہیں تازہ نکل پڑے وُہ بھی بحمد اللہ تعالیٰ جلد جلد اپنے مقر سقر کو پہنچ گئے ایک آدھ کہیں باقی ہو تو وہ بھی قہرِ الٰہی سے الم نھلک الاولین ۰ ثم نتبعھم الاٰخرین ۰ کذٰلک نفعل بالمجرمین[2] (کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ ت) کا منتظر ہے۔

تحفہ شرح منہاج

تحفہ شرح منہاج میں ہے:

اوکذب رسولا او نبیا او نقصہ بای منقص کان صغر اسمہ مریدا تحقیرہ اوجوز نبوۃ احد بعد وجود نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام نبی قبل فلا یرد۔[3]

یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح اس کی شان گھٹائے، مثلاً بہ نیتِ توہین اس کا نام چھوٹا کرکے لے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے اور عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام تو حضور کی تشریف آوری سے پہلے نبی ہو چکے اُن سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

---

[1] غنیۃ الطالبین فصل علامات اہل بدعت کے بیان میں مصطفی البابی مصر ۱/۸۸
[2] القرآن الکریم ۷۷/ ۱۶ تا ۱۸
[3] المعتقد المنتقد بحوالہ التحفہ شرح المنہاج مع المستند المعتمد مکتبہ حامدیہ لاہور ص ۱۲۷-۲۸

شرح فرائد عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

فساد مذہبھم غنی عن البیان بشھادۃ العیان، کیف وھو یؤدی الی تجویز مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم او بعدہ، و ذٰلک یستلزم تکذیب القراٰن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین و اٰخرالمرسلین، وفی السنۃ انا العاقب لا نبی بعدی، و اجمعت الامۃ علی ابقاء ھذا الکلام علٰی ظاھرہ و ھٰذا احدی المسائل المشھورۃ التی کفرنا بھا الفلاسفۃ لعنھم اللہ تعالٰی[1]

فلاسفہ نے کہا تھا کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے آدمی ریاضتیں مجاہدے کرنے سے پا سکتا ہے، اس کے رَد میں فرماتے ہیں کہ اُن کے مذہب کا بطلان محتاج بیان نہیں آنکھوں دیکھا باطل ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس کے نتیجے میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی نبی کا امکان نکلے گا اور یہ تکذیب قرآن کو مستلزم ہے قرآن عظیم نص فرماچکا کہ حضور خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے میں پچھلا نبی ہُوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور اُمت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنے پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے ہیں، یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب ہم اہلِ اسلام نے فلاسفہ کو کافر کہا اللہ تعالٰے ان پر لعنت کرے۔

نقل ھٰذین خاتم المحققین معین الحق المبین السیف المسلول مولانا فضل الرسول قدس سرہ فی المعتقد المنتقد۔

یہ مذکورہ دونوں عبارتیں خاتم المحققین، حق مبین کے معاون ننگی تلوار مولانا فضل رسول قدس سرہ نے اپنی کتاب المعتقد المنتقد میں نقل کی ہیں (ت)

مواہب شریف مواہب شریف آخر نوع ثالث، مقصد سادس میں امام ابن حبان صاحب صحیح مسمّٰی بالتقاسیم والانواع سے نقل فرمایا:

من ذھب الی ان النبوۃ مکتسبۃ لا تنقطع او الی ان الولی افضل من النبی فھو زندیق الی آخرہ۔[2]

جو اس طرف جائے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے ختم نہ ہوگی، یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے وُہ زندیق بے دین ملحد دہریہ ہے۔

---

[1] المعتقد المنتقد بحوالہ شرح الفرائد للنابلسی مع المستند المعتمد مکتبہ حامدیہ لاہور ص ۱۵-۱۱۴

[2] المواہب اللدنیہ المقصد السادس النوع الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۱۸۳

علامہ زرقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا : لتکذیب القراٰن وخاتم النبیین[1] یہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ قرآنِ عظیم وختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

امام نسفی

بحر الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے :

صنف من الروافض قالوا بان الارض لاتخلو عن النبی والنبوۃ صارت میراثا لعلی و اولادہ وقال اھل السنۃ والجماعۃ لانبی بعد نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال اللہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وقال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا نبی بعدی ومن قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکر النص وکذٰلک لوشک فیہ[2] ببعض اختصار۔

رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولا علی اور ان کی اولاد کیلئے میراث ہوگئی ہے، اور اہل سنت وجماعت نے فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے ہاں خدا کے رسول ہیں اور سب انبیاء میں پچھلے، اور حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں، توجو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآن عظیم ونصِ صریح کا منکر ہے یونہی جسے ختم نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

تمہید ابوشکور سالمی

تمہید ابوشکور سالمی میں ہے :

قالت الروافض ان العالم لایکون خالیا عن النبی قط وھذا کفر لان اللہ تعالٰی قال وخاتم النبیین ومن ادعی النبوۃ فی زماننا فانہ یصیر کافرا ومن طلب منہ المعجزات فانہ یصیر کافرا لانہ شک فی النص ویجب الاعتقاد بانہ ماکان لاحد شرکۃ فی النبوۃ لمحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بخلاف ماقالت الروافض

رافضی کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وخاتم النبیین اب جو دعوٰی نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشادِ الٰہی میں شک پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد فرض ہے کہ کوئی شخص نبوتِ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ مولٰی علی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد السادس النوع الثالث دار المعرفۃ بیروت ۱۸۸/۶

[2] روح البیان آیۃ ماکان محمد ابا احد من رجالکم الخ المکتبۃ الاسلامیہ ریاض الشیخ ۱۸۸/۷

ان علیا کان شریکا لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبوۃ وھذا منھم کفر[1]

شریک نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر ہے۔

مولانا عبد العلی

بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی محمد شرح سلم میں فرماتے ہیں:

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین وابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الاصحاب والاولیاء وھاتان القضیتان مما یطلب بالبرھان فی علم الکلام والیقین المتعلق بھما یقین ثابت ضروری باق الی الابد ولیس الحکم فیھما علی امر کلی یجوز العقل تناول ھذا الحکم لغیر ھذین الشخصین وانکار ھذا مکابرۃ وکفر[2]

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہیں اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے اور ان پر یقین وہ جما ہوا ضروری یقین ہے جو ابد الآباد تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء ہونا کسی امر کلی کے لئے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل ان دونوں ذات پاک کے سوا کسی اور کے لئے اس کا ثبوت ممکن مانے اور اس کا انکار ہٹ دھرمی اور کفر ہے۔

فیہ لف ونشر بالقلب یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاولیاء ہونے سے انکار قرآن و سنت واجماع اُمت کے ساتھ مکابرہ ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے انکار کفر، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

امام احمد قسطلانی

امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مقصد سابع فصل اول پھر علامہ عبد الغنی نابلسی حدیقہ ندیہ باب اول فصل ثانی میں فرماتے ہیں:

العلم اللدنی نوعان لدنی رحمانی و لدنی شیطانی والمحک ھو الوحی و لا وحی بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، واما قصۃ موسٰی مع الخضر

یعنی علم لدنی دو قسم ہے رحمانی اور شیطانی، اور ان کے پہچاننے کا معیار وحی ہے کہ جو اس کے مطابق ہے رحمانی ہے، اور جو اس کے خلاف ہے شیطانی ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وحی نہیں کہ کوئی کہے میرا یہ علم وحی جدید کے

---

[1] التمہید فی بیان التوحید الباب السابع فی المعرفۃ والایمان دار العلوم حزب الاحناف لاہور ص ۱۱۳-۱۱۲

[2] شرح سلم لعبد العلی بحث التصدیقات آخر کتاب مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۶۰

عليهما الصلٰوة والسلام فالتعلق بها فی
تجويز الاستغناء عن الوحی بالعلم اللدنی
الحاد وكفر يخرج عن الاسلام
موجب لاراقة الدم والفرق ان
موسٰی عليه الصلٰوة والسلام
لم يكن مبعوثًا الی الخضر، ولم
يكن الخضر مامورا بمتابعته ومحمد
صلی الله تعالٰی عليه وسلم الٰی جميع
الثقلين فرسالته عامة للجن والانس
فی كل زمان، فمن ادعی انه مع
محمد صلی الله تعالٰی عليه وسلم
كالخضر مع موسٰی عليهما الصلٰوة
والسلام اوجوز ذٰلك لاحد من الامة
فليجدد اسلامه (لكفره بهٰذه الدعوی)
وليشهد شهادة الحق (ليعود الی
الاسلام) فانه مفارق لدين
الاسلام بالكلية فضلا عن ان
يكون من خاصة اولياء الله
تعالٰی وانما هو من اولياء الشيطٰن و
خلفائه ونوابه (فی الضلال و
الاضلال) والعلم اللدنی الرحمانی
هو ثمرة العبودية والمتابعة لهٰذا النبی الكريم
عليه ازكی الصلٰوة واتم التسليم وبه يحصل
الفهم فی الكتاب والسنة بامر يختص به
صاحبه كما قال علی (امير المومنين) وقد سئل

مطابق ہے) رہا خضر و موسٰی علیہما الصلٰوۃ والسلام کا
قصہ (کہ خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسٰی علیہما الصلٰوۃ
والسلام کو معلوم نہ تھا) اسے یہاں دستاویز بناکر
علم لدنی کے سبب وحی کی پروا نہ رکھنا زری بے دینی
کفر ہے، اسلام سے نکال دینے والی بات ہے جس
کے قائل کا قتل واجب، اور فرق یہ ہے کہ موسٰی
علیہ الصلٰوۃ والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے
نہ خضر کو ان کی پیروی کا حکم (کہ وُہ تو خاص بنی اسرائیل کی
طرف بھیجے گئے تھے کان النبی یبعث الٰی قومہ
خاصۃ) اور محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام جن و
انس (بلکہ تمام ما سوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں
(وارسلت الی الخلق کافۃ) تو حضور کی رسالت
ہر زمانے میں سب جن و انس کو شامل ہے تو جو مدعی
ہو کہ وہ محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ ایسے ہے جیسے موسٰی کے ساتھ خضر،
اُمت میں کسی کے لئے یہ مرتبہ ممکن مانے وُہ نئے
سرے سے مسلمان ہو کہ اس قول کے باعث کافر ہوگیا
مسلمان ہونے کے لئے کلمۂ شہادت پڑھے کہ وُہ دین
اسلام سے یک لخت جُدا ہوگیا چہ جائے کہ اللہ عزو
جل کے خاص اولیاء سے ہو وہ تو شیطان کا ولی
اور گمراہی وگمراہ گری میں ابلیس کا خلیفہ ونائب ہے
علم لدنی رحمانی بندگی خدا و پیروی محمد صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم کا پھل ہے جس سے قرآن وحدیث میں
ایک خاص سمجھ حاصل ہوجاتی ہے جس طرح صحیح بخاری
وسُنن نسائی میں ہے کہ امیر المومنین مولا علی کرم اللہ
تعالٰی وجہہ سے سوال ہوا کہ تم اہلبیت کو نبی صلی اللہ

(کما فی الصحیح وسنن النسائی) ھل خصکم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بشیئ دون الناس (کما تزعم الشیعۃ) فقال لا الا فہما یؤتیہ اللہ عبدا فی کتابہ[1] اھ مختصرا مزیدا ما بین الھلالین من شرح العلامۃ الزرقانی۔

تعالٰی علیہ وسلم نے کوئی خاص شیئ ایسی عطا فرمائی ہے جو اور لوگوں کو نہ دی جیسا کہ رافضی گمان کرتے ہیں؟ فرمایا: نہ، مگر وہ سمجھ جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو قرآن عزیز میں عطا فرمائی اھ مختصراً ہلالین والی عبارت شرح علامہ زرقانی کی ہے۔ مختصراً ہلالین میں شرح زرقانی کی عبارت زائد لائی گئی ہے۔

رزقنا اللہ تعالٰی بمنّہ و اٰلائہ بفضل رحمتہ باولیائہ وصل وسلم علٰی خاتم انبیائہ محمد و اٰلہ وصحبہ و احبائہ اٰمین۔

اللہ تعالٰے اپنی رحمت وفضل، احسان ونعمت ہمیں عطا فرمائے بوسیلہ اولیاء اللہ، صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے خاتم الانبیاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔ آمین! (ت)

سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا

ولید بلید خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر عنید صراحۃً جاحد ہو یا تاویل کا مرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید امیری قاسمی مشہدی مرید، رافضی غالی وہابی شدید، سب طریح کا فر مرتد طرید علیہم لعنۃ العزیز الحمید (ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔ ت) اور جو کافر ہو وہ قطعاً سید نہیں، اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح[2]

وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔ (ت)

نہ اسے سید کہنا جائز۔

منافق کو سیّد نہ کہو

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتقولوا للمنافق سید فانہ ان یکن سیدا فقد استخطتم ربکم عزوجل[3] رواہ

منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب عزوجل کا غضب ہو (اس کو

---

[1] المواہب اللدنیۃ المقصد السابع الفصل الاول علامات محبۃ الرسول المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۲۹۶-۹۷
شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ " " " " دارالفکر بیروت ۶/ ۱۱ - ۳۱۰
[2] القرآن الکریم ۱۱/ ۴۶
[3] سنن ابی داود کتاب الادب باب لایقول المملوک ربی وربتی آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۲۴

ابوداؤد والنسائی بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد اور نسائی نے بسند صحیح حضرت بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عزوجل[1] جو کسی منافق کو "اے سید" کہے اس نے اپنے رب کا غضب اپنے اوپر لیا۔ والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا انتفائے حکمی ہو حاشا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب وطاہر سے تھا ہی نہیں اگرچہ سید بنتا اور لوگوں میں براہِ غلط سید کہلاتا ہو ائمہ دین اولیائے کاملین علمائے عاملین رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام بحمد اللہ تعالےٰ خباثتِ کفر سے محفوظ ومصئون ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا، قال اللہ تعالیٰ:

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا[2] اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے نبی کے گھر والو! اور تمھیں خُوب پاک کردے ستھرا کرکے۔

تمام فوائد اور بزار وابویعلی مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان فاطمۃ احصنت فرجھا فحرمھا اللہ وذریتھا علی النار[3] بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل نے اُسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کردیا۔

اہلبیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں

ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سألت ربی ان لایدخل احدا من اھل بیتی النار فاعطانیھا[4] میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

---

[1] المستدرک للحاکم کتاب الرقاق دار الفکر بیروت ۴/ ۳۱۱
[2] القرآن الکریم ۳۳/ ۳۳
[3] المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۳/ ۱۵۲
[4] کنز العمال بحوالہ ابن بشران فی امالیہ عن عمران بن حصین حدیث ۳۴۱۴۹ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۹۵

اہلبیت عذاب سے بری ہیں

طبرانی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت بتول رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا:

ان اللہ تعالٰی غیر معذبک ولا ولدک[1] — بیشک اللہ تعالٰی نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔

حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ

ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمہا و ذریتہا عن النار یوم القیمۃ[2] — فاطمہ اس لئے نام ہوا کہ اللہ عزوجل نے اُسے اور اس کی نسل کو روزِ قیامت آگ سے محفوظ فرمادیا۔

اہلبیت آگ میں نہیں جاسکتے

قرطبی آیہ کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضی کی تفسیر میں حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ناقل کہ انھوں نے فرمایا:

رضا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان لا یدخل احد من اھل بیتہ النار[3] — یعنی اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے راضی کردینے کا وعدہ فرمایا اور محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رضا اس میں ہے کہ اُن کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔

نار دو قسم کی ہے: نارِ تطہیر[1] کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو، اور نارِ[2] خلود کافر کے لئے ہے۔ اہلبیت کرام

ع افادہ الہیثمی فی الصواعق حیث قال جاء بسند رواتہ ثقات انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال لفاطمۃ فذکرہ ۱۲ منہ (م)

ع ہیثمی نے صواعق میں اس کا افادہ کیا جہاں انھوں نے کہا سند کے ساتھ مروی جس کے تمام راوی ثقہ ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو پھر اس حدیث کو ذکر کیا ۱۲ منہ (ت)

---

[1] المعجم الکبیر عن ابن عباس حدیث ۱۱۶۸۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/ ۲۶۳

[2] المواہب اللدنیہ بحوالہ ابن عساکر المقصد الثانی الفصل الثانی المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۶۴

تنزیہ الشریعۃ بحوالہ ابن عساکر باب مناقب السبطین الخ الفصل الاول دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۴۱۳

[3] الجامع لاحکام القرآن (تفسیر القرطبی) تحت آیۃ ولسوف یعطیک ربک دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۰/ ۹۵

میں حضرت امیر المؤمنین مرتضٰے وحضرت بتول زہرا وحضرت سید مجتبےٰ وحضرت شہید کربلا صلے اللہ تعالےٰ علٰی سیدہم علیہم وبارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم تاقیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہٖ تعالےٰ مطلق دخول سے محفوظی لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر، اور اسی طرف کلمات اہلِ تحقیق ناظر، جب تو مراد بہت ظاہر، اور منع خلود مقصود جب بھی نفیِ کفر پر دلالت موجود۔

شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی میں زیرِ حدیث مذکور:

انما سمیت فاطمة هی فاما هی وابناها فالمنع مطلق واما من عداهم فالممنوع عنهم نار الخلود،

واما ما رواه ابو نعیم والخطیب ان علیا الرضا بن موسی الکاظم ابن جعفر الصادق سئل عن حدیث ان فاطمة احصنت فقال خاص بالحسن والحسین وما نقله الاخباریون عنه من توبیخه لاخیه زید حین خرج علی المامون وقوله اغرك قوله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ان فاطمة احصنت الحدیث ان هذا لمن خرج من بطنها لالی ولا لك فهذا من باب التواضع وعدم الاغترار بالمناقب وان کثرت کما کان الصحابة المقطوع لهم بالجنة علی غایة من الخوف والمراقبة والافلفظ ذریة لایخص بمن خرج من بطنها فی لسان العرب ومن ذریته

بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ نام ہے لیکن فاطمہ اور انکے بیٹے تو ان پر مطلقاً جہنم کی آگ ممنوع ہے لیکن انکے ماسوا کیلئے جہنم کا خلود ممنوع ہے۔ آپ پر اور ان پر اللہ تعالٰی کا سلام ہو۔ اور لیکن جو ابو نعیم اور خطیب نے روایت کیا ہے کہ علی رضا بن موسٰی کاظم ابن جعفر الصادق سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا کہ فاطمہ نے اپنے حرم گاہ کو محفوظ رکھا تو انھوں نے جواب میں فرمایا یہ حسن اور حسین کے لئے خاص ہے، اور وہ جو مورخین نے ان سے یہ نقل کیا کہ انھوں نے اپنے بھائی زید کو ڈانٹتے ہُوئے فرمایا جب اس نے مامون پر خروج کیا اور کہا کیا تجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان نے غرور میں مبتلا کیا ہے کہ فاطمہ نے اپنی حرم گاہ کو محفوظ رکھا ہے الحدیث، اس پر انھوں نے فرمایا یہ میرے اور تیرے لئے خاص نہیں بلکہ جو آپ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوا ہے ان سب کے لئے ہے، تو یہ تواضع اور مناقب کثیرہ کے باوجود غرور نہ کرنے کے باب سے ہے جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے جنت قطعی ہے اس کے باوجود وہ خوف ومراقبہ میں مبتلا تھے، ورنہ تو ذریت کا لفظ عربی

داؤد و سلیمٰن الاٰیۃ و بینھم و بینہ قروف کثیرۃ فلا یرید ذٰلک مثل علی الرضا مع فصاحتہ و معرفتہ لغۃ العرب علی ان التقلید بالطائع یبطل خصوصیۃ ذریتھا ومحبیھا الاان یقال ﷲ تعذیب الطائع فالخصوصیۃ ان لا یعذبہ اکراما لھا واللہ اعلم[1] اھ مختصرا و رأیتنی کتبت علی ھامش قولہ الاان یقال ما نصہ **اقول** ولا یجدی فان الوقوع ممنوع باجماع اھل السنۃ و اما الامکان فثابت عند من یقول بہ الی خلاف ائمتنا الماتریدیۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم فانھم یحیلونہ وقد تکلمت فی مسئلۃ علی ھامش فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت لبحر العلوم بما یکفی و یشفی فانی اجدنی فیھا ارکن و امیل الی قول ساداتنا الاشعریۃ رحمھم اللہ تعالٰی و رحمنا بھم جمیعا و اللہ اعلم بالصواب فی کل باب۔

زبان میں ایک پیٹ کی اولاد کے لئے خاص نہیں، جیسے آیہ کریمہ ومن ذریتہ داؤد وسلیمٰن ہے، حالانکہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور داؤد وسلیمٰن علیہما السلام کے درمیان کئی قرون کا فیصلہ ہے، لہذا علی رضا اپنی فصاحت اور عربی لغت کی معرفت کے باوجود یہ خاص مراد نہیں لے سکتے، علاوہ ازیں نافرمان کی تقلید حضرت زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کی اولاد کی خصوصیت کو باطل کردیتی ہے، مگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالٰی کو نافرمان کی تعذیب کا اختیار ہے لیکن حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کے اکرام کے لئے ایسے عذاب نہیں دیتا، واللہ تعالٰی اعلم اھ مختصراً۔ میں نے زرقانی کے قول "الاان یقال" پر حاشیہ لکھا جس کی عبارت یہ ہے **اقول** (میں کہتا ہوں) ان کا یہ بیان مفید نہیں ہے عذاب کا وقوع تو باجماع اہلسنت ممنوع ہے، باقی رہا امکان تو یہ اس قائل کے ہاں ثابت ہے جو ہمارے ائمہ ماتریدیہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے خلاف ہے کیونکہ ائمہ محال سمجھتے ہیں، میں نے اس مسئلہ پر کتاب مسلم الثبوت کی شرح بحر العلوم فواتح الرحموت پر حاشیہ میں کافی اور شافی بحث کی ہے میں نے وہاں اپنے کو سادات اشعریہ رحمہم اللہ کے قول کی طرف مائل پایا، اللہ تعالٰی ہم سب پر رحم فرمائے، واللہ تعالٰی اعلم (ت)

فتاوٰی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

اذا تقرر ذٰلک فمن علمت نسبتہ الی اٰل

توجب یہ ثابت ہُوا تو جس کی نسبت اہلبیت نبی اور

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الثانی الفصل الثانی دار المعرفۃ بیروت ۴/ ۲۰۳

البیت النبوی والسر العلوی لایخرجه عن ذٰلك عظیم جنایته ولا عدم دیانته وصیانته ومن ثم قال بعض المحققین مامثال الشریف الزانی او الشارب او السارق مثلًا اذا اقمنا علیه الحد الاکامیر او سلطان تلطخت رجلاه بقذر فغسله عنهما بعض خدمه و لقد یر فی هذا المثال وحقق ولیتأمل قول الناس فی امثالهم الولد العاق لایحرم المیراث نعم الکفران فرض وقوعه لاحد من اھل البیت والعیاذ باللہ تعالٰی ھو الذی یقطع النسبۃ بین من وقع منه و بین شرفه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم انما قلت ان فرض لانی اکاد ان اجزم ان حقیقۃ الکفر لا تقع ممن علم اتصال نسبه الصحیح بتلك البضعۃ الکریمۃ حاشاھم اللہ من ذٰلك و قد احال بعضھم وقوع نحو الزنا و اللواط ممن علم شرفه فما ظنك بالکفر[1]

علوی حضرات کی طرف معلوم ہے تو اس کی بڑی جنایت اور عدم دیانت وصیانت اس کو اس نسبت سے خارج نہ کرے گی، اس بات کی بناء پر بعض محققین نے فرمایا زانی یا شرابی یا چور سید پر حد قائم کرنے کی مثال صرف یہی ہے جیسے امیر یا سلطان کا کوئی خادم اس کے پاؤں پر لگی نجاست کو صاف کرے، اس مثال کو غور سے سمجھا جائے اور لوگوں کی اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ نافرمان اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوتی، ہاں اگر ان حضرات سے کفر کا وقوع فرض کیا جائے، والعیاذ باللہ، تو اس سے وہ نسبت منقطع ہوجائیگی، میں نے صرف فرض کرنے کی بات اس لئے کی ہے کیونکہ مجھے جزم کی حد تک یقین ہے کہ جو صحیح النسب سید ہو اس سے حقیقی کفر کا وقوع نہیں ہوسکتا اللہ تعالٰی ان کو اس سے بلند رکھے، بعض نے تو ان سے زنا اور لواطت جیسے افعال کو بھی محال کہا ہے بشرطیکہ ان کی نسبی شرافت یقینی ہو تو پھر کفر کے متعلق تیرا کیا خیال ہے۔ (ت)

---

[1] فتاوٰی حدیثیہ طلب ما الحکمۃ فی خصوص اولاد فاطمہ بالشرف المطبعۃ الجمالیہ مصر ص ۱۲۲

شیخ اکبر اور اہلبیت

امام الطریقۃ لسان الحقیقۃ شیخ اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فتوحات مکیہ باب ۲۹ میں فرماتے ہیں :

لما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبدا محضا قد طھرہ اللہ و اھل بیتہ تطھیرا و اذھب عنھم الرجس وھو کل ما یشینھم فھم المطھرون بل ھم عین الطھارۃ فھذہ الآیۃ تدل علی ان اللہ تعالیٰ قد شرک اھل البیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تأخر ، و ای وسخ وقذر من الذنوب فطھر اللہ سبحانہ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمغفرۃ مما ھو ذنب بالنسبۃ الینا فدخل الشرفاء اولاد فاطمۃ کلھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی یوم القیٰمۃ فی حکم ھذہ الآیۃ من الغفران الی آخر ما افادوا جاد وثمہ کلام طویل نفیس جلیل فعلیک بہ رزقنا اللہ العمل بما یحبہ ویرضاہ آمین !

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے خاص عبد ہیں کہ ان کو اور ان کے اہل بیت کو کامل طور پر پاک کر دیا ہے اور ناپاکی کو ان سے دور کر دیا ہے اور رجس ہر ایسی چیز ہے جو ان حضرات کو داغدار کرے تو وہ پاکیزہ لوگ بلکہ وہ عین طہارت ہیں ، تو اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اہلبیت کو طہارت میں شریک فرمایا ہے جس پر آیۂ کریمہ "لیغفر لک اللہ" اللہ تعالےٰ نے آپ کے لئے پہلے اور پچھلے آپ کے خطایا معاف کر دئے یعنی گناہوں کی میل و قذر سے آپ کو پاک رکھا ہے جو ہماری نسبت سے گناہ ہو سکتے ہیں تو تمام سادات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد اس حکم میں داخل ہے الخ ، تک جو حضرت شیخ نے بہترین فائدہ مند کلام فرمایا یہاں آپ کا جلیل نفیس طویل کلام ہے تو آپ پر لازم ہے کہ اس کی طرف راجع ہوں اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے پسندیدہ عمل کا حصہ عطا فرمائے ، آمین ! (ت)

---

[۱] الفتوحات المکیۃ   الباب التاسع والعشرون   دار احیاء التراث العربی بیروت   ۱/۱۹۶

47

بدعقیدہ سیّد اگر کہیے بعض کٹر نیچری بیشمار اشد غالی رافضی بہت سچے ملحد جھوٹے صُوفی کچھ ہفت خاتم شش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کہ صراحۃً منکرینِ ضروریاتِ دین ہیں سیّد کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔

اقول کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر قناعت والناس امناء علی انسابھم (لوگ اپنے نسبوں میں امین ہیں۔ ت) مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہو تو شہرت بے دلیل نامقبول وعلیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفیِ سیادت پر اور کیا دلیل درکار کافر نجس ہے قال تعالی انما المشرکون نجس[1] (اللہ تعالٰی نے فرمایا: بیشک مشرک نرے ناپاک ہیں۔ ت) اور ساداتِ کرام طیب وطاہر قال اللہ تعالی ویطھرکم تطھیرا[2] (اللہ تعالٰی نے فرمایا، اور تمھیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے۔ ت) اور نجس و طاہر باہم متباین ہیں کہ ایک شئی پر معًا ان کا صدق محال، جب علمائے کرام تصریح فرما چکے کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہوگا اور یہ شخص صراحۃً کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر، اب اگر اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہِ دعوٰی سید بن بیٹھے ؎

غلہ تا ارزاں شود امسال سید می شوم

(اس سال سیّد ہوں گا تاکہ خوراک میں ارزانی ہو۔ ت)

رافضی سیّد رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ آج ایک رذیل سا رذیل دوسرے شہر میں جاکر رفض اختیار کرے کل میر صاحب کا تمغا پائے تو فلاں کا فرے کیا دُور ہے کہ خود بن بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادعائے سیادت کیا اور جب سے یونہی مشہور چلا آتا ہو، اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اس پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت تامہ ہے، علامہ محمد بن علی صبان مصری اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفٰی وفضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں:

ومن این تحقق ذٰلك لقیام احتمال نزوال بعض النساء وکذب بعض الاصول فی الانتساب[3]

یہ کیسے ثابت ہُوا جبکہ بعض عورتوں کی غلط کاری اور نسب بنانے میں بعض مردوں کے جھوٹ کا احتمال ہے۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۹/ ۲۸

[2] ؎ ؎ ۳۳/ ۳۳

[3] اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفٰی وفضائل اہل البیت الطاہرین محمد بن علی صبان مصری

یہ وجوہ ہیں ورنہ حاشا للہ ہزار ہزار حاشا للہ ز بطن پاک حضرت بتول زہرا میں معاذ اللہ کفر و کافری کی گنجائش، نہ جسم اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پارہ کتنے ہی بُعد پر عیاذًا باللہ دخول نار کے لائق۔ الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی وہابی متصوف نیچری ہرگز سید صحیح النسب نہیں۔

دلیل اوّل

تین قیاس پر مشتمل،

(۱) یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس۔ نتیجہ، یہ شخص نجس ہے۔

(۲) ہر سید صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں۔ نتیجہ، کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

(۳) اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجئے یہ شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

نتیجہ، یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

قیاس اول کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص، اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

دلیل دوم

قیاس مرکب، یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن، یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحق نار۔

نتیجہ: یہ شخص مستحقِ نار ہے اور نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحقِ نار نہیں۔

نتیجہ، یہ شخص نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔

نتیجہ، یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

پہلا کبریٰ منصوص قرآن، اور دوسرے کا شاہد ہر مومن کا ایمان، اور تیسرا عقلًا و فقہًا واضح البیان۔

والحمد للہ الکریم المنان والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علیٰ سیدنا و مولانا سید الانس والجان خاتم النبیین بنص الفرقان وعلیٰ الہ وصحبہ وتابعیھم باحسان وعلینا معھم یا اللہ یا رحمٰن اٰمین اٰمین یا رؤف یا حنان سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک واللہ سبحانہ وتعالیٰ	تمام تعریفیں احسان فرمانے والے اللہ کریم کے لئے تام و کامل صلوٰۃ و سلام ہمارے آقا و مولےٰ، انسان و جن کے سردار، قرآنی نص سے خاتم النبیین، اور آپ کی آل و اصحاب اور تابعین اور ان کے ساتھ ہم پر، یا اللہ یا رحمان، آمین آمین، اے شفقت و مہربانی فرمانے والے! تو پاک ہے اے اللہ! اور تیری ہی تعریفیں، گواہی دیتا ہوں کہ تیرے بغیر کوئی معبود برحق نہیں، تجھ سے بخشش کا طالب ہوں اور تیری طرف ہی رجوع، اللہ سبحانہ وتعالےٰ

اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

بڑے علم والا اور اسی جل مجدہ کا علم نہایت تام اور نہایت قطعی ہے (ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبدالمصطفٰی احمد رضا خاں

تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکہ معظمہ دام مجدہ

الحمد للہ الذی جعلنا من ذوی العقول ومنحنا بالرضا والقبول نسألہ الصلٰوۃ والسلام کما ینبغی لجلال عظمۃ قدر نبینا وسیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء وسید کل رسول اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ المنزہ عن الکذب والاقول والصلٰوۃ والسلام علٰی سیدنا محمد خاتم انبیائہ واشرف رسلہ المبعوث الی کافۃ الخلق والی الاسود والاحمر ھو الشافع المشفع فی المحشر صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہ واصحابہ المصابیح الغرر وعلی الائمۃ المجتہدین الی یوم الیقین امابعد فقد نورت جفنی باثمد ھٰذا الجواب فیا طرب من جواب اصاب لا یاتیہ الباطل من بین

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے جس نے ہمیں ذوالعقول بنایا اور رضا وقبول کا تحفہ دیا، اس سے ہم اپنے نبی و سردار محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم جو انبیاء کے پچھلے اور تمام رسولوں کے سردار کی پُرجلال عظمتِ قدر کے مناسب پر صلٰوۃ وسلام کا سوال کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں جو کذب اور بے جا بات سے پاک ہے، ہمارے سردار، اللہ تعالٰی کے انبیاء ورسولوں کے خاتم واشرف، جو تمام مخلوق کی طرف مبعوث، وہ محشر کے روز شفاعت کرنے والے جن کی شفاعت مقبول ہے سیدنا محمد پر صلٰوۃ وسلام اور ان کی آل واصحاب پر جو قابل قدر چراغ ہیں اور ائمہ مجتہدین پر قیامت تک، امابعد میں نے اس جواب کے سُرمۂ اثمد سے اپنی پلکوں کو منور کیا، کیا ہی خوشی ہے ایسے جواب باصواب سے کہ باطل اس کے قریب نہیں پھٹک سکتا، بلکہ یہ نری ہدایت ہے جو حق وصواب تک پہنچاتے

يديه ولامن خلفه بل هداية مهداة
الى الحق والصواب وكيف لا وهو
للبحر الطمطام والحبر الفهام قدوة
الفقهاء والمحدثين وزبدة الكملاء والمفسرين
رياض البلغاء المتكلمين ومركز الفصحاء
الماهرين جامع المتون وشارح الفنون
التقي النقي نعمان الزمان مولانا الحاج
الحافظ القارى الشيخ احمد رضا خان
لازالت شموس افاضته على العلمين مشرقة
وصمصام اجوبته لاعناق الملحدين
قاطعة جزاه الله عنا وعن المسلمين خير الجزاء
وجمع الله شمله مع الاوتاد والنجباء فلعمري
ان هذا الجواب لايقبله الا ذو قلب سليم
ولايخوض فيه بالباطل الا الملحد الزنديق
الرجيم كما قيل ؎

الحمد لله ان الحق قد ظهرا
الا على اكمه لا يعرف القمرا
من فاضل نال من ابائه الشرفا
اروى سحاب نداه الجن والبشرا

والحق ان من يضلل الله فلا هادى له
ومن يهده فلا مضل له اللهم اجعلنا
متصفين بالافعال كما جعلتنا واصفين
بالاقوال وارضنا وارض عنا بجاه سيدنا
محمد والال واحفظنا عن زائغ الزائغين
ومن همزات الشياطين واخر دعوانا

والی ہے کیوں نہ ہو کہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر،
انتہائی فہم والے ماہر، فقہاء اور محدثین کے مقتدا،
کاملین و مفسرین کے نشان، بلیغ کلام والوں کے باغ،
فصیح ماہرین کے مرکز، متون کے جامع، فنون
کے شارح، پاکیزہ، متقی، نعمانِ وقت
مولانا الحاج حافظ قاری الشیخ احمد رضا خاں
کا یہ جواب ہے، ان کے فیض کا سورج تمام جہانوں
پر چمکتا رہے اور ان کے جوابات کی تلوار ملحدین کی
گردن کو کاٹتی رہے، اللہ ان کو ہماری اور تمام
مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور
اللہ تعالیٰ ان کی مقبول خدمات کو اوتاد و
نجباء کے ساتھ شمار فرمائے، مجھے اپنی

عمر کی قسم اس جواب کو صرف سلیم قلب والے لوگ ہی
قبول کریں گے اور اس میں باطل کی تلاش صرف ملحد و
زندیق مردود کو ہی ہوگی، جیسے کسی نے کہا:

الحمدللہ بیشک حق ظاہر ہوا مگر اندھوں کے لئے
نہیں جو چاند کو نہیں پہچانتے، یہ ظہور ایسے
فاضل سے ہوا جس نے اپنے آباء و اجداد
سے شرف پایا، اس کی مجلس کے بادل نے جن و
بشر کو سیراب کیا۔

یہ حق ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی
نہیں اور جس کو وہ ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا
کوئی نہیں، اے اللہ! ہمیں افعال میں ایسے متصف
فرما جیسے تو نے ہمیں اقوال میں واصف بنایا، حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کی آل پاک کے وسیلہ سے

ان الحمد للہ رب العلمین نمقه ببنانه الراجی عفو ربه الحفی الباری احمد المکی الچشتی الصابری الامدادی المدرس بالمدرسة الاحمدیة الواقعة فی مکة المحمیة سنة ۱۳۱۷ھ۔

ہمیں راضی بنا اور ہم سے راضی رہ، اور ہمیں گمراہوں کی گمراہی اور شیطانوں کی شیطنت سے محفوظ فرما، ہماری آخری التجا اللہ رب العالمین کی حمد ہے، احمد مکی چشتی صابری امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ نے ۱۳۱۷ھ میں اپنے دستخطوں سے مکہ مکرمہ میں جاری کیا۔ (ت)